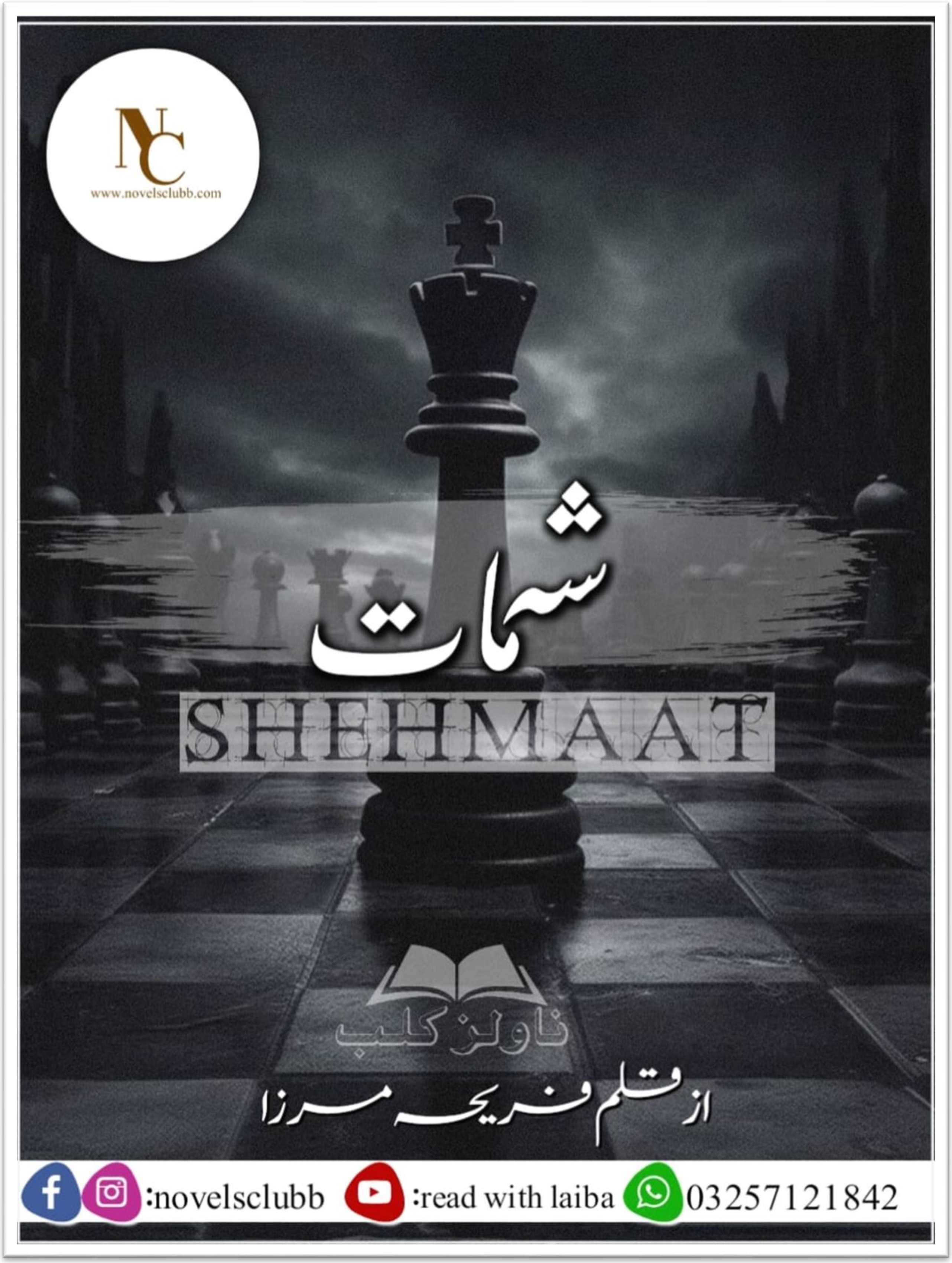
www.novelsclubb.com
شہمات
SHEHMAAT
ناولز کلب
از قلم فریحہ مرزا
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

شہ مات

از قلم

فریحہ مرزا

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

اگر وقت ٹھہر جائے۔ سانس ساکن ہو جائے۔ آنکھ نم ہو جائے۔ تو خاموش رہنے کی بجائے اپنی کہانی کہہ ڈالنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور جس پل تمہیں لگے کہ اب کوئی تمہیں سننے نہیں آئے گا۔ اس پل لکھ ڈالو۔ اپنی کہانی کو۔ جو اک راز کی صورت، اک بری یاد کی طرح تمہارے سینے میں دفن ہے۔

صوفیہ سکندر کہانی کا وہ کردار ہے جس نے میرے ہاتھ میں قلم تھما کر مجھ سے اپنی کہانی لکھوائی ہے۔ یہ وہ کہانی ہے جو بہت سے لوگ سنانا چاہتے ہیں مگر سنا نہیں سکتے۔۔۔ کچھ کہانیاں ممنوعہ ہوتی ہیں۔ وہ لفظوں میں کہی نہیں جا سکتیں۔ اور میں اس ممنوعہ کہانی کو رقم کرتی ہوں۔ کچھ سچ، کچھ جھوٹ۔ کچھ حقیقت، کچھ افسانہ۔

اس کہانی کے سب کردار فکشن ہیں، کہانی من گھڑت ہے۔۔۔ مگر۔۔۔ عزیز قارئین؟

کیا کرداروں پر بیتنے والی اذیت جھوٹی ہوتی ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعض کہانیاں صرف کہانیاں نہیں ہوتیں۔ کسی کی زندگی ہوتی ہیں۔ کسی کا ماضی ہوتی ہیں۔ کسی کے اوپر بیتنے والی قیامت ہوتی ہیں۔ یہ کہانیاں سننے میں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں مگر جو اس ٹارچر سے گذرتا ہے وہی جانتا ہے۔۔۔ بس وہی جانتا ہے کہ ازیت کیا ہوتی ہے۔

"شہ مات" کو لکھنا بھی کسی ازیت سے کم نہیں۔ کوئی مجھ سے پوچھے کہ ٹارچر کیا ہے؟ میں کہوں گی اپنے احساسات کو قلم کے ذریعے کاغذ کی سطح پر اتارنا۔۔۔ اور پھر کسی تاریک گوشہ میں بیٹھ کر اس ان کہی کو پڑھنا۔ اس درد کو پڑھنا جو آپ کی آنکھیں نم کر ڈالے۔

پیارے قارئین!

کہانی کار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ ساحر ہوتے ہیں۔ آپ کو ایک نئی دنیا میں لے جاتے ہیں۔ خوابوں کی دنیا۔ فکشن کی دنیا۔۔۔ جو اک فرار ہے حقیقت سے۔ اور جس پل آپ پر ادراک ہوتا ہے کہ حقیقت کی دنیا فکشن کی دنیا سے کس قدر مختلف ہے اس پل آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

حقیقت کی دنیا ایک چیس بورڈ کی مانند ہے۔ ہر انسان ایک pawn کی طرح ہوتا ہے۔ ایک ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ Forward موو کرنے کے بعد آپ ایک جگہ پر سٹک ہو جاتے ہیں۔ تب آپ کے پاس پیچھے ہٹنے کا بھی آپشن نہیں ہوتا۔ آپ اکیلے ہو جاتے ہیں۔ ایک useless pawn بن کر۔ تب آپ کو خود کو خود ہی بچانا پڑتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ کی لائف میں کوئی حدید اس وقت تک نہیں آتا جب تک آپ خود اپنی بقا کی جنگ کرنے کی کوشش نا کریں۔ نا ہی کوئی ابوہریرہ اپنے آپ میں قید رہ کر اپنی بقا کی جنگ لڑ سکتا ہے۔ ہادیہ جیسے لوگ آپ کو صرف تب ہی ملتے ہیں جب آپ اپنے Frozen point سے باہر نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یاد رکھیئے۔ کوئین صرف کنگ کو پروٹیکٹ کرتی ہے۔ آپ صرف ایک pawn ہیں۔ آپ نے سروائیو کرنا ہے۔ اور سروائیول کے اینڈ پر کیا ہے؟

ایک آپشن! آپ خود کو بدل سکتے ہیں۔ ایک کوئین میں۔ اس پیس میں جو سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ جو کچل ڈالتی ہے مخالفوں کے کنگ کو۔ اور پھر اس کہانی کا انجام ہوتا ہے "شہہ مات"

آیئے۔

www.novelsclubb.com

پڑھتے ہیں شہہ مات کو۔

شطرنج کی بساط پر مہروں کے سروائیول کی جنگ کو!

کہانی کار

فریحہ مرزا

"اور ہم نے اس (تورات) میں ان کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت۔ اور زخموں کا بھی (اسی طرح) بدلہ لیا جائے۔ ہاں جو شخص اس (بدلے) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ ظالم ہیں۔"

(المائدہ ٤٥)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہ مات

از قلم فریحہ مرزا

قسط نمبر 4

لاہور جنرل ہاسپٹل،سائیکٹری ڈیپارٹمنٹ

www.novelsclubb.com

یہ شب کا جانے کون سا پہر تھا۔

وہ جانے کب سے دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔اس کا تنفس بہت دھیرے سے چل رہا تھا۔

یوں جیسے اس کے ارد گرد آکسیجن نا ہو۔یوں جیسے وہ کسی ویکیوم میں کھڑی ہو۔

بہت سے پل یونہی سرک گئے تھے۔

پھر اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔بالکل اچانک،بہت دھیرے سے

نیم اندھیرے میں اسے پہلے تو کچھ نظر نہیں آیا۔بہت دیر تک وہ چت لیٹی چھت کو تکتی رہی تھی۔

اس کی آنکھیں وحشت زدہ تھیں۔اسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی لمبے خواب سے جاگی ہو۔جیسے وہ زندگی اور موت کے بیچ میں سے گزر کر ہوش میں آئی ہو۔

نیند آدھی موت ہے۔"اس پل جانے کیوں اور کہاں سے اسے یہ الفاظ یاد آئے تھے۔ "اور موت؟"اس نے ذہن پر زور ڈال کر اس فلسفی کا نام یاد کرنے کی کوشش کی جس کا لکھا ہوا قول اس نے کبھی کسی کتاب میں پڑھا تھا۔

موت۔۔۔موت مکمل نیند ہے۔"اسے اس قول کا دوسرا حصہ یاد آگیا تھا مگر فلسفی کا نام یاد نہیں آیا۔

تو کیا جب میں سو رہی تھی تو۔۔۔موت کے عالم میں تھی؟آدھی موت؟"اس نے سوچنے کی کوشش کی۔"کیا میری طرح ہر انسان سوتے ہوئے زندگی اور موت کے بیچ سے گزر کر واپس آتا ہے؟"اس نے پھر سوچا۔جواب نہیں ملا۔عجیب سے سوال تھے۔تھکا دینے والی سوچیں تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر۔۔۔مگر میں سو نہیں رہی تھی۔"اسے پہلی بار یاد آیا تھا کہ وہ "نیند "نہیں لے رہی تھی۔" نینداس کی آنکھوں سے مٹ چکی تھی۔وہ دوائیوں کے زیر اثر "بے ہوش" تھی۔پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ "مکمل نیند "صرف موت کی صورت میں نصیب ہوتی ہے۔اسے نیند چاہیے تھی۔اسے سونا تھا۔اسے آنکھیں بند کرنی تھیں۔مگر وہ نہیں سو سکتی تھی۔

قدرت نے اس کی زندگی سے سکون کا یہ واحد رستہ بھی چھین لیا تھا۔وہ آنکھیں بند کرتی تھی تو اسے اس کا وحشت ناک ماضی آسیب بن کر ڈراتا تھا۔وہ خوف سے چیخیں مارنے لگتی تھی۔ڈاکٹر، نرسیں اسے پر سکون کرنے اور اس کے اعصاب کو قابو میں لانے کے لیے اسے خواب آور ادویات دے دیتے اور وہ ایک گہری بے ہوشی میں چلی جاتی۔

اہہ۔۔۔"اس نے اپنے بھاری ہوتے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا اور اٹھ بیٹھی تھی۔اسے" بیٹھتے ہوئے شدید تکلیف کا احساس ہوا تھا۔ہاتھ بڑھا کر اس نے نائٹ بلب آن کیا تھا اور اپنے بے جان وجود کو بیڈ سے کھینچتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی اور پیروں میں سلیپر پہنے تھے۔

وہ قدم قدم چلتی بیڈ کے بائیں جانب دیوار تک آئی تھی اور ہاتھ بڑھا کر پردے ہٹا دیے تھے۔ شیشے کی سلائیڈز کھڑکیوں کے آگے سے ہٹاتے ہوئے وہ تقریباً ہانپ گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھڑکیاں کھولتے ہی سرد ہوا کو ایک جھونکا اس کے وجود سے ٹکرایا تھا اور اس کے بال چہرے کے اطراف میں بکھر گئے تھے۔اسے ایک دم سردی کا احساس ہوا تھا مگر اسے وہاں کھڑا رہنا اچھا لگا تھا۔

کائنات کتنی روشن ہے۔مگر دنیا اندھیر ہے۔کم سے کم میرے لیے ،میری آنکھوں کے لیے" دنیا تاریک ہے۔مجھے اندھیروں میں جینے کی اتنی عادت ہو چکی ہے کہ اب کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ وہ بھی نہیں جو واضح اور روشن ہو۔"اانے سوچا تھا پھر گہری سانس لے کر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔

اندھیرے میری زندگی میں ٹھہر گئے ہیں۔"وہ بے خیالی میں بڑبڑائی تھی۔پھر اس نے آنکھیں" سکیڑ کر ارد گرد کا جائزہ لیتے کی کوشش کی۔یہ دن اور رات کے بیچ کا کوئی وقت تھا۔چاند چھپ رہا تھا اور سورج طلوع ہونے کو تھا۔اس نے اپنے بہت قریب کسی مسجد سے آتی فجر کی اذان سنی تھی۔وہ سانس روکے وہیں کھڑی رہی تھی۔ہوائیں اس کے وجود سے کسی بحر بیکراں کی مانند بڑی بے رحمی سے ٹکراتی رہیں اور وہ چٹان کی مانند اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی۔اس نے یونہی بہت سے لمحے خاموشی سے گزار دیے تھے۔پھر اس نے افق کی بلندیوں پر روشنی پھیلتے دیکھی۔ اس نے پرندوں کی چہچہاہٹ سنی تھی۔اس نے نیچے سڑک پر دیکھا۔اس نے چند ایک لوگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھے جو سر سے ٹوپیاں اتارتے ہوئے مسجدوں سے نکل رہے تھے۔وہ شاید اب فجر کی نماز پڑھ کر پلٹ رہے تھے۔

فجر کے وقت میں امن ہوتا ہے، برکت ہوتی ہے۔"اسے یاد تھا بچپن میں نیلی آنکھوں والا" بوڑھا اسے بتایا کرتا تھا۔

"مگر مجھے صبح صبح اٹھنا نہیں پسند۔"

وہ اس کی بات پر ہولے سے ہنس دیتا تھا پھر اسے سمجھاتا تھا۔

"ٹھیک ہے نہیں پسند، شہزادی۔ مگر اللہ کو بہت پسند ہیں وہ لوگ جو فجر میں اٹھتے ہیں۔"

اور وہ یہاں آکر فوراً سنجیدہ ہو جاتی تھی۔

"تو مطلب میں سوتی رہوں گی تو اللہ کو اچھی نہیں لگوں گی؟"

ہو سکتا ہے۔"نیلی آنکھوں والا بوڑھا کندھے اچکا کر پودوں کو دیکھنے لگتا تھا۔ مگر وہ اپنی جگہ پر" جم جاتی تھی۔اس کی باتیں اس کے ننھے ذہن میں اٹک جاتی تھیں۔

اور جو لوگ اللہ کی بات نہیں مانتے وہ اللہ کو اچھے نہیں لگتے۔"وہ اس کے مسلسل خاموش" رہنے پر مزید کہا کرتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور جو لوگ اللہ کو اچھے نہیں لگتے ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟" وہ آنکھیں بڑی کر کے بڑے "
۔ تجسس سے خوفزدہ سی آواز میں پوچھتی تھی

بس جو اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو اللہ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے۔" وہ آگے سے جواب دیتا تھا۔ اس کا "
۔ ننھا سا دل خوف سے بھر جاتا تھا

اور جسے اللہ چھوڑ دے۔۔۔؟" کپکپاتے لبوں سے وہ پھر پوچھتی تو بوڑھا اپنا کام کرتے ہوئے "
ٹھر جاتا تھا، بہت غور سے چند لمحے اس کے معصوم مگر خوفزدہ چہرے کو دیکھتا پھر دھیمے سے مسکرا
کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا اور جواب دیتا۔ " پھر ساری دنیا کی پستیاں اس کا مقدر ٹھہرتی ہیں،
"۔ میرے بچے

۔ اور اس کا وجود لرز جاتا۔ وہ کپکپا جاتی۔ اس کا ننھا سا دل شدت سے دھڑکنے لگتا تھا

اور پھر وہ اگلے کئی روز تک اس کی باتوں کو ذہن سے نہیں جھٹک پاتی تھی۔ فجر کی اذان سن کر
۔ لاشعوری طور پر اس کی آنکھ کھل جاتی تھی۔ وہ کئی لمحوں تک بستر پر یونہی بے چین پڑی رہتی

مجھے نماز سیکھائیں۔" اور اس روز وہ فجر میں اس کے پاس چلی آئی تھی۔ وہ اس وقت نماز پڑھ "
کر فارغ ہوا تھا۔ اسے اپنے سامنے پا کر حیران نہیں ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا جیسے کہ وہ آئے گی، ضرور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئے گی۔کوئی خدا سے کب تک بھاگ سکتا ہے؟کوئی اس کے بلاوے کو کب تک نظر انداز کر سکتا ہے؟

اس کے انداز میں التجا تھی اور چہرے پر عجیب سی بے چینی۔اس نے اپنی ماں کا بڑا سا دوپٹہ اپنے تئیں بڑے سلیقہ سے سر پر لپیٹنے کی کوشش بھی کی تھی۔اس کا بھیگا چہرہ،دوپٹے سے جھانکتے ماتھے پر کٹے ہوئے گیلے بال اور آستینیں بتا رہی تھیں کہ وہ وضو بھی کر کے آئی تھی۔

میں تمہیں سکھاؤں گا۔تم سیکھ جاؤ گی۔اللہ سے اپنے تعلق کا آغاز کرنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا اس رشتہ پر قائم رہنا ہے۔"وہ اس کی باتوں کو بڑے دھیان سے سنتی رہی تھی۔

"تم قائم رکھو گی نا اس رشتے کو؟"

اس نے سر ہاں میں ہلا کر جیسے اقرار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب کبھی زندگی بے سکون ہو جائے تو اسی وقت سجدے میں جھک جانا۔"وہ اسے نصیحت کرتا۔پھر اسے چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرواتا۔

میں بھول جاتی ہوں۔۔۔"وہ جب اس سے اگلے دن سورہ فلق سنتا تو وہ اٹک جاتی اور بڑے بھولپن سے کہتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی بات نہیں۔بس روزانہ دہرایا کرو۔پھر نہیں بھولو گی۔" وہ آگے سے بڑی نرمی سے اسے سمجھاتا اور ہمت بندھاتا۔وہ سر ہلا کر پھر سے سورتیں دہرانے لگتی۔

"دیکھو آسمان کو۔وہ کتنا روشن ہے۔اور بڑے ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو صبح کے وقت اٹھ کر خدا کی پاکی بیان کرتے ہیں۔" وہ اس کے ساتھ اپنے گھر کے باغیچے میں نماز پڑھتی تھی۔پھر وہ دونوں وہاں اپنی مخصوص جگہ پر سفیدے کے اونچے سے درخت تلے بیٹھ کر بہت ساری باتیں کرتے تھے۔

"میں بھی ان میں سے ایک بن جائوں گی۔پھر میرے ساتھ کبھی کچھ برا نہیں ہو گا۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے۔" اس نے اس سے وعدہ کیا تھا وہ اللہ کو نہیں چھوڑے گی۔اس نے وعدہ کیا تھا وہ صبح کو اٹھے گی۔نماز پڑھے گی۔پھر اللہ اسے نہیں چھوڑے گا۔اللہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔

www.novelsclubb.com

"بل شٹ۔۔۔" اس نے تلخی اور تنفر سے سر جھٹکا تھا چہرے پر آئے بالوں کو بری طرح ہاتھ سے جھٹک کر کان کے پیچھے کیا اور اشتعال میں آکر کھڑکی کے آگے پردہ برابر کر دیا۔

"تم جھوٹے تھے۔تم جھوٹے ہو۔مکروہ صورت والے بوڑھے۔" وہ یکدم نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہٹتی گئی تھی۔

جھوٹ۔۔۔سب جھوٹ۔۔۔مجھے چھوڑنے والا کوئی اور نہیں میرا خدا تھا۔اس نے مجھ سے" سب چھین لیا۔سب کچھ۔"وہ بار بار الفاظ منہ میں بڑبڑاتی اور متوحش سی ہو کر سر کو زور زور سے نفی میں ہلاتی۔

میں نے بہت محبت کی تھی۔خدا سے۔ایک خدا سے۔سب سے زیادہ۔اس نے مجھے یتیم کر" دیا۔لاوارث بنا کر سڑک پر پھینک دیا۔اس نے مجھے۔۔۔پھر ایک قید خانہ میں ڈال دیا۔وہاں میں نے ایک عذاب جھیلا ہے۔۔۔ایک بھیانک عذاب۔۔۔اور پھر۔۔۔پھر مجھے وہاں سے اس نے ایک نئے ٹارچر سیل میں پھینک دیا۔۔۔اس کمرے میں۔۔۔سفید دیواروں والی اس میں۔۔۔کیا ہے یہ۔۔۔ایک تابوت؟یا پھر کوئی قبر؟"وہ میکانکی انداز میں بولتی asylum چلی جا رہی تھی۔اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔قدم بری طرح لرز رہے تھے۔

یہ قبر ہی تو ہے صوفیہ۔"اس نے خود سے سرگوشی کی تھی۔"بس تم مری نہیں ہو ابھی۔"وہ" خود پر جیسے ہنس دی تھی۔"ابھی سانسیں باقی ہیں۔۔۔ہاں ابھی تمہارا وجود سانس لیتا ہے۔ابھی اسے "عدم"ہونا ہے۔"وہ بولتے بولتے ہانپ گئی تھی۔اس کی سانسیں تیز ہو گئی تھیں۔چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ الٹے قدم لیتی دروازے سے جا لگی تھی۔اور پھر وہ کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر ایک دم دروازہ کھول کر راہداریوں میں بھاگتی چلی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہاں ہے وہ؟"نرسیں اس کے آفس میں اس کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھیں۔وہ ان کے سر پر کھڑا باقاعدہ جرح کرر ہا تھا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کتنے غصہ میں تھا۔ہاتھوں کی بھینچی ہوئی مٹھیاں اس وقت اس کے ضبط کی گواہ تھیں۔اس کا لہجہ جو ہمیشہ نرم ہوتا تھا اس وقت اس کی سختی سب نے محسوس کی تھی۔

سوری سر۔۔۔پتہ نہیں وہ کیسے بھاگ گئی۔۔۔"اس کے روم کی انچارج نرس نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھایا۔"رات کو میں نے خود چیک کیا تھا وہ کافی سکون سے سو رہی تھی۔"مگر اس کے چہرے کے بگڑے تیور دیکھ کر ڈر کر دوبارہ سر جھکا لیا۔

www.novelsclubb.com

سکون سے سو رہی تھی؟"اس نے نرس کی بات تلخی سے کاٹی۔"وہ سکون میں ہوتی تو یہاں نا ہوتی۔"اس نے طنز بھرے لہجے میں نرس کو جتایا

"۔۔۔بٹ سر۔۔۔وہ سو رہی تھی۔میں نے

فارگاڈ سیک۔۔۔آپ لوگ کس لیے ہیں؟کیا آپ لوگوں کو نہیں معلوم کہ وہ کس کنڈیشن میں تھی؟ٹراما سے گزرنے والا انسان کبھی بھی،کسی بھی حالت میں پر سکون نہیں ہوتا"۔

۔نرسیں خاموش رہی تھیں کہ وہ کوئی بات سن کر شاید مزید بھڑک اٹھتا

وہ کل رات کس کنڈیشن میں تھی۔آپ سب نے دیکھا تھا۔"نرسوں کی خاموشی پر بھی اس"

"۔۔۔نے بولنا بند نہیں کیا تھا۔"جب میں نے کہا تھا کہ اسے اکیلا مت

حدید۔۔۔"اس کی بات منہ میں رہ گئی تھی۔ہادیہ پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کمرے کا"

۔دروازہ کھول کر بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی

حدید وہ یہاں نہیں ہے۔میں نے تقریباً پورے ہاسپٹل میں چیک کر لیا ہے۔وہ کہیں نہیں"

ہے۔گارڈ نے اسے جاتے نہیں دیکھا۔"وہ بولتے ہوئے اس کے پاس آگئی تھی۔اس کا سانس

۔پھولا ہوا تھا اور چہرے پر اچھی خاصی پریشانی تھی

گارڈز کو تو میں بعد میں دیکھ لیتا ہوں۔"وہ اس وقت شدید غصہ میں تھا۔مٹھیاں بھینچ کر گہری"

۔سانس لی اور خود کو کمپوز کیا

ہو سکتا ہے کہ وہ ہاسپٹل کے آس پاس ہی ہو یا شاید یہیں کہیں چھپ گئی ہو۔میں سی سی ٹی وی"

کیمرے چیک کرتا ہوں۔"اس نے کہا تھا پھر مڑ کر ایک نظر اپنے سامنے کھڑی سر جھکائے

۔نرسوں کو دیکھا

www.novelsclubb.com

اپنی ڈیوٹی دیں۔اور اچھے طریقے سے دیں۔"نرسیں اسی وقت جان بچنے پر وہاں سے بھاگی"
۔تھیں

ہہ۔۔۔"اس نے ہنکارا بھرا اور تلخی سے سر جھٹکا پھر ہادیہ کے ہمراہ کمرے سے نکلتا ہوا"
۔کوریڈور کی طرف بڑھ گیا

پانچ منٹ بعد وہ ہادیہ کے ساتھ ہاسپٹل کے مانیٹرنگ روم میں کھڑا تھا جہاں بڑی بڑی اسکرینز
۔نصب تھیں

سائیکاٹرک ڈیپارٹمنٹ کے کوریڈور میں ایک ہی سرویلینس کیمرہ ہے۔میں چیک کرتا"
ہوں۔"سی سی ٹی وی آپریٹر نے اس کی ساری بات سننے کے بعد کہا تھا اور تیزی سے سکرینز پر
۔آگے پیچھے کلک کیے تھے

www.novelsclubb.com

۔اس کے سامنے ہاسپٹل کی کل رات کی سی سی ٹی وی فوٹیج کھلی ہوئی تھی

یہ۔۔۔"حدید اور ہادیہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔"یہی ہے وہ۔۔۔"کیمرہ مین نے پاز"
۔کیا تھا اور پھر زوم

پانچ بج کے پچیس منٹ پر وہ کاریڈور میں بھاگتی ہوئی دکھائی دی تھی۔مدھم روشنی کی وجہ سے
۔اس کا چہرہ واضح نہیں تھا لیکن وہ اسے اس کے بالوں سے پہچان گیا تھا۔یہ وہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیم اٹ۔۔۔"اس کے غصہ کا گراف اس وقت مزید بلند ہوا تھا جب اس نے فوٹیج میں ڈیوٹی پر موجود نرسوں کے ساتھ ساتھ گارڈز اور ہسپتال کے زیادہ تر عملے کو اونگھتے ہوئے دیکھا تھا۔

نائوچیک دا ایگزٹ فوٹیج۔۔۔"حدید نے کہا۔آپریٹر نے ان کے سامنے ہاسپٹل کی ایگزٹ اور پارکنگ ایریا کی فوٹیج کھول دی تھی۔اسے کئی جگہوں پر وہ ایگزٹ سے نکل کر روڈ کی طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی تھی۔

دیٹس آل۔۔۔"آپریٹر نے کہا تھا"۔

اوکے۔تھینک یو۔"حدید نے مختصر کہا۔اس کے ساتھ ہادیہ بھی کنٹرول روم سے باہر نکل آئی۔

یہ سب عملے کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے۔"وہ باہر آکر بڑبڑایا تھا اور تیز تیز قدموں سے کوریڈور میں چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھا۔

ریلیکس حدید۔۔۔ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔"ہادیہ نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا تھا۔وہ اس وقت خود بھی بہت پریشان ہو رہی تھی۔سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔

ہادیہ۔۔۔وہ واپس خوش نصیب کے پاس تو نہیں گئی؟"حدید نے چلتے چلتے رک کر کسی خیال کے تحت پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"۔مجھے نہیں لگتا۔"ہادیہ نے شانے اچکائے۔"وہ اس کے پاس کیوں جائے گی"

"۔۔۔پھر بھی۔۔۔جسٹ ٹو میک شیو"

اوکے میں اس سے پوچھتی ہوں۔"ہادیہ نے کچھ سوچتے ہوئے بیگ سے فون نکالا تھا۔"اوہ ۔شٹ۔۔۔میرے پاس تو اس کا نمبر ہی نہیں۔"ہادیہ نے کچھ یاد آنے پر مایوسی سے کہا

۔اب کیا کریں؟"وہ دونوں چہرے پر سوالیہ نشان لیے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے"

میرے پاس اس کا تو نہیں مگر۔۔۔مگر اس کی بیٹی کا نمبر ہے۔"حدید کے ٹھہر ٹھہر کر کہنے پر ۔ہادیہ نے بے ساختہ چونک کر اسے دیکھا

۔خوش نصیب کی بیٹی۔۔۔زریں کا نمبر؟"ہادیہ حیران ہو کر پوچھ رہی تھی"

ہاں میرے پاس ہے۔اس نے مجھے دیا تھا۔۔خود۔"وہ لب کاٹتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ۔لکھے سوال سمجھ کر وضاحت دے رہا تھا

زریں نے تمہیں نمبر کیوں دیا تھا؟"اس نے فی الحال یہ سوال پوچھنے میں وقت ضائع کرنا ۔مناسب نہیں سمجھا بلکہ سمجھ کر سر ہلایا اور بولی

تم کال کرو حدید۔۔۔"حدید نے اثبات میں گردن ہلائی اور فون جیب سے نکال کر بٹن پریس ۔کرنے لگا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلاک لسٹ؟"ہادیہ پاس ہی کھڑی تھی۔نا سمجھی سے اسے سکرول کرتے دیکھ رہی تھی۔"

؟زریں کا نمبر حدید کی بلاک لسٹ میں تھا

حدید نے نمبر ان بلاک کیا پھر سنجیدگی سے اسے دیکھا اور فون کان سے لگایا مگر کچھ سوچ کر سپیکر

۔پر ڈال دیا

۔السلام علیکم۔۔۔"کال فوراً اٹھالی گئی تھی"

زہے نصیب۔۔۔کس قدر خوش گوار انداز میں آج صبح کا آغاز ہوا ہے۔"زریں کی کھنکتی ہوئی"

۔آواز اور بے تکلف انداز پر جہاں ہادیہ حیران ہوئی تھی وہیں حدید نے لب بھینچ کر خود پر قابو پایا

۔اپنی امی سے بات کرواؤ۔۔۔"حدید نے سرد لہجے میں کہا"

۔امی سے؟"زریں کی حیران آواز سنائی دی"

۔ہاں مجھے ضروری بات کرنی ہے۔"وہ دوبارہ سنجیدگی سے گویا ہوا"

کبھی ہم سے بھی بات کرلیا کریں۔"وہ آگے سے بڑے دل فریب انداز میں کہہ رہی تھی۔"

۔"دل کو تیری چاہت۔۔۔"حدید نے برہمی سے اس کی بات کاٹ دی تھی

"۔میرے پاس فضول باتیں سننے کا وقت نہیں ہے۔خوش نصیب سے بات کرواؤ میری"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ہوا زریں کس سے باتیں کر رہی ہو؟" حدید کے ساتھ ساتھ ہادیہ بھی خوش نصیب کی آواز "پہچان کر چونکی تھی۔۔

اوہ۔۔۔امی۔۔۔۔وہ۔۔۔حدید کی کال ہے۔"زریں نے کچھ سنبھل کر جواب دیا اور بیڈ سے "اٹھ بیٹھی۔

۔حدید؟" یہ وہی ہے؟"خوش نصیب نے کچھ سمجھ کر اس سے پوچھا تھا"

جی وہی۔۔۔آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"خوش نصیب نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر "فون اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

۔ہیلو۔۔۔"خوش نصیب کی بھاری آواز موبائل کے سپیکر سے ابھری تھی"

"۔۔۔کہو کیا بات ہے"

صوفیہ کہاں ہے؟" حدید کے سوال پر خوش نصیب چونک گئی تھی۔(اس لڑکے کو اب تک وہ "یاد تھی؟)

۔مجھے کیا معلوم؟" سنبھل کر جواب دیا"

"۔۔۔دیکھو مجھے سچ سچ بتانا اگر وہ تمہارے پاس"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب تک ۔اس کمبخت سے ہوں چکی چھڑوا جان کی تو کب میں ۔وہ ہے نہیں پاس میرے ارے تو وہ پاگل خانہ میں پہنچ چکی ہو گی ۔" خوش نصیب نے بیزاری سے کہا۔اس کی آواز میں آج بھی وہی نفرت تھی ۔وہی تلخی تھی جو سالوں پہلے اس کے لہجے میں ہوا کرتی تھی ۔

کچھ لوگ نہیں بدلتے ۔ کبھی نہیں بدلتے ۔ان کے اندر زہر ہوتا ہے۔بے تحاشہ زہر ۔"ہادیہ نے تاسف سے سوچا ۔

خوش نصیب۔۔۔"حدید نے سرد لہجے میں اس کے نام پر زور دیا۔"صوفیہ سکندر ہاسپٹل سے فرار ہو چکی ہے۔اگر وہ تمہارے پاس آئی ہے تو مجھے ابھی بتا دو۔اور اگر وہ تمہارے پاس آئے تب بھی مجھے کال کر کے فورا بتا دینا۔ سمجھی تم ۔"حدید نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا ۔

کک۔۔۔کیا؟"خوش نصیب کو جیسے جھٹکا سا لگا تھا" ۔

کہاں گئی ہے وہ؟"وہ چلائی تھی" ۔

تمہیں اس سے کیا بد صورت عورت ؟"ہادیہ مزید چپ نہیں رہ پائی تھی" ۔

"کیا تم وہی نہیں جس نے اسے یہاں تک پہنچایا ہے ؟"آواز بلند کر کے وہ چلائی تھی۔ارد گرد سے گزرتی نرسوں نے کچھ چونک کر اسے دیکھا مگر حدید پر نظر پڑتے ہی واپس مڑ گئیں ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا تو اس کی وکالت کرنے کو تم بھی یہاں ہو؟"خوش نصیب نے طنزیہ انداز میں کہا۔وہ ہادیہ "
۔کی آواز پہچان چکی تھی

"۔ہاں! میں بھی یہاں ہوں۔اور اس بار ایک وکیل کے طور پر موجود ہوں"

میں تم سے کہہ رہی ہوں اگر وہ لڑکی غائب ہوئی تو تم دونوں کو جواب دینا ہوگا۔"خوش نصیب "
۔نے دھمکی بھرے انداز میں کہا

ایک بار وہ مجھے مل جائے۔پھر دیکھتی ہوں تمہیں موٹی عورت۔"ہادیہ نے جواباً دھمکی دی "
۔تھی اور فون بند کر دیا

۔خوش نصیب تلملا کر رہ گئی تھی

میرا فون امی۔۔۔"زریں اب تک سر پر کھڑی تھی۔خوش نصیب نے سلگتی نظروں سے اسے "
۔دیکھا اور فون واپس دیا

یہ تمہارا نمبر کہاں سے آیا حدید کے پاس؟"کچھ یاد آنے پر اس نے پوچھا تو زریں کے چہرے کا "
۔رنگ اڑا

۔وہ۔۔۔"زریں ایک دم بوکھلا گئی"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دراصل۔۔۔انہوں نے خود مانگا تھا۔۔۔جب وہ آئے تھے اس روز۔"خوش نصیب چند لمحے تیز نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹکا۔زریں اپنا فون لے کر اس کی نظروں سے او جھل ہو گئی تھی۔جانتی کہ ماں کے سوالوں اور تفتیشی نظروں سے بچنے کا بہترین حل فی الفور اپنے فون سمیت شکل غائب کرنا ہے۔

کہاں چلی گئی ہے وہ۔۔۔"پہلی بار خوش نصیب کے چہرے پر تفکر کے سائے پھیلے تھے" میں کیا جواب دوں گی ہمدان کو؟"خوش نصیب بے خیالی میں بڑبڑائی تھی۔"وہ لوگ تو مجھے" چھوڑیں گے نہیں۔کیا کروں گی میں۔۔۔یہ کمبخت جان کا عذاب بن گئی ہے۔"خوش نصیب تنفر سے بول رہی تھی۔اسے اس وقت خیال تھا تو صرف یہ کہ وہ خود کو کیسے بچائے گی۔اسے اس پل ایک لمحے کو بھی خیال نہیں آیا تھا کہ صوفیہ سکندر اس وقت کہاں اور کس حال میں ہو گی۔

دوپہر سے سہ پہر ہو گئی تھی اور پھر شام۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں ہاسپٹل کے ارد گرد مختلف جگہوں سے سی سی ٹی وی کیمرے چیک کرتے رہے اور سڑکوں پر پورا دن اسے تلاش کرتے رہے تھے۔ مگر وہ نہیں ملی تھی۔

ہم اب کیا کریں گے۔" ہادیہ نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں اور اپنا سر گاڑی کی سیٹ کی پشت سے ٹکا لیا۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اور قدموں میں اب مزید ہمت باقی نہیں رہی تھی۔

وہ مل جائے گی۔" حدید نے نرمی سے حوصلہ دیا۔"

اس نے جواب نہیں دیا بلکہ سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر انگوٹھے کی مدد سے کنپٹیوں کو مسلتی رہی۔

وہ آج بھی ویسی ہی ہے۔" ہادیہ کچھ دیر بعد بولی۔"

ہاں۔۔۔" حدید نے ملال بھری مسکراہٹ کے ساتھ اتفاق کیا۔"

"وہ ہمیشہ بھاگ جاتی ہے۔ چھپ جاتی ہے۔ وہاں جہاں اسے کوئی ڈھونڈ نا سکے۔"

"مگر اسے دل میں کہیں آس ضرور ہو گی کہ کوئی بھٹکتا ہوا شہزادہ اسے ڈھونڈنے آ نکلے۔"

ہاں۔۔۔ اسے فیری ٹیلز بہت پسند تھیں۔" ہادیہ نے آنکھیں کھولیں اور نم آنکھوں سے مسکرائی۔"

کہانیوں کی دنیا میں ایک شہزادہ ہمیشہ کھوئی ہوئی شہزادی کو ڈھونڈنے جاتا ہے۔اور وہ اسے ڈھونڈ بھی لیتا ہے۔"ہادیہ کہہ رہی تھی۔اس کے لبوں پر اداس مسکراہٹ ٹھری ہوئی تھی اور آنکھوں میں چمکتے ہوئے آنسو۔

اسے ڈھونڈلو حدید۔وہ کھوگئی ہے۔اس بار اسے ڈھونڈ لائو۔۔۔"ہادیہ کی آواز بھرا گئی تھی۔

اس کا دل ایک دم بھاری ہوا تھا اور وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر بری طرح رو دی تھی۔

ہادیہ۔۔۔ریلیکس۔۔۔رونا بند کرو۔"حدید نے ٹیشو باکس سے ٹیشو نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔

"رونا کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔"

مگر رونے سے بے بسی کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔"ٹیشو اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے ہادیہ نے گیلی آواز میں کہا۔

"خود کو کمپوز کرو اور سوچو وہ کہاں جا سکتی ہے۔ایسی کون سی جگہ ہے جہاں وہ چھپ سکتی ہے۔"

ہادیہ نے ہولے سے آنکھیں رگڑیں اور گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خوش نصیب کے گھر نہیں گئی۔وہ اپنے گھر بھی نہیں جا سکتی۔وہ تو۔۔۔" حدید ایک دم اس کی بات پر چونکا۔

"اپنے گھر؟"

"۔۔۔ہاں۔۔۔اس کے باپ کا گھر"

"کیا تم جانتی ہو اس کے باپ کا گھر کہاں ہے؟"

نہیں۔۔۔" ہادیہ نے نفی میں گردن ہلائی"۔

شہزادی محل سے فرار ہونے کے بعد کہاں جا سکتی ہے؟" حدید مٹھی لبوں پر رکھتا ہوا بڑبڑایا" تھا۔

ایک منٹ۔۔۔اسے کون سی کہانی پسند تھی۔۔۔سنڈریلا۔۔۔ہاں!" ہادیہ نے ایک دم کچھ یاد آنے پر جوش سے کہا تھا۔" تمہیں پتہ ہے حدید اس کا فیورٹ سانگ "سنڈریلا از ڈیڈ" ہے۔" ہادیہ کا دماغ اب بہت تیزی سے چل رہا تھا۔

اور اس کی لائف سٹوری بھی تو سنڈریلا جیسی ہے نا؟" ہادیہ نے حدید کو تائیدی چاہنے والی" نظروں سے دیکھا جو اس کی بات سمجھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور۔۔۔"اس کی بات حدید نے پوری کی۔"سنڈریلا اپنی سوتیلی ماں کے گھر سے ہی بھاگتی ہے۔"

اور وہ بھاگ کر کہاں جاتی ہے؟"ہادیہ ایکسائٹڈ سی ہو گئی تھی۔

محل میں۔۔۔"حدید نے جواب دیا۔"

اور لاہور میں محل کہاں ہو سکتا ہے۔۔۔اوہ ایک منٹ۔۔۔"ہادیہ کی آواز دبے دبے جوش سے بھرا سی گئی تھی۔

شاہی محل۔۔۔"حدید نے بے ساختہ جواب دیا۔"

گریٹ۔۔۔شاہی محل۔۔۔وہ یہیں گئی ہو گی۔مجھے معلوم ہے وہ چھپ کر اکثر شاہی محل کے باغ میں بیٹھی رہتی تھی۔"ہادیہ کو یاد آ گیا تھا۔وہ بہت بار اسے ڈھونڈتے ہوئے وہیں جاتی تھی۔اور وہ ہمیشہ محل کے باغ کے احاطے میں گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی پائی جاتی تھی۔

مجھے پہلے کیوں نہیں خیال آیا۔"ہادیہ نے سر پر ہاتھ مارا۔"

آئی ہوپ وہ مل جائے۔۔۔"وہ دونوں دبے دبے جوش سے مسکرائے تھے۔"

چلو حدید۔۔۔"ہادیہ نے اسے گاڑی سٹارٹ کرنے کا اشارہ کیا۔"کھوئی ہوئی شہزادی کو واپس لاتے ہیں۔"کار سٹارٹ کرتا ہوا حدید اثبات میں سر ہلاتا مسکرایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

\-------------------

درد ہمیشہ کرب کی پرچھائی بن کر انسان کے چہرے پر ٹھہرتا ہے۔اور یہ کرب آہستہ آہستہ رگوں میں سرایت کرتے ہوئے کسی زہر کی مانند دل کے رستے روح میں حائل ہوتا ہے۔اور جب کرب دل کے رستے روح میں اترتا ہے تو انسان کے وجود میں ایک خاموشی چھا جاتی ہے۔ بالکل ویسی ہی خاموشی جو ایک طوفان کے گزرنے کے بعد محسوس ہوتی ہے۔انسان کا وجود بھی یونہی ساکت ہو جاتا ہے۔اس کے الفاظ حلق میں دب جاتے ہیں۔پھر نا وہ چیختا ہے، نا بین کرتا ہے۔بس خاموشی سے دل کی حالت پر ماتم کرتا ہے۔اور درد کی سرشت میں ہے انسان کو تکلیف میں دیکھ کر حظ اٹھانا۔

وہ کتنے ہی پل گھٹنوں میں چہرہ دیے بیٹھی رہی تھی۔اس کا وجود بالکل ساکن تھا۔کوئی جنبش تک دکھائی نہیں دیتی تھی۔دور سے دیکھنے پر وہ کوئی پتھر کا مجسمہ معلوم ہوتی تھی۔اسے نہیں معلوم تھا وہ یہاں کیوں آئی تھی۔وہ بس ہاسپٹل سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔بہت دیر تک سڑکوں پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھاگنے کے بعد وہ یہاں آگئی تھی۔اپنی مخصوص جگہ پر درخت کی چھاؤں تلے بیٹھے وہ ساری دنیا سے منہ موڑ گئی تھی۔

اسے کچھ نہیں چاہیے تھا۔صرف سکون چاہیے تھا۔

اور سکون کیا تھا؟تنہائی،خاموشی اور وہ۔

اور تنہائی اک فرار کا رستہ تھا۔۔۔خود سے،دنیا سے،لوگوں سے۔مگر کیا اپنی خود ساختہ سوچوں سے فرار حاصل کرنا ممکن تھا؟

وہ دنیا کے کس کونے میں بیٹھتی جہاں اسے اپنی سوچوں سے فرار حاصل ہوتا؟

وہ کس تاریک مقام پر خود کو محصور کرتی جہاں اس کے دل ودماغ میں اٹھتے شور سے نجات حاصل ہوتی؟

www.novelsclubb.com

کیا دنیا میں کہیں خاموشی تھی؟کہیں سکون تھا؟کہیں فرار ممکن تھا؟اگر تھا تو شاید موت کی صورت میں؟۔۔۔اور اگر مر کر بھی یہ عذاب ختم نہ ہوتا تو وہ کدھر جاتی؟

پرنسز۔۔۔"بہت دیر تک وہ گھٹنوں میں چہرہ دیے بیٹھی رہی تھی جب اس نے مانوس سی آواز" سنی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی اسے پکار رہا تھا۔اور یہ انداز تخاطب کسی اور شخص کا نہیں سو سکتا تھا۔وہ اس انداز کو پہچانتی تھی۔اور یہ آواز اس کا وہم نہیں تھی۔بلکہ حقیقت تھی۔

پرنسز۔۔۔"یہ وہی آواز تھی۔دھیمی،گھمبیر مگر خوبصورت آواز۔اب کی بار بالکل صاف اور واضح تھی۔"

وہ اس آواز کے ساتھ دھیمے قدموں کی چاپ اپنے بہت قریب سے سن سکتی تھی۔

مل گئی تم۔"پھر اس نے ایک دوسری آواز سنی تھی۔وہ اس آواز کو بھی پہچانتی تھی۔یہ آواز،"یہ لہجہ۔اسے ازبر تھا۔

"میں جانتی ہوں تم سن رہی ہو۔"

وہ اس آواز میں اب غصہ بھی محسوس کر رہی تھی۔

"تم مجھے پہچان گئی ہو نا؟"

شاید وہ اس پر غصہ تھی اور ناراض بھی۔

کتنا ڈرا دیا تھا تم نے ہمیں۔کتنا ڈھونڈا تمہیں۔کوئی یوں بھی کرتا ہے،صوفیہ؟"آواز میں نمی" تھی۔لہجے میں دبا دبا شکوہ سا تھا۔

"صوفیہ سکندر سر اٹھائو۔۔۔"ہادیہ چلائی تھی۔"مجھ سے بات کرو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے سر نہیں اٹھایا۔وہ سر نہیں اٹھانا چاہتی تھی۔وہ اسے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ ساکن ہوتے وجود کے ساتھ گھٹنوں میں چہرہ دیے بیٹھی رہی تھی۔کتنے ہی پل خاموشی کی نذر ہو گئے تھے۔وقت دھیمے سے سرکتا گیا تھا۔ لوگ ایک ایک کر کے منظر سے غائب ہوتے گئے۔سورج ڈھل چکا تھا۔باغ کے احاطے میں مصنوعی روشنیاں جگمگانے لگی تھیں۔

پرنسز۔۔۔"اسے یکدم احساس ہوا تھا جیسے کسی نے نرمی سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔اس" کے ہاتھ کا لمس کتنا گرم تھا۔اس کے رگ وپے میں جیسے کرنٹ دوڑ گیا تھا۔

سر اٹھائیں پرنسز۔۔۔"وہ اس کی بھاری گھمبیر آواز اپنی سماعتوں میں بہت قریب سے اترتی" محسوس کر سکتی تھی۔

صوفیہ سکندر کبھی سر جھکائے اچھی نہیں لگتی۔"اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے چند پل اسے" دیکھا پھر اس کے جھکے ہوئے سر کو بہت نرمی سے اٹھایا۔اس کے چہرے پر بکھرے بال ہاتھ سے ہٹائے تھے۔

زرد روشنی اس کے چہرے پر بکھر گئی تھی۔متورم چہرہ،بے حد سرخ ہوتی آنکھیں اور بخار کی حدت سے تپتا ہوا چہرہ۔وہ اپنی جگہ ساکن رہ گیا تھا اسے اس حال میں دیکھ کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔حدید۔۔۔"اس کے سوکھے لبوں پر اس کا نام بڑی آہستگی سے ادا ہوا تھا"

۔پرنسز۔۔۔"وہ تکلیف سے مسکرایا"

ح۔۔۔حدید۔۔۔"صوفیہ سکندر نے پلکیں بے اختیار جھپکی تھیں جیسے اپنے سامنے منظر کو" صاف کرنا چاہتی ہو۔جیسے اسے اپنی بصارت پر شبہ ہو۔وہ کئی ثانیے اسے یونہی تکتی رہی تھی۔وہ بھی جواباً اسے دیکھتا رہا تھا۔زرد روشنی حدید کی براؤن آنکھوں میں سنہری کرنوں کی مانند اتر رہی تھی۔اس پل اس کی آنکھیں اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں کہ وہ نظر نہیں ہٹا سکی تھی۔

۔اس کی سنہری آنکھیں اتنی قریب تھیں کہ صوفیہ سکندر کو ان میں اپنا عکس چمکتا ہوا نظر آیا تھا

پہچان لیا آپ نے مجھے ؟"اس کی ساکت پلکوں میں ارتعاش حدید کی گہری آواز نے پیدا کیا" تھا۔وہ ناسمجھی سے اسے دیکھتی رہی۔وہ ابھی تک اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔پھر اس ۔نے دوبارہ پلکیں اٹھائی تھی۔وہ اس بار نگاہیں اس چہرے سے نہیں ہٹا سکی جو حدید کے پیچھے تھا

۔ہادیہ۔۔۔۔"اس کے لب کانپے تھے"

\-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

؟کیا اس نے کبھی سوچا تھا کہ ہادیہ سے کبھی اس کا سامنا ہو گا

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اسے کبھی دیکھ پائے گی۔اس نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ اگر کبھی زندگی میں وہ اس کے سامنے آئے گی تو وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی۔اس نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس وقت تک زندہ رہے گی جب ہادیہ سے اس کا دوبارہ سامنا ہو گا۔وہ یہ سب ۔سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

سالوں پہلے اس نے خود کو مردہ سمجھ لیا تھا۔وہ مر چکی تھی۔اور اس کا اب دنیا والوں سے کوئی ۔تعلق نہیں تھا۔وہ کسی کو یاد نہیں رکھنا چاہتی تھی

ہادیہ اور حدید۔۔۔وہ دونوں اس کے ماضی کا ایک حصہ تھے۔وہ اس کی یادداشتوں میں تھے۔وہ ان دوناموں کو کبھی نہیں بھلا سکی تھی۔جانے یہ کیسا الم تھا۔قسمت نے جدا کرنا ہی تھا تو ملوایا ؟کیوں تھا

اسے بے اختیار اپنے پورے وجود میں تکلیف کا احساس ہوا تھا۔اس نے کھڑے ہونے کی کوشش نہیں کی۔اس کے قدموں میں ہمت نہیں تھی۔وہ کھڑی ہوتی تو شاید گر جاتی۔اور اگر ۔گر جاتی تو شاید پھر کبھی اپنے قدموں پر کھڑا رہنے کے قابل نا رہتی

۔اٹھو اور میرا سامنا کرو۔"ہادیہ چلائی تھی"

www.novelsclubb.com

اٹھیں پرنسز۔" حدید نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر کھڑا کیا۔ وہ اس پل مزاحمت تک نہیں کر پائی تھی۔ اس کے اندر ہلنے کی سکت نہیں تھی۔ اس کے قدم زمین نے جکڑ لیے تھے۔ وہ بھاگ جانا چاہتی تھی۔

وہ اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ آج بھی ویسی ہی دکھتی تھی۔ چمکتی ہوئی سیاہ آنکھیں، ہاف کیچر میں بندھے بال اور چہرے پر میک اپ کے مٹے مٹے نقوش۔ اس کی ڈریسنگ بھی پہلے سے کچھ مختلف نا تھی۔ وہ براؤن کھلے سے ٹراؤزر کے ساتھ ہلکے سبز رنگ کی پورے آستینوں والی شرٹ پہنے ہوئے تھے۔ گلے کے گرد ہمیشہ کی طرح وائٹ سکارف باندھا ہوا تھا۔

اس میں کچھ نہیں بدلا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح تھی۔ چہرے پر وہی اپنائیت بھرا غصہ تھا۔

تم کچھ بولتی کیوں نہیں؟" وہ اس کے قریب آ گئی تھی۔ بالکل قریب۔ حدید پیچھے ہٹ گیا تھا۔" مگر اس کا ہاتھ ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ محسوس کر سکتا تھا۔

کیوں چلی گئی تھی بنا بتائے؟ میرا خیال نہیں آیا تمہیں؟ میں نے کتنا ڈھونڈا تمہیں۔۔۔ مگر تم" نہیں ملی۔۔۔ تم نے ایسا کیوں کیا صوفیہ؟" ہادیہ نے اسے دونوں شانوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا تھا۔ وہ پتھر کی مانند کھڑی رہی تھی۔ اس کے لبوں سے ایک لفظ تک نہیں نکلا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔" وہ کہنا چاہتی تھی۔ مگر اس لب خاموش تھے۔وہ بس ہادیہ کو بنا پلک جھپکے دیکھتی رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں لمحہ بہ لمحہ سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔

تم نے ایک بار بھی نہیں سوچا میرا۔۔۔تم نے۔۔۔ تم کیوں چلی گئی تھی؟ بولو۔۔۔جواب دو" ۔۔۔میں نے کتنا ڈھونڈا تھا تمہیں۔۔۔ پاگلوں کی طرح ہم تمہیں تلاش کرتے رہے مگر تم ۔۔۔تم ملی بھی تو۔۔۔۔ تم دربارہ ہاسپٹل سے کیوں چلی گئی تھی۔۔۔۔ تم نے حدید کو پہچان کر بھاگنے کی کوشش کیوں کی۔۔۔ تمہیں۔۔۔ تمہیں مجھ پر رحم نہیں آیا تھا؟۔۔۔۔"ہادیہ بے بسی سے چلاتی ہوئی رو پڑی تھی اور پھر یکدم اسے گلے لگا لیا تھا۔

وہ شل رہ گئی تھی۔۔اسے اپنے اعصاب پر منوں بوجھ پڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ہادیہ کے الفاظ،اس کا رونا اسے وحشت میں مبتلا کر گیا تھا۔اس نے بہت ہمت کر کے ہادیہ کو خود سے دور دھکیلا تھا۔

کہاں تھی تم؟"وہ آستین سے چہرہ رگڑتی ہوئی اب بہت ضبط سے پوچھ رہی تھی۔"بتاؤ" مجھے۔۔۔"

دور ہٹو مجھ سے۔"صوفیہ سکندر نے اپنا ہاتھ حدید کے ہاتھ سے چھڑایا تھا اور ایک دم ہادیہ کو" دھکا دیا۔وہ چند قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی تھی۔

صوفیہ۔۔۔"اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔میں کہاں تھی تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔"وہ بری طرح چلائی تھی"

صوفیہ سکندر چھ سال پہلے مر گئی تھی۔سنا تم نے۔"اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ ہادیہ کے "

۔ساتھ ساتھ حدید نے بھی بے اختیار چونک کر اسے دیکھا

چھ سال میں ایک ایک پل میں نے انتظار کیا تھا تمہارا۔۔۔مگر نہیں آئی تم۔۔۔تم چلی گئی تھی "

ہادیہ۔۔۔تم چلی گئی تھی کینیڈا۔۔۔ہے نا؟"صوفیہ کے لفظوں میں برچھی کی کاٹ تھی۔"تم

نے سمجھ لیا کہ۔۔۔صوفیہ سکندر مر گئی۔اب اسے ڈھونڈنے کا کوئی فائیدہ نہیں۔"اس کے

۔انداز میں زہر بھرا طنز تھا جس نے ہادیہ کے دل کو ٹھیس لگائی تھی

۔۔۔کاش وہ اسے بتا سکتی کہ وہ کتنی مجبور تھی

صوفیہ سکندر غائب تھی تو سب نے سمجھ لیا کہ وہ مر چکی ہے۔کسی نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ "

غائب کیوں ہے۔۔۔کسی نے یہ بھی نہیں سوچا ہوگا کہ وہ خود غائب ہوئی تھی یا۔۔۔"صوفیہ

۔نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور سلگتی نظروں سے ہادیہ کو دیکھا

تم مجھ سے پوچھنے کا کوئی حق نہیں رکھتی کہ میں کہاں تھی۔"ہادیہ نے نفی میں گردن ہلائی اور "

"۔۔۔اس کے ہاتھ تھامنے کی کوشش کی۔"صوفیہ میری بات سنو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاتھ مت لگانا مجھے۔ نفرت ہوتی ہے مجھے خود سے جب کوئی انسان مجھے ہاتھ لگاتا ہے۔" ہادیہ شل رہ گئی تھی۔اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ وہیں ٹھر گئے تھے۔

تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو صوفیہ۔میں نے تمہیں بہت ڈھونڈا۔حدید سے پوچھ سکتی ہو تم۔میں ہر روز اس سے تمہارا۔۔۔"اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ صوفیہ سکندر ہنس پڑی تھی۔ہادیہ کو محسوس ہوا کہ وہ اس پر ہنس رہی تھی۔کیسی طزیہ ہنسی تھی اس کی۔کیسی نفرت بھری آنکھیں تھیں اس کی۔

تم ہنس کیوں رہی ہو صوفیہ۔۔۔مجھے معلوم ہے تم میری کسی بات پر یقین نہیں کرو گی۔مجھے معلوم ہے۔۔۔مگر میں تمہیں یہاں کوئی وضاحت نہیں دوں گی۔میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانے آئی ہوں۔بہت بھاگ لیا تم نے۔"

میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔"صوفیہ نے اٹل لہجے میں کہا تھا۔اس کے انداز میں سرد پن تھا۔

تم میرے ساتھ جاؤ گی۔"ہادیہ کا لہجہ بھی اس بار تیز ہوا تھا۔وہ اس کی ساری طنز ترانیاں برداشت کر سکتی تھی مگر اسے ہر قیمت پر اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو تم دونوں۔جاؤ یہاں سے۔"وہ بری طرح بگڑ کر ان دونوں پر چلائی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی صوفیہ۔"ہادیہ بضد ہوئی"

ٹھیک ہے۔تم دونوں میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے۔میں جا رہی ہوں۔میرے پیچھے مت آنا۔""" ۔وہ ایک دم پلٹی تھی اور اس سے پہلے کہ بھاگتی، حدید نے اس کی کلائی مضبوطی سے تھامی تھی

۔چھوڑو مجھے۔"اس نے سلگتی نظروں سے حدید کو دیکھا"

یو نو واٹ پرنسز۔۔۔"حدید نے اس کی طرف تھوڑا سا جھک کر سرگوشی کی۔"آپ ابھی بھی ہاسپٹل گاؤن میں ہیں۔"اس نے چونک کر اپنے آپ پر نظر دوڑائی پھر الجھ کر حدید کو دیکھا جو کہہ رہا تھا۔"اور میں ایک سائیکاٹرسٹ ہوں۔"اس کی مسکراہٹ پر صوفیہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی۔"اگر آپ ابھی میرے ساتھ نہیں چلیں گی تو آپ کو ہاسپٹل کے اسی روم میں ۔واپس جانا۔۔۔"حدید کی بات پر صوفیہ نئے سرے سے الگ اٹھی تھی

بکواس بند کرو۔چھوڑو میرا ہاتھ۔نہیں جاؤں گی میں تمہارے ساتھ۔"اس کا لہجہ آگ برساتا" ۔ہوا تھا

تو پھر ٹھیک ہے۔ہم آپ کو زبردستی لے جائیں گے۔کیوں ہادیہ؟"حدید نے سنجیدگی بھری" ۔مسکراہٹ کے ساتھ ہادیہ کو بھی اپنے ساتھ ملایا

"وائے ناٹ؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم لوگ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔میں چلاؤں گی۔سنا تم نے۔"وہ سلگتے لہجے میں" غرائی تھی۔۔

ویری گڈ۔۔۔"حدید نے سر کو خم دیا۔"چلائیں۔"اسے جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔"مگر خیال سے پرنسز۔یوں چلا کر آپ خود کو ہی پاگل ثابت کریں گی۔"اسے اس وقت حدید کی مسکراہٹ زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی۔دل چاہ رہا تھا اس کا منہ توڑ دے۔"اور جب لوگ اکٹھے ہوں گے تو میں انہیں بتاؤں گا کہ آج صبح آپ ہاسپٹل سے فرار ہوئی ہیں۔میرے ہاسپٹل کا عملہ اس بات کی گواہی دے گا اور ثبوت کے طور پر میرے پاس سی سی ٹی وی فوٹیج بھی موجود ہے۔"

وہ اس مکار ترین شخص کو زہر خند نظروں سے دیکھتی رہی تھی۔کاش وہ اس وقت اسے قتل کر کے اس کی لاش کسی کھائی میں پھینک سکتی۔

چلیں پرنسز؟"اس کی گرم سلگتی نظروں کو محسوس کر کے بھی انجان بنتے ہوئے حدید نے" کہا۔

مجھے نہیں جانا۔"وہ اپنی ضد پر قائم رہی"۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید کیا تم تھوڑی دیر ویٹ کر سکتے ہو۔مجھے صوفیہ سے بات کرنی ہے۔"حدید جو کچھ بولنے کو تھا ہادیہ کی بات سن کر سر ہلایا اور صوفیہ کی کلائی چھوڑ دی۔

"شیور۔۔۔"

____

سورج غروب ہو چکا تھا۔

برقی قمقموں کی روشنی میں دو وجود دیوان خاص کے خارجی حصہ میں زینوں کے قریب ہی واقع چبوترے پر بیٹھے دکھائی دیتے تھے۔چاند کی دودھیا روشنی نے ان دونوں کے چہروں کو مسحور کن حد تک روشن بنا دیا تھا۔

دیوان خاص کے احاطے میں دونوں طرف ہی باغ تھے۔کیاریوں میں خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے۔۔رات کی رانی کی سوندھی سوندھی خوشبو سارے میں پھیلی ہوئی تھی

زینوں کے سامنے روش تھی اور بالکل سامنے وسط میں ایک بڑا سا فوارہ نصب تھا جس کا پانی کسی جھرنے کی مانند گرتا ہوا مدھر سا ارتعاش پیدا کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موسم اچھا ہے۔"پہلے وجود نے خاموشی توڑ دی تھی۔"بہت عرصہ ہو گیا لاہور دیکھے۔""
۔دوسرے مجسمہ کے وجود میں جنبش تک پیدا نہیں ہوئی تھی

تو۔۔۔تم۔کیسی ہو؟"پہلے وجود کو خاموشی سے وحشت ہوئی تھی۔بات کا آغاز کسی نا کسی"
۔طرح تو کرنا ہی تھا

بہت دیر کر دی یہ سوال پوچھنے میں۔وقت کے ساتھ ساتھ حال اور کہانیاں بدل جاتی ہیں۔""
۔سوال تھا یا کانٹا۔بہت بری طرح چبھا تھا

۔تمہارے سامنے ہوں۔"زہر بھرے انداز میں اس کا جواب سن کر وہ چپ ہوئی تھی"

تم مجھے بھی نہیں بتاؤ گی کہ کیا ہوا ہے؟"وہ سامنے باغ میں لگے پھولوں کو دیکھتی ہوئی کہہ"
۔رہی تھی۔اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ دوسرے وجود نے چونک کر اسے دیکھا

۔۔پلیز۔۔۔"وہ بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی"

۔نہیں۔"سنجیدگی سے کہہ کر اس نے واپس اپنی نظریں فوارے پر مرکوز کر لیں"

اپنی خاموشی کالعدم کر ڈالو صوفیہ۔کچھ تو بولو۔مجھے بتاؤ تو سہی۔کچھ بھی۔کچھ تو بتاؤ۔ایسے"
چپ مت رہو۔"وہ اس کی خاموشی کے سامنے بے بس ہو گئی تھی۔سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا
۔کرے۔اسے بولنے پر کیسے اکسائے۔وہ تو اس کی طرف دیکھنے تک پر آمادہ نہیں تھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں بہت کچھ بولنا چاہتی ہوں۔ مگر میری آواز حلق میں دب چکی ہے۔الفاظ کھو گئے ہیں۔بتانا" ۔چاہوں بھی تو بتا نہیں سکتی۔" وہ کہنا چاہتی تھی مگر جب بولی تو الفاظ یکسر مختلف تھے

"۔میں کچھ نہیں بولنا چاہتی۔مجھے خاموش رہنے دو"

۔یوں اپنی ذات کو ایک خول میں لپیٹنے سے کیا ہو گا؟" وہ سنجیدگی سے بولی تھی"

"؟کیا تم مجھے اپنا ہمدرد نہیں سمجھتی"

نہیں۔" اس کا انداز پتھریلا۔" میرا درد، صرف میرا درد ہے۔جو مجھ پر بیتی ہے، وہ صرف مجھ " پر بیتی ہے۔تم میری کہانی کا کردار نہیں ہو۔تم وہ کردار نہیں ہو جو اذیت سہہ کر بھی سروائیو کر ۔لیتا ہے۔" اس کا انداز بے حد سپاٹ تھا اور لہجہ برفیلا

کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میری اور تمہاری کہانی میں درد یکساں ہے؟" ہادیہ کی " ۔آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی

۔نہیں ہے یکساں۔۔۔" اس نے ترشی سے کہہ کر رخ پھیر لیا"

کیا تم نے زندگی میں ایک بار بھی جینے کا نہیں سوچا؟" ہادیہ کے سوال پر وہ ٹھٹھکی، چہرہ موڑ کر " ۔اسے دیکھا

"؟کیا زندگی نے مجھے ایک بار بھی جینے کا حق دیا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہادیہ کچھ بول ہی نہیں سکی تھی۔اس کے لب ساکن رہ گئے تھے۔

"میں زندہ ہوں۔یہ حقیقت ہے۔المناک بات یہ ہے کہ مجھ میں زندگی نہیں ہے۔"

وہ بول کر دوبارہ اسی فوارے سے گرتے پانی کو دیکھنے لگی تھی۔اس کی پلکوں میں جنبش تک نا ہو رہی تھی۔وہ دور سے کسی روبوٹ کی مانند دکھائی دیتی تھی۔زندگی سے عاری، بے جان، بے حس و حرکت۔

"ٹھیک ہے۔"ہادیہ نے گھڑی پر وقت دیکھا۔سات بج چکے تھے۔وہ دونوں کافی وقت سے یہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔حدید اب تک نہیں آیا تھا۔وہ ان دونوں کو الگ وقت دینا چاہتا تھا اس لیے کچھ دیر کے لیے منظر سے ہٹ گیا تھا۔

"میں تمہیں فورس نہیں کروں گی۔تم نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جواب نہیں دیا۔

"مگر کیا تم مجھے اجازت دو گی بولنے کی؟میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔تم صرف ہاں یا ناں میں جواب دے سکتی ہو،پلیز؟"اس کا انداز نرم اور التجائیہ تھا۔وہ چند پل اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتی رہی پھر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے اور سر ہلا کر اسے بولنے کی اجازت دی۔

تھینک یو۔"ہادیہ ممنونیت سے مسکرائی۔اس کی مسکراہٹ بتارہی تھی کہ اسے خوشی ہوئی"

۔ہے۔اس نے نگاہیں پھیر لیں

"؟کیا تم صبح سے یہاں ہو"

۔۔۔جواب ندارد۔۔۔خاموشی

۔جواب دو صوفیہ۔۔۔"ہافیہ کو احساس ہوا تھا کہ وہ بیٹھے بیٹھے زون آئوٹ ہو جاتی تھی"

"۔۔۔ہاں"

"؟تم نے کچھ کھایا"

"۔نہیں"

"؟تمہیں بھوک لگی ہے"

"۔نہیں"

"؟کیا تم نے میٹرک کے بعد آگے پڑھا"

"۔نہیں"

"؟کالج بھی نہیں گئی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔نہیں"

"؟آگے پڑھنا چاہتی ہو"

"۔نہیں"

۔کیوں؟"ہادیہ بے ساختہ پوچھ تھی"

تم بتاؤ کیوں؟ کیوں پڑھنا چاہیے مجھے؟"اس نے بھنویں سکیڑ کر تیکھے لہجے میں الٹا سوال کیا"
۔تھا۔انداز اتنا سنجیدہ تھا کہ ایک لمحے کو ہادیہ بھی گڑ گڑا گئی تھی

کیونکہ تعلیم شعور دیتی ہے۔یہ آدمی کو انسان بناتی ہے۔اور اگر تم پڑھو گی نہیں تو ڈگری کیسے لو
"۔گی۔تمہیں آگے پڑھنا چاہیے۔اپنے لیے۔اپنے مستقبل کے لیے

ویری ٹیپیکل۔۔۔"صوفیہ نے سنجیدگی سے تبصرہ کیا۔"تمہیں لگتا ہے کہ تعلیم شعور دیتی ہے"
۔اور تعلیم ڈگری کے لیے حاصل کی جاتی ہے؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا

کیا نہیں کی جاتی؟"ہادیہ نے مسکرا کر پوچھا۔اسے ایک گہرے موضوع پر گفتگو میں لگا کر وہ"
۔اسے اپنے ساتھ بولنے کے لیے اکسانے پر کامیاب ہو چکی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔"وہ کچھ دیر بعد بولی تھی۔"علم حاصل کرنے کے لیے کسی بڑی یونیورسٹی یا کالج میں جانا ضروری نہیں ہوتا۔ علم ڈگری کے لیے نہیں حاصل کیا جاتا۔۔۔"اس کی بات ہادیہ نے پوری کی تھی۔

"مگر ڈگری اس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ آپ کے پاس علم ہے۔"

سڑک پر بیٹھا ایک عام آدمی بھی علم رکھتا ہے ہادیہ۔"اس نے اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا۔ "اور اگر اس کے پاس ڈگری نا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جاہل ہے۔ علم ڈگریوں کے پلندوں کا محتاج نہیں ہوتا۔"

تو تم آگے نہیں پڑھو گی؟"ہادیہ نے سمجھنے والے انداز میں کہا۔"

نہیں۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔"میں بہت کچھ جان چکی ہوں۔ بہت کچھ سیکھ چکی ہوں۔ اور میں جانتی ہوں کہ میں بہت کچھ نہیں جانتی۔ میرے پاس ایک اچھی ڈگری نہیں ہے۔ ایک اچھا اکیڈمک ریکارڈ نہیں ہے۔ یونیورسٹی ڈگری دیتی ہے۔ مگر تعلیم کتابیں دیتی ہیں۔ میں نے کتابیں پڑھی ہیں۔ اور رہی بات شعور کی تو۔۔۔ شعور علم کو سمجھنے سے آتا ہے۔ علم کو سمجھانا ایک استاد کا کام ہے۔ اور جانتی ہو سب سے بہترین استاد کون ہے؟"اس نے ٹھہر ٹھہر کر بولتے ہوئے رخ موڑ کر ہادیہ کو دیکھا۔ وہ گود میں ہاتھ رکھے اس کی طرف چہرہ کیے بڑے غور سے اسے سن رہی تھی۔ اس کے پوچھنے پر بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وقت۔۔۔"اس نے ایک پل کو ٹھرنے کے بعد کہا تھا۔"وقت سب سے بڑا استاد ہے۔یہ سب سیکھا دیتا ہے۔اس نے مجھے سب سیکھا دیا ہے۔سب دیکھا دیا ہے۔اب مزید کچھ سیکھنے یا سمجھنے کی گنجائش نہیں رہی۔"وہ بولتے بولتے ایک دم چپ ہو گئ تھی اور چہرہ پھیر لیا۔اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کتنا زیادہ بول گئ تھی۔اور کتنے عرصہ بعد وہ کچھ بولی تھی۔کتنے عرصہ بعد اسے کسی نے سنا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہم آگے بڑھتے ہیں اب۔"ہادیہ نے بحث سمیٹی تھی۔وہ اس بات کو اب مزید طول نہیں دینا چاہتی تھی۔"

"ہاسپٹل میں کل تم حدید کو پہچان گئ تھی؟"

وہ خاموش رہی۔پھر سر ہاں میں ہلایا۔

"کیا تمہیں مجھے اپنے سامنے دیکھ کر خوشی ہوئی؟"

اس نے پھر جواب نہیں دیا۔

"بولو صوفیہ۔"

پتہ نہیں۔"اس نے کندھے اچکائے"

"مطلب برا لگا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔"

"پھر اچھا لگا؟"

"پتہ نہیں۔"

"اوکے۔۔۔"ہادیہ نے گہری سانس لی۔

"کیا تمہیں خوش نصیب نے گھر سے نکالا تھا؟"

"نہیں۔"

"خود گئی تھی گھر چھوڑ کر؟"

خاموشی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں ہاسپٹل میں خوش نصیب نے ایڈمٹ کروایا تھا؟"

"ہوں۔۔۔"

"کیا تمہیں اپنے گھر کا ایڈریس یاد ہے؟"

"نہیں۔"

"کوئی فیملی ریلیٹو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔"

"تمہیں اپنے پاپا یاد آتے ہیں؟"

اس سوال پر اس نے لب بھینچ کر ہادیہ کو دیکھا۔

"اوکے سوری۔" ہادیہ نے ہاتھ اٹھائے۔

"کیا تمہیں ان کی قبر کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟"

"نہیں۔" بہت دھیرے سے اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں بورڈنگ میں کس نے بھیجا تھا؟"

اس نے کچھ پل سوچا پھر نفی میں گردن ہلائی۔

"کچھ تو یاد ہو گا؟ اچھا، وہ کوئی آدمی تھا یا عورت؟"

"آدمی۔"

"تم اس کا نام جانتی ہو؟"

"نہیں۔"

"اگر وہ سامنے آئے تو پہچان لو گی؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔پتہ نہیں"

"؟تمہارے پیرنٹس تمہاری تیرھویں سالگرہ پر خوش تھے"

۔اس سوال پر اس نے کچھ نا سمجھی سے ہادیہ کو دیکھا پھر سرد لہجے میں ناگواری سے بولی

۔تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو؟"اسے اب اس کے یہ سوال جواب برے لگنے لگے تھے"

کیونکہ یہ سب باتیں بہت اہم ہیں۔"ہادیہ کا انداز ہ سنجیدہ تھا۔"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اس "

"۔سے تکلیف ہوگی۔ماضی کا تذکرہ کرنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اپنے زخموں کو کھروچنا

۔پھر بھی تم مجھے ٹارچر کرنا چاہ رہی ہو؟"وہ تلخی سے بول پڑی تھی"

نہیں میں تمہیں کبھی ٹارچر نہیں کرنا چاہوں گی۔میں بس چاہتی ہوں کہ تم نکل آئو ٹراما کے"

۔اس فیز سے۔آگے بڑھو۔اپنے قدم زمین پر جمائو اور حقائق کو تلاشو۔"ہادیہ نے نرمی سے کہا

۔کیا ہم آگے بڑھیں؟"اس نے جواب نہیں دیا تھا۔لب بھینچے چپ رہی"

"؟تمہارے پاس اپنے پیرنٹس کی کوئی تصویر ہے"

"۔۔۔نہیں"

"؟تمہارے پیرنٹس میں کبھی کوئی سیریز لڑائی ہوئی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔"

"تمہاری ماما اچھی تھیں؟"

اس سوال پر اس کے چہرے پر عجیب سی بے چینی پھیلی تھی۔اس نے جواب دینے کے لیے لب کھولے مگر پھر بند کر لیے۔ہادیہ نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا۔شاید وہ اس سوال کا جواب بھی نہیں دے سکتی تھی۔

تمہارے پاپا خودکشی کر سکتے ہیں؟"اس قدر غیر متوقع سوال پر اس نے ٹھٹھر کر ہادیہ کو دیکھا۔" پھر اس کے چہرے پر سرخی پھیلی تھی۔غصہ سے اس کی آنکھوں سے آگ کی لپیٹیں نکلنے لگی تھیں۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم؟"وہ چلائی تھی"۔

آئم سوری۔لیکن میں جاننا چاہتی ہوں۔بتاؤ صوفیہ۔۔۔کیا سکندر انکل خودکشی کر سکتے ہیں؟"""" وہ بہت سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

ہر گز نہیں۔"وہ پھر چلائی تھی۔باغ میں دور بیٹھے چند ایک لوگوں نے چونک کر اسے دیکھا"۔

میرے پاپا کبھی خودکشی نہیں کر سکتے۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسا سوال کرنے کی۔"""" وہ غرائی تھی۔"اور بند کرو مجھ سے یہ سوال پوچھنا۔"اس کا وجود انگاروں کی زد میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ہے۔ مگر ایک آخری سوال کا جواب دے دو۔" ہادیہ نے کھڑے ہوتے ہوئے تحمل "
۔سے کہا

"؟تمہاری مدر کہاں ہیں"

وہ سلگتی نظروں سے ہادیہ کو دیکھتی رہی تھی۔اس کا وجود دھڑا دھڑ جلنے لگا تھا۔آنکھیں لہو رنگ
۔۔ہو رہی تھیں۔ تنفس تیز ہو رہا تھا

۔تم کیوں جاننا چاہتی ہو؟" وہ بری طرح مشتعل ہو کر چلائی تھی"

کیونکہ یہ ضروری ہے۔تم آج جس حال میں ہو اس کا ذمہ دار صرف اور صرف تمہارے باپ "
کا قاتل ہے۔تم اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتی کہ کسی نے تمہارے باپ کو بے دردی سے
قتل کیا ہے۔تم جاننا نہیں چاہو گی کہ کون ہے وہ شخص جس نے تم سے تمہارا باپ چھینا ہے؟"
۔ہادیہ کی آواز ٹھری ہوئی تھی مگر انداز تیز تھا

"۔بتائو مجھے صوفیہ۔تم جو کچھ بھی جانتی ہو مجھے سب بتا دو"

۔تم کیا کر لو گی جان کر؟" اس کی آنکھوں میں عجیب سا برفیلا تاثر تھا"

"۔میں اس کیس کو تمہاری کہانی جانے بغیر پروسیڈ نہیں کر سکتی"

۔کیس؟" وہ بے ساختہ چونک گئی تھی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں۔۔۔میں تمہارے لیے سکندر انکل کا کیس دوبارہ کھولنا چاہتی ہوں۔تاکہ تمہارے باپ" کے قتل اور تمہاری ماں کی گمشدگی کا پتہ چل سکے اور حقائق سامنے آئیں۔"وہ سنجیدگی سے اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی۔

"۔۔۔چھ سال پہلے ہوا تھا یہ سب کچھ۔کیا اب تک"

صوفیہ۔۔۔"ہادیہ نے اسے کندھوں سے تھاما تھا۔"سکندر انکل کا کیس ان کے قتل کے اگلے" روز ہی ناکافی شواہد، گواہوں اور ثبوت کی بنا پر بند کر دیا گیا تھا۔انفیکٹ۔۔۔"وہ بولتے بولتے ہچکچا کر رک گئی۔۔

۔بولو آگے؟"صوفیہ بے چینی سے چلائی"

انفیکٹ تمہاری مدر پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے سکندر عالم کو چیٹ کیا تھا اور انہیں پتہ چل" گیا تھا۔تمہاری مدر اس رات گھر سے بھاگ گئیں اور تمہارے پاپا نے خود کو شوٹ کر لیا۔۔۔"

۔وہ سن رہ گئی تھی۔۔اسے یقین نہیں آیا۔اسے لگا اس کی سماعتیں پتھرا جائیں گی

جھوٹ۔۔۔جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔بکواس ہے یہ سب۔۔۔"اس کی آواز رندھ گئی تھی۔"

"ایسا نہیں ہے۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا ہادیہ۔۔۔"اس کا وجود کپکپانے لگا تھا۔اگر ہادیہ نے اسے ۔۔۔نا تھاما ہوتا تو شاید وہ گر جاتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں جانتی ہوں۔ حقیقت کیا ہے یہ صرف تم ہی بتا سکتی ہو۔میں تمہیں فورس نہیں کروں گی۔" میں جانتی ہوں تم مجھے خود بتادو گی۔میں انتظار کروں گی۔"ہادیہ نرمی سے بول رہی تھی۔وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

اب میرے ساتھ چلو۔"ہادیہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا"۔

"۔۔۔تم پاپا کا کیس کیسے"

میں نے لاء کیا ہے صوفیہ۔میں قانون پڑھ کر آئی ہوں۔میں تمہارے لیے لڑوں گی۔"وہ" ہولے سے مسکرائی تھی۔

یہاں قانون کوڑیوں کے بھاؤ بکتا ہے۔"اس کا انداز طنزیہ تھا۔" یہاں انصاف نہیں ملتا۔یہاں" درندے سرعام گھومتے ہیں۔کوئی پوچھنے والا نہیں۔پھر قتل تو معمولی سی بات ہے۔"

تو پھر میری ایک بات یاد رکھو صوفیہ۔۔۔"ہادیہ نے ٹھہر ٹھہر کر بولنا شروع کیا۔"انصاف ہوتا ہے۔ضرور ہوتا ہے۔خدا کے ہاں سے انصاف ضرور ملتا ہے۔کسی انسان کو اس نے یہ حق نہیں دیا کہ وہ ناحق خون بہائے۔کسی انسان کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو مینٹلی یا فزیکلی ٹارچر کرے۔"وہ بہت غور سے اسے سن رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان۔"وہ بہت سنجیدگی سے اسے سمجھا رہی تھی۔"تم کہہ رہی ہو یہاں انصاف نہیں ملتا۔تو پھر ہم انتقام لیں گے۔بدلہ۔۔۔ہر اس تکلیف کا بدلہ جو تم نے سہی ہے۔اور صرف تم ہی جانتی ہو کہ تمہیں تکلیف پہنچانے والا ہاتھ کس کا ہے۔کیا تم اپنی طرف بڑھنے والے اس ہاتھ کو توڑنا نہیں چاہو گی جس نے تمہاری شخصیت مسخ کر ڈالی ہے؟"

وہ منجمد رہ گئی تھی۔کتنے ہی پل وہ کچھ بول نہیں پائی تھی۔پھر بہت آہستگی سے اس نے سر کو جنبش دی تھی۔

"کیا تمہیں اپنی جنگ لڑنی ہے، صوفیہ؟"

وہ زرد روشن چہرے والی اس لڑکی کی آنکھوں کو دیکھتی رہی تھی جو بہت امید سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں۔۔۔"اس نے ٹھہر ٹھہر کر سر ہلایا تھا"۔

"مگر تمہیں مجھ سے ہمدردی کیوں ہے؟ تم میری اتنی پرواہ کیوں کر رہی ہو؟"

پتہ نہیں صوفیہ۔"ہادیہ نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔"مجھے تم سے انسیت سی ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے درمیان کوئی بے نام سا رشتہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔۔۔مگر تم"

لیڈیز۔۔۔"حدید کی تیز آواز پر اس کے کھلے لب بند ہو گئے تھے۔وہ بھاگتا ہوا آرہا تھا۔"اب چلیں؟میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں۔"وہ پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ سینے پر ہاتھ رکھ کر ۔مصنوعی خفگی سے بول رہا تھا

"؟ہاں۔۔۔چلو۔"ہادیہ نے سر ہلایا تھا۔"ویسے تم کہاں گئے تھے"

یہیں تھا۔بادشاہ کے دربار میں حاضری لگوانے گیا تھا۔"وہ مسکرایا اور اپنے بالوں میں انگلیاں ۔پھیر کر پیچھے کیا۔اس کے بال ہلکے ہلکے گیلے تھے۔وہ شاہی مسجد میں نماز پڑھ کر آرہا تھا

ویل۔۔۔ویل۔۔۔۔"ہادیہ سمجھ کر مسکرائی تھی۔"چلو اب۔۔۔"حدید نے بغیر کچھ کہے ۔قدم اٹھائے تھے اور اس کے پیچھے وہ دونوں بھی روش پر چلتی گئی تھیں

www.novelsclubb.com

گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر ہادیہ بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تھی اور اپنے پرس سے کچھ ڈھونڈ رہی ۔تھی۔صوفیہ دوسری جانب دروازے کے پاس خاموشی سے کھڑی رہی تھی

آپ پیچھے بیٹھیں گی پرنسز؟میں ڈرائیور نہیں ہوں۔"حدید نے کچھ خفگی سے اسے بیک سیٹ" ۔کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے دیکھا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خاموشی سے گھوم کر فرنٹ سیٹ کی طرف آئی تھی مگر اندر بیٹھنے کی بجائے بس دروازے کے پاس کھڑی رہی اور سینے پر بازو لپیٹ لیے۔

"کیا ہوا؟" ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے بیٹھتے حدید چونکا پھر گاڑی سے باہر نکلا۔

"اوپن اٹ فارمی۔" سینے پر بازو لپیٹے وہ بڑی سنجیدگی سے تحکم آمیز لہجے میں بولی تھی۔ وہ گلاسز آنکھوں سے اتار کر شاکڈ سا اسے دیکھتا رہا پھر بے ساختہ ہنس دیا۔ گھوم کر اس کی طرف آیا، آگے بڑھ کر، زرا سا سر کو خم دے کر جھکتے ہوئے اس کے لیے کار کا دروازہ کھولا۔ "یور ہائی نیس۔۔۔"

وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ حدید نے دروازہ بند کیا۔ پھر گھوم کر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا تھا۔

"سیٹ بیلٹ بھی میں باندھ دوں؟" گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے مسکراہٹ چھپا کر بظاہر سنجیدگی سے کہا۔ وہ جواب دیے بنا رخ پھیر کر خفگی سے بیٹھ گئی تھی۔

"کاش وقت نے ان پر رحم کیا ہوتا۔" ہادیہ نے نفی میں سر ہلا کر پُر ملال انداز میں مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

____

رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا۔

اندھیرا گہرا ہو چکا تھا۔آسمان پر چودھویں کا چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔لان میں لگے پودے اور درخت چاند کی دودھیا روشنی میں نہا گئے تھے۔

وہیں ایک کونے میں درخت کے نیچے کوئی لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔اس کے لمبے بے حد سیاہ اور گھنے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔لان میں لگا لیمپ روشن تھا۔وہ اس کی مدھم زرد سی روشنی میں کسی کتاب پر جھکی کچھ پڑھنے میں مگن تھی۔اس کے صبیح روشن چہرے سے ہوائیں ٹکرا کر پلٹتیں اور پشت پر پھیلی زلفوں سے شرارت کرتیں تو اس کے بال چہرے کے اطراف میں بکھر جاتے۔وہ بار بار اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی اور پھر پڑھنے میں مگن ہو جاتی۔اسے اس عالم میں بیٹھے اب کافی وقت بیت گیا تھا۔اس نے کتاب الٹی کر کے سینے پر رکھ لی اور درخت کے ساتھ پشت ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔

آنکھیں موندتے ہی اس کے تصور میں کسی کا چہرہ لہرایا تھا۔اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول لیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ ڈر کر روئیں گی تو لوگ آپ کو چپ کروانے نہیں آئیں گے۔"اسے اپنی سماعتوں میں یہ آواز بازگشت بن کر گونجتی سنائی دی تھی۔اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر وہ اس آواز کو خاموش نہیں کرواسکتی تھی۔یہ آواز اندر سے آرہی تھی۔بہت اندر سے۔۔۔دل کے اندر سے۔اور دل کو بھلا کون خاموش کروا پایا ہے؟

نور صباح۔۔۔"اسے اس کا انداز یاد آیا تھا۔اس نے اس کا نام کس قدر نرمی سے لیا تھا۔وہ کتنا" اچھا بولتا تھا۔

اس نے تھک کر سر پیچھے گرا لیا۔آنکھیں بند کرتے ہی اس کا چہرہ پھر آنکھوں کے سامنے آنے لگا تھا۔اس کے ساتھ ہونے والی پہلی ملاقات،پہلی گفتگو ذہن کی سکرین پر ری پلے ہونے لگی تھی۔

آپ ڈر کر زندگی نہیں گزار سکتیں۔اپنے خوف سے لڑیں۔آپ کا خوف آپ کی جان لے" "لے گا۔آپ اسے صرف مضبوط قوت ارادی سے مات دے سکتی ہیں۔

وہ بے بسی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھے اس آواز کو خاموش کروانے کی سعی کرنے لگی تھی۔

نہیں نہیں۔"اس نے آنکھیں کھول دیں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نور صباح مت دیکھو خواب۔"اس نے خود کو ڈپٹا۔"جاگتی آنکھوں سے دیکھے گئے خواب ٹوٹے ہوئے کانچ بن کر روح کو زخمی کرتے ہیں۔"وہ یہ بات اچھی طرح جانتی تھی۔

"مگر۔۔۔مگر یہ آنکھیں۔یہ اسی شخص کا تصور کیوں کر رہی ہیں۔اس شخص کا چہرہ میرے ذہن سے نکل کیوں نہیں رہا۔میں کیوں بار بار اسے سوچ رہی ہوں۔مجھے اسے نہیں سوچنا چاہیے۔ مجھے۔۔۔"وہ خود کو بار بار تاویلیں دے رہی تھی، سمجھا رہی تھی۔مگر دل مضطرب ہو رہا تھا۔ بے چینی بڑھنے لگی تھی۔

"وہ صرف ایک اچھا انسان ہے اور بس۔۔۔"اس نے خود کو پھر سمجھایا مگر دل نہیں سمجھا دل صرف ٹھوکر کی زبان سمجھتا ہے۔"وہ ٹھوکر نہیں کھانا چاہتی تھی۔وہ حقیقت میں جینے والی لڑکی تھی۔اسے معلوم تھا کہ خوابوں کی تعبیر کتنی بھیانک ہوتی ہے۔

"نورے۔۔۔نور صباح۔۔۔"وہ اپنے خیالوں میں گم تھی کہ اپنے قریب سے آتی آواز پر ایک دم ڈر کر ہوش میں آئی۔اپنے باپ کو اپنے سر پر کھڑے دیکھ کر وہ بے ساختہ چونک کر کھڑی ہوئی اور گھبرا کر سر پر دوپٹہ لیا۔

"۔۔۔جج۔۔۔جی ابا"

www.novelsclubb.com

کب سے آوازیں دے رہا ہوں۔ سن کیوں نہیں رہی تھی؟"اس کے باپ نے کچھ خفگی سے" ۔اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا

وہ۔۔۔میں پڑھ رہی تھی۔"اس نے لب کاٹتے ہوئے وضاحت دی تھی۔"۔۔۔پڑھتے" "۔ہوئے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا

اپنے ارد گرد اور وقت کا احساس رکھا کرو۔"قدرے ناصحانہ انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے" اس نے کہا تھا۔"اور کوارٹر میں جا کر پڑھا کرو۔یوں، یہاں وہاں نا بیٹھ جایا کرو۔ویسے بھی "۔صاحب آنے والے ہیں

اچھا ابا۔۔۔"اس نے فرمانبرداری سے کہا اور درخت کے تنے کے قریب پڑی کتاب اٹھالی۔" "۔"آئندہ خیال رکھوں گی

چلو اب اندر چل کر۔۔۔"اس کے باپ کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔ہارن کی تیز آواز پر وہ" ۔دونوں ہی چونکے تھے۔چوکیدار نے گیٹ کھول دیا تھا

گاڑی کا دروازہ کھول کر حدید باہر نکلا تھا۔اس کے ساتھ ہی ایک لڑکی جدید تراش خراش کا سوٹ پہنے گاڑی سے نکلی تھی اور ہائی پیلز کے ساتھ ٹک ٹک کرتی ہوئی پورچ میں آ کھڑی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے تیز تیز کچھ بول رہی تھی۔حدید اس کی کسی بات پر ہنس رہا تھا۔وہ اسے جانتی نہیں تھی۔شاید وہ اس کی دوست تھی۔ان دونوں کی بے تکلفی سے تو یہی ثابت ہوتا تھا۔

"ائیں پرنسز۔۔۔۔"حدید نے اب گاڑی کی پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔اس کے ساتھ ہی گاڑی سے ایک چہرہ برآمد ہوا تھا۔وہ دیکھنے میں سولہ سترہ سال کی لگتی تھی۔زرد چہرہ،الجھے بکھرے بال اور سرخ ہوتی متورم آنکھیں۔

عجیب سا حزن تھا اس کے چہرے پر۔

وہ اس چہرے سے نظریں نہیں پھیر سکی تھی۔شاید اس لیے کہ حدید کی نظریں بھی اسی مرجھائے ہوئے گلاب پر مرکوز تھیں۔اور اس کا "یوں" دیکھنا اس کے پیچھے کھڑے نیلی آنکھوں والے بوڑھے نے بھی دیکھا تھا۔اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتا ہوا وہ خود بھی اب تک اپنی جگہ ساکن کھڑا تھا۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس چہرے کو جانتا ہے۔اسے پہچانتا ہے۔وہ اپنے آپ کی نفی کرنا چاہتا تھا۔شدت سے نفی کرنا چاہتا تھا۔

یہ وہ نہیں تھی۔

یہ وہ نہیں ہو سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اسے اپنا سانس سینے میں کہیں گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

ارے آپ یہاں۔۔۔ممی کدھر ہیں؟" وہ لان میں ہی آگیا تھا۔اور اس کے پیچھے وہی زرد "
۔چہرے والا وجود تھا جس کا ہاتھ دوسری لڑکی کے ہاتھ میں تھا

وہ۔۔۔وہ گھر پر نہیں ہیں۔" بہت مشکل سے اپنے خشک ہوتے لبوں پر اس نے زبان پھیری "
۔تھی۔آواز جیسے حلق میں ہی پھنس گئی تھی

اچھا چلیں ایسا کریں کھانا لگا دیں۔بہت بھوک لگی ہے۔ہادیہ تم اسے اپنے کپڑے دو چینج "
کرنے کے لیے۔فریش ہو کر پھر کھانا کھاتے ہیں۔" وہ اب پیچھے مڑ کر اس لڑکی سے مخاطب ہوا
۔تھا جو سر اثبات میں ہلا رہی تھی

اور۔۔۔" وہ بولتے بولتے جیسے چونکا۔"میں آپ کو بتانا بھول گیا۔یہ میری فرینڈ ہے "
ہادیہ۔۔۔یہ کچھ عرصہ یہیں رہیں گی۔" وہ اپنے دائیں طرف کھڑی خوبصورت سی لڑکی کا
۔تعارف کروا رہا تھا

میرا اندازہ درست تھا۔" اپنے باپ کے پیچھے کھڑی نور صباح بڑبڑائی تھی۔" مگر وہ صرف "
"؟دوست ہی تو ہے۔۔۔بس دوست۔" دل عجیب سا ہوا تھا۔" حدید کی دوست

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور یہ۔۔۔" حدید نے مڑ کر اس لمبے بالوں والی لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو اس وقت سنجید گی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ صوفیہ سکندر ہے۔" نیلی آنکھوں والے بوڑھے کو سانس نہیں آیا تھا۔" اور صوفیہ۔۔۔ یہ تان سین ہے۔۔۔ ہمارا خانساماں۔۔۔۔" وہ اب اس کا تعارف کروا رہا تھا۔" اور یہ ان کی بیٹی نور صباح۔۔۔"

تان سین۔۔۔" اس کے لب بے آواز ہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ہلک جھپکے بنا" جھریوں زدہ چہرے والے اس بوڑھے کو دیکھتی رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔

چلو صوفیہ۔۔۔" ہادیہ نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اندر لے جانا چاہا مگر اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حدید" اور ہادیہ نے چونک کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وہ بہت آہستگی سے قدم اٹھا رہی تھی۔

اس کا ہر ایک آگے بڑھتا ہوا قدم اسے پیچھے لے جا رہا تھا۔

وہ ماضی میں جا رہی تھی۔۔۔ وہ رات۔۔۔ وہ بھیانک رات کسی فلم کی مانند اس کے ذہن میں چلنے لگی تھی۔

"صاحب مر چکے ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اس کے قدموں میں لرزش پیدا ہو رہی تھی

"۔تمہارا باپ مر چکا ہے۔۔۔۔ہوش میں آئو"

۔وہ اس وقت کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی

وہ لوگ آتے ہی ہوں گے۔تمہاری جان کو خطرہ ہے۔وہ یہاں آئیں گے۔تمہارے پیچھے آئیں"
"۔گے۔تمہیں یہاں سے جانا ہو گا

۔وہ ہمت کرتی اپنے قدموں کو آگے بڑھا رہی تھی

"۔تمہیں یہاں سے جانا ہو گا۔وقت ضائع مت کرو

۔اس کے قدم بار بار لڑکھڑا رہے تھے

حقیقت کی دنیا میں قدم رکھو۔۔یہاں کوئی جادو کی چھڑی نہیں ملتی۔یہاں کچھ بھی خود"
"۔ٹھیک نہیں ہوتا۔۔۔کرنا پڑتا ہے۔بقا کی جنگ لڑنی پڑتی ہے۔خود کو بچانا پڑتا ہے

۔اور وہ یکدم لڑکھڑا کر گری تھی

وہ خود کو بچا نہیں پائی تھی۔وہ خود کو کبھی نہیں بچا پائی تھی۔وہ موت سے جیت آئی تھی۔مگر وہ
۔خود کو ہار آئی تھی

"؟کیا تم نہیں کہتے تھے کہ شہزادی کو بچانے کے لیے ہمیشہ ایک شہزادہ آتا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔حدید بھاگ کر اس کی طرف آیا تھا۔اسے ہاتھ سے تھام کر سہارا دے کر کھڑا کیا تھا

میں غلط نہیں کہتا تھا۔۔مگر کیا تم نے سنا نہیں کہ شہزادے "فیئری ٹیلز" میں آتے ہیں؟ کیا"

"؟تم بھول گئیں کہ یہ حقیقت کی دنیا ہے

۔ہاں! اس نے ٹھیک کہا تھا۔یہ حقیقت کی دنیا تھی۔یہاں کوئی کسی کو بچانے نہیں آتا

۔اس نے اپنا ہاتھ حدید کے ہاتھ سے کھینچ لیا

"۔بھاگ جائو۔۔۔۔بھاگ جائو یہاں سے"

۔وہ اپنے قدموں پر پھر سے کھڑی تھی۔اب وہ آگے بڑھ رہی تھی

"؟کیا شہزادیاں بھی بھاگتی ہیں اپنے محل سے"

۔ہر ایک بڑھتے قدم کے ساتھ ماضی کے جملے بازگشت بن کر اس کے دماغ میں گونج رہے تھے

"۔ہاں۔۔شہزادیاں تاج اور تخت کی کشمکشِ کا حاصل ہوتی ہیں"

۔آوازیں۔۔۔۔بے تحاشہ آوازیں۔۔۔اس کی سماعتیں پھٹنے کو تھیں

"۔اپنی جان بچانے کے لیے بعض دفعہ بھاگنا پڑتا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اپنے ذہن سے سب کچھ جھٹکنے کی کوشش کی تھی۔اس نے اپنے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تھا۔

"خود کو بچائو اور بھاگ جائو۔"

اسے اس کے گھر سے دربدر کر دینے والا شخص اس کے سامنے تھا۔

"سنو۔۔۔خود کو بچانا۔۔۔اور کبھی واپس مت پلٹنا۔"

مگر وہ واپس پلٹ آئی تھی۔۔۔۔تقدیر اسے پھر واپس کھینچ لائی تھی۔

وہ چلتی ہوئی ٹھہر گئی تھی۔وہ اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔اس کی آنکھوں میں سرد پن اور بلا کی وحشت تھی۔

تان سین۔"اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی تھی۔اور لب زہر خند انداز میں مسکرائے تھے۔"

گناہ دفن کرنے سے مٹ نہیں جایا کرتے۔"تان سین کو اپنا ہی کہا ہوا جملہ بے ساختہ یاد آیا تھا۔

"ماضی کبھی ہمیشہ دفن نہیں رہتا۔یہ ایک نا ایک دن آپ کے سامنے ضرور آتا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا ماضی اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔پہلے وہ ہمیشہ ایک بری یاد تھی جو اس کی یادداشتوں میں محفوظ تھی۔اب وہ ایک حقیقت تھی۔ایک زندہ حقیقت۔اور بھلا حقیقت سے فرار حاصل کرنا بھی ممکن ہوتا ہے؟

صص۔۔صو۔۔۔صوفیہ۔۔۔"تان سین کے حلق میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔اس" کے ہاتھ کانپے تھے۔قدموں میں لرزش پیدا ہوئی تھی۔آنکھیں خوف اور وحشت سے بڑی ہوئی تھیں۔

تت۔۔۔تم واپس کیوں آئی ہو؟"کپکپاتے لبوں سے وہ وحشت ناک انداز میں بولا تھا۔آواز" اتنی مدہم تھی کہ صرف وہی سن پائی تھی۔

شہزادی کو واپس پلٹ کر اپنے محل میں ہی آنا ہوتا ہے۔"پر تپش نظروں سے اسے دیکھتی" ہوئی وہ دھیمی آواز رکھ کر جتانے والے انداز میں بولی تھی۔۔

تمہیں واپس نہیں آنا چاہیے تھا۔"تان سین نے خوفزدہ انداز میں کہا تھا"۔

میں واپس آگئی ہوں۔"اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔"اور یہ مت بھولنا کہ مجھے اس حال تک" پہنچانے والا ہاتھ تمہارا بھی ہے۔"اس کے سرد لہجے نے تان سین کے رگ وپے میں ایک خوف کی لہر دوڑا دی تھی۔

اس کی سرد آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔اس سے پہلے کہ تان سین اسے کچھ کہتا یا مزید بولنے سے روکتا وہ واپس مڑی، حدید اور ہادیہ کو دیکھا۔

"میں پاستہ کھائوں گی۔"

ہاں کیوں نہیں۔آپ بنادیں گے؟" حدید نے خوشگواری سے اسے دیکھا پھر تان سین سے "پوچھا۔

مم۔۔۔میں بنادیتا ہوں۔"تان سین نے زور زور سے سر ہلایا اور حدید کو جواب دیا مگر اس کی "نگاہیں ابھی تک صوفیہ کے چہرے پر جمی تھیں جو اسے کاٹ دار نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

اوکے چلو اندر چلتے ہیں۔" حدید نے کہا تھا۔وہ اس پر ایک قہر آمیز نظر ڈالتی حدید کے پیچھے اندر "بڑھ گئی تھی۔

بے جان ہوتے وجود اور شل قدموں کے ساتھ چلتا ہوا تان سین بھی اندر آگیا تھا۔نور صباح وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔

بالکل ساکت اور جامد۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم چینج کرلو۔" وہ ہادیہ کے روم میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے وجود پر ابھی بھی ہاسپٹل" والا گائون تھا۔ہادیہ نے سوٹ کیس سے اپنا ایک سوٹ نکال کر اسے تھمایا تھا۔اس نے بنا کچھ ۔کہے اس کے ہاتھ سے کپڑے لیے اور کھڑی ہو گئ

اس طرف ہے واش روم۔" بیڈ روم کے ساتھ دروازہ کھول کر اس نے اسے راستہ دکھایا۔وہ" سلیپر گھسیٹتے ہوئے واش روم میں چلی گئ تھی۔ہادیہ تب تک فون چارجنگ پر لگا کر صوفے پر نیم دراز ہو گئی اور ٹیبل پر پڑے کسی میگزین کی ورق گردانی کرنے لگی تھی۔ کوئی بیس منٹ بعد وہ شاور لے کر واش روم سے نکلی تھی۔اس کے گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ہادیہ نے چونک ۔کر اسے دیکھا پھر میگزین ٹیبل پر رکھ دیا

آئو میں تمہارے بالوں میں برش کر دوں۔" اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے سنگھار میز کے سامنے" پڑی کرسی پر بٹھایا تھا۔وہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھنے لگی تھی۔اس کے پیچھے کھڑی ۔ہادیہ نرمی سے اس کے بال سلجھا رہی تھی

ماما میرے بال ایسے ہی برش کیا کرتی تھیں۔" آیینے میں نظر ائتے عکس کو دیکھتے ہوئے بے" ۔ساختہ اس کے لبوں سے نکلا تھا پھر ایک دم سے احساس ہونے پر لب بھنیچ لیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا۔۔۔"ہادیہ مسکرائی۔"اب سے یہ کام میں کر دیا کروں گی۔" جیسے اسے مسئلہ کا حل بتایا" تھا پھر بغور اس کے چہرے کو آئینے میں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔"اپنے دل میں صرف بری یادوں کو جگہ مت دو۔ماضی میں اچھی یادیں بھی ہوتی ہیں صوفیہ۔ان یادوں کو مٹنے مت دو۔اپنی زندگی کے اچھے وقت کو دوسروں کے ساتھ شئیر کرو۔تم اچھا فیل کرو گی۔اگر کوئی ایک شخص زندگی سے چلا جاتا ہے تو اس سے بہتر ریپلیسمینٹ خدا کی طرف سے ضرور ملتا ۔ہے"

لوگ ریپلیس ہو سکتے ہیں ہادیہ۔ان کی جگہ نہیں،ان کے لیے جو جذبات ہوتے ہیں ان کا" ۔متبادل نہیں ہوتا۔"اس نے بس سوچا تھا مگر کہا کچھ نہیں

لو ہو گئے۔۔۔"اس کے بال سیدھے ہو چکے تھے مگر ابھی بھی نم تھے۔ہادیہ نے انہیں اس" ۔کی پشت پر کھلا چھوڑ دیا پھر برش ٹیبل پر رکھ کر پیچھے ہٹ گئی

چلو اب نیچے چلتے ہیں۔میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"ہادیہ کا واقعی بھوک سے برا حال تھا۔" ۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا پھر کچھ یاد آنے پر چونکی

تم یہاں کیوں رہ رہی ہو؟"اسے یہ بات خاصی عجیب لگی تھی۔وہ بھلا حدید کے گھر کیوں رہ" ۔رہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔تو اور کہاں رہوں؟" وہ کچھ جھنجھلا کر دکھ سے بولی تھی"

"۔۔۔تمہارے ڈیڈ"

۔میرے کوئی ڈیڈ نہیں ہیں۔" ہادیہ نے فوراً اس کی بات کاٹ دی"

یزدانی صاحب نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔انہوں نے مجھے۔۔۔یعنی اپنی اکلوتی اولاد نرینہ " کو اپنی تمام تر جائیداد سے عاق کر کے میری حق تلفی کی ہے۔مجھے بے گھر کر کے وہ۔۔۔" وہ بولنا شروع ہوئی تو پھر بولتی ہی چلی گئی تھی اور اسے شروع سے اپنی داستان سناتی ہوئی نیچے کی طرف ۔بڑھ گئی تھی

"؟اوہ۔۔۔" صوفیہ نے قدرے سنجیدگی سے کہا۔" مگر اس سب کی وجہ کیا ہے"

۔بس ہے وجہ۔" ہادیہ نے ٹالنے والے انداز میں کہا"

"؟اور تمہاری مام"

وہ۔۔۔انہوں نے فی الحال میری کوئی خیر خبر نہیں لی۔۔۔خیر یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔"" ہادیہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا اور سیڑھیاں اترنے لگی تھی۔" اکلوتی، بے کار، ماں باپ کی نافرمان اولاد ہوں۔۔۔یہی سب ڈیزرو کرتی ہوں۔" وہ جھلائے ہوئے انداز میں اونچا اونچا بول ۔رہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارے ڈیڈ اب بھی ویسے ہی ہیں۔"صوفیہ نے تبصرہ کیا۔وہ دونوں آخری زینے پر کھڑی تھیں۔

"ہاں۔۔۔وہ ویسے ہی ہیں۔وہ نہیں بدلے۔کچھ لوگ کبھی نہیں بدلتے۔"ہادیہ نے قدرے تاسف سے گہرا سانس لیا تھا۔"انہیں کبھی نا کبھی تو احساس ہو ہی جائے گا کہ۔۔۔"ہادیہ نے بات اُدھوری چھوڑ دی تھی۔حدید ان دونوں کی طرف ہی آرہا تھا۔

"کب سے ویٹ کر رہا ہوں۔"وہ خفا سا بولا تھا قریب آکر۔اس وقت وہ رف سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں تھا۔بال پونی میں بندھے ہوئے تھے۔

"بس ہم آ ہی رہے تھے۔"ہادیہ خجل سی ہو کر بولی تھی۔پھر وہ دونوں اس کے ہمراہ ڈائننگ روم کی طرف بڑھ گئی تھیں۔

ہادیہ کرسی کھینچ کر فوراً بیٹھ گئی تھی۔حدید ابھی بیٹھنے ہی لگا تھا مگر صوفیہ کو وہیں کھڑے دیکھ کر شرارت سے مسکرایا اور کھڑا ہوا۔اس کے لیے اپنے دائیں طرف ہادیہ کے سامنے والی چیئر کھینچی۔وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی۔

"یور ہائی نیس۔۔۔ٹیک یور سیٹ۔"وہ نخوت سے سر جھٹکتی بیٹھ گئی تھی۔حدید نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرنسز ٹریٹمنٹ، ہاں؟" چاول اپنی پلیٹ میں نکالتے ہوئے ہادیہ نے شرارت بھری مسکراہٹ "
کے ساتھ حدید کو دیکھا۔

"Anything for Princess."

حدید نے بے ساختہ جواب دیا تھا۔

یہ تم مجھے پرنسز کہنا بند کرو۔" وہ ناگواری سے چیخ کر بولی تھی"

اوکے پرنسز۔" حدید کے جواب پر جہاں صوفیہ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوا تھا وہیں ہادیہ کا قہقہہ "
بے ساختہ تھا۔

کھانا کھاؤ صوفیہ۔" ہادیہ نے اس کے غصہ کو یکسر نظر انداز کیا"

میں ڈال دوں؟" وہ پاستہ اپنی پلیٹ میں ڈالنے کا سوچ رہی تھی کہ حدید نے جیسے اس کی سوچ "
پڑھ لی۔

ہاں کیوں نہیں۔" وہ سلگ کر بولی تھی۔" مجھے کھلا بھی دو تم۔" غصیلے انداز میں کہتے ہوئے "
اس نے حدید کو گھورا جو محظوظ ہوتے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

اوکے سوری۔" حدید نے مسکراہٹ دبا کر سرنڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ اٹھائے۔ "

"کمفرٹیبل ہو کر کھائیں آپ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے حدید کو نظر انداز کیا اور چپ چاپ کھانا کھانے لگی تھی۔ کھانا اچھا بنا تھا۔ اسے ذائقہ بہت مانوس سا محسوس ہوا تھا۔ وہ بچپن سے اسی ذائقہ کو چکھتی آئی تھی۔ وہ تان سین کے ہاتھ کا بنا کھانا تھا۔ اس کی ماں کے علاوہ دوسرا شخص تان سین تھا جس کے ہاتھ کا بنا کھانا اس نے بچپن سے کھایا تھا۔ وہ کھانے کے اس ذائقے کو نہیں بھول سکتی تھی۔

پاستے کا چمچ منہ میں رکھتے ہوئے اسے کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ کھانا نہیں تھا۔۔۔ وہ ذائقہ تھا، اور اس سے جڑی یادیں تھی۔ اس کی زندگی کی خوبصورت یادیں۔ اس کا گھر، ڈائننگ ٹیبل۔۔۔ اس کے پاپا، ماما اور وہ۔ کھانا کھاتے ہوئے، مسکرا کر بولتے ہوئے تین لوگ۔۔۔ ایک پرفیکٹ ہیپی فیملی!

صوفیہ۔۔۔ آر یو اوکے؟" حدید نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ اس وقت یہاں موجود نہیں" تھی۔ وہ یہاں موجود ہو کر بھی موجود نہیں تھی۔

صوفیہ۔۔۔" حدید نے اسے دربارہ پکارا"۔

ہہ۔۔۔ ہاں؟" وہ چونک کر ہوش میں آئی تھی اور خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی" تھی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی ویرانیت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھانا کھائیں۔" حدید نے اس کی ذہنی کیفیت سمجھ کر اس کی توجہ کھانے کی طرف مبذدل کروائی۔

"کھا رہی ہوں۔"

صوفیہ نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا پلان ہے آگے ؟" حدید اور ہادیہ اب اپنی گفتگو شروع کر چکے تھے۔وہ خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے خور کو یکسر انجان ظاہر کرتے ہوئے انہیں سن رہی تھی۔

"پتہ نہیں یار۔۔۔" ہادیہ نے شانے اچکا کر کہا۔" کوئی پلان نہیں ہے۔تم کرو پلان۔کوئی آئیڈیا دو۔"

"میں کوئی آئیڈیا نہیں دوں گا۔تم ریجیکٹ کر دو گی۔" حدید نے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا۔

"نہیں کرتی۔" وہ برامان کر بولی تھی۔" مجھے کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔مگر فی الحال تو میں کھانا کھا کے ریسٹ کروں گی۔" حدید نے افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"۔۔۔تمہارے پیرنٹس نے"

"دیکھو یہ باتیں مت پوچھنا۔اب کوئی پیرنٹس نہیں ہیں میرے۔" ہاتھ اٹھا کر بیچ میں ہی اسے ٹوک دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔مطلب سارے رشتے توڑ آئی ہو؟" حدید نے مسکراہٹ دبا کر استفسار کیا"

ہاں۔۔۔" چاول منہ میں بھرے وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔ "ڈیڈ نے مجھے ڈس اون کر دیا"

ہے۔اب میں ان کی بیٹی نہیں ہوں ناہی وہ میرے۔۔۔۔باپ لگتے ہیں۔" اسے آخری جملہ ادا

کرتے ہوئے عجیب سی تکلیف کا احساس ہوا تھا۔نامعلوم کیوں۔۔۔۔شاید مرچی زیادہ تھی۔

اسے جلن ہونے لگی تھی۔آنکھوں میں پانی سا بھرنے لگا تھا۔اس نے فوراپانی کا گلاس لبوں سے

۔لگایا تھا

کھانا اچھا ہے۔" خود کو کمپوز کرتی ہوئی وہ بظاہر لاپرواہ نظر آرہی تھی۔ "شاید بہت عرصہ بعد"

پاکستانی کھانا کھا رہی ہوں۔اس لیے مرچیں لگ رہی ہیں۔" ٹیشو سے آنکھیں اور ناک رگڑتے

۔ہوئے وہ خود ہی وضاحت دے رہی تھی

کرب چہرے پر آنسوئوں کی لکیر بن کر بہہ جاتا ہے اور درد چہرے پر ٹھہر جاتا ہے۔" صوفیہ نے"

۔اس کی نم پلکوں کو دیکھتے ہوئے اس پل سوچا تھا

۔اچھا۔۔۔تو اب تمہارا کیا ہو گا؟" صوفیہ نے اس سارے میں پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا تھا"

آئی ڈونٹ نو۔۔۔لیٹس سی۔" مسکراہٹ کے ساتھ نرمی سے اسے جواب دے کر وہ دوبارہ"

۔کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔کیا تمہارے پاس پیسے ہیں؟"صوفیہ کے سوال پر ہادیہ حیران ہوئی تھی"

"پیسے؟"

ہاں۔۔۔"صوفیہ نے اس کی حیرانی نظر انداز کی۔"سروائیول کے لیے ڈگری سے زیادہ پیسے ضروری ہوتے ہیں۔"

۔تو میں ڈگری لے آئی ہوں۔پیسے بھی کمالوں گی تم دیکھنا۔"ہادیہ کے حوصلے بلند تھے"

۔کیسے کماؤ گی؟"صوفیہ نے قدرے تیز لہجے میں پوچھا"

"پتہ نہیں۔"ہادیہ خود سوچ میں پڑ گئی تھی۔"تم بتاؤ حدید۔۔۔میں پیسے کیسے کماؤں گی؟"

پیسے کمانے کے لیے بھی پیسے چاہیے ہوتے ہیں۔یو نو بزنس کے لیے بھی انویسٹمنٹ ضروری ہوتی ہے۔"حدید کے جواب پر ہادیہ نے کچھ مایوسی سے اسے دیکھا

میں بزنس نہیں کر سکتی۔مجھے یہ سب نہیں پتہ۔میرے پاس انویسٹمنٹ کے لیے ایک پھوٹی کوڑی تک نہیں ہے۔"کھانا چھوڑ کر اب وہ پوری طرح اس ٹینشن میں تھی کہ پیسے کیسے کمائے گی۔"ڈیڈ نے میرا بینک اکاؤنٹ فریز کروا دیا ہے۔اب میرے پاس کچھ نہیں ہے"

۔تو تم اب غریب ہو؟"صوفیہ نے بے رحمی سے کہا"

۔دل تو امیر ہے نا۔"وہ مطمئن تھی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔صوفیہ نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

"۔تم کوئی اور آئیڈیا دو نا حدید۔۔۔تا کہ میں جلد سے جلد امیر ہو جائوں"

سوری ہادیہ۔"حدید نے قدرے معذرت خواہانہ انداز میں اسے دیکھا۔"دنیا میں جلد از جلد امیر ہونے اور پیسے کمانے کا کوئی طریقہ مجھے بھی نہیں معلوم۔بس میں اتنا جانتا ہوں کہ ہارڈ ورک اینڈ کانسسٹینسی پیز یو آف۔کوئی بھی جاب کرو مگر محنت سے کرو۔اپنا بیسٹ دو۔پھر باقی سب اللہ ہو چھوڑ دو۔وہ رزق کے وسیلے خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔"حدید کی بات سن کر ہادیہ نے ۔اثبات میں سر ہلایا تھا۔وہ قائل ہوئی تھی یا نہیں مگر مطمئن ضرور ہو گئی تھی

"؟آنٹی کہاں ہیں"

ممی کی کال آئی تھی۔بتا رہی تھیں کہ ایک دو دن تک آئیں گی۔کسی فیملی فرینڈ کی شادی پر جانا" ۔تھا۔"حدید نے کھانا ختم کرتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا

"۔۔۔اچھا"

۔ٹیبل پر چند لمحے خاموشی رہی تھی

وہ چپ چاپ سر جھکائے کھانا کھاتی رہی تھی پھر یکدم سر اٹھایا تھا اور براہ راست حدید سے ۔مخاطب ہوئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔میں کل یہاں سے چلی جائوں گی"

آپ چاہتی ہیں میں آپ کو واپس ہاسپٹل میں لے جائوں؟"وہ پلیٹ پرے دھکیلتا ہوا سنجید گی"
۔سے گویا ہوا

۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔"وہ ناگواری سے چلائی"

اگر آپ میری بات نہیں مانیں گی تو مجھے ایسا ہی کرنا پڑے گا۔آپ کی لیگل گارجین اب بھی"
خوش نصیب ہے۔آپ کی گمشدگی کی اطلاع اس تک پہنچ گئی ہے۔اور اب مجھے ہاسپٹل کی
انتظامیہ کو بھی ہینڈل کرنا پڑے گا اور اسے بھی۔اس لیے میرے ساتھ تعاون کریں اور خاموشی
سے یہاں رہیں۔آپ کو کسی چیز کی تکلیف نہیں ہو گی۔"وہ بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا
۔تھا

www.novelsclubb.com

"۔مگر میں یہاں کیوں رہوں۔یہ تمہارا گھر ہے"

آپ اسے اپنا ہی گھر سمجھیں۔مجھے آپ کے یا ہادیہ کے یہاں رہنے پر کوئی مسئلہ نہیں۔انفیکٹ"
ممی کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔آپ یہاں آرام سے رہ سکتی ہیں۔میں تو زیادہ تر ہاسپٹل میں ہوتا
"۔ہوں

"۔۔۔مگر"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرنسز۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔"اگر مگر کچھ نہیں۔آپ کو میری بات ماننی ہوگی۔" صورتحال کو سمجھیں۔آپ اس وقت تک نہیں لڑ سکتیں جب تک اپنے آپ کو مضبوط نا بنا لیں۔ فزیکلی نہیں۔۔۔ مینٹلی۔۔۔"اس نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔"میں آپ کو آپ کی ہر جنگ میں سپورٹ کروں گا مگر میری ایک شرط ہے۔"وہ بولتے بولتے رکا۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

اور وہ یہ کہ آپ روز مجھ سے بات کریں گی۔یہ ایک طرح سے ہمارا ڈیلی تھیراپی سیشن ہو گا۔"وہ اسے دھیمے لہجے میں سمجھا رہا تھا۔

مگر میں پاگل نہیں ہوں۔"وہ چلائی تھی۔"

میں جانتا ہوں۔"وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں سکون سے گویا ہوا۔"مگر مینٹلی ڈسٹرب تو ہیں" نا؟"وہ اس کے اندر تک کو پڑھ رہا تھا۔

آپ ٹراما سے گزری ہیں۔آپ کا بچپن ایک بہت بڑی ٹریجڈی کا شکار ہوا ہے جس نے آپ کی" شخصیت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔آپ پاگل نہیں ہیں۔لیکن آپ مینٹلی سٹیبل بھی نہیں ہیں۔ٹراما سے گزرنے والا کوئی انسان بھی مینٹلی سٹیبل نہیں رہ سکتا۔اسے خود کو ٹھیک کرنا پڑتا ہے۔تھیراپی کی ضرورت ہوتی ہے۔اپنے خول کو توڑ کر خود کو کسی کے سامنے کھولنا پڑتا ہے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چپ چاپ اسے دیکھے گئی تھی۔وہ بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں مدلل انداز میں اسے سمجھا رہا تھا۔

صوفیہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارے لیے لڑوں گی۔میں بدلے میں صرف ایک "چیز مانگ رہی ہوں۔حدید کے ساتھ کاپریٹ کرو۔اسے وہ سب بتاؤ جو تمہیں اندر سے کھا رہا ہے۔"ہادیہ نے اس کی خاموشی پر نرمی سے کہا تھا۔

اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو بچاؤں گا۔میں آپ کو بچانا چاہتا ہوں پرنسز۔میں چاہتا" ہوں آپ نارمل ہو جائیں۔آپ کے دماغ سے خودکشی،سیلف کلنگ،سیلف ہارم جیسے خیالات نکل جائیں۔"وہ سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں بولتا چلا جا رہا تھا۔

میں نہیں کرنا چاہتی کسی سے بات۔چھوڑدو میرا پیچھا۔"وہ بگڑ کر چلائی تھی اور کھانا ادھورا" چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ہادیہ نے تاسف سے اسے جاتے دیکھا پھر حدید کو۔وہ خاموشی سے اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل سے چلا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کمرے میں آئی تو صوفیہ دائیں بائیں ٹہل رہی تھی۔اس کے چہرے پر غصہ تھا اور آنکھوں میں سپاٹ تاثرات۔

بیٹھ جائو۔"ہادیہ نے نرمی سے کہا۔"حدید نے میڈیسن بھیجی ہے۔تمہیں بخار ہے۔میڈیسن" لے کر سو جائو۔صبح بات کرتے ہیں۔"ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے تھماتے ہوئے ہادیہ نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا کہا تھا۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی تھی اور گلاس تھام لیا تھا۔

یہ لو۔۔۔"میڈیسن اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے ہادیہ نے اس کے پیچھے تکیہ ٹھیک کیا۔اس" نے کچھ پل ان سفید گولیوں کو دیکھا پھر جھلا کر اپنے حلق میں اتاریں اور ایک ہی سانس میں پانی کا گلاس خالی کر گئی تھی۔

اب ریلیکس ہو کر سو جائو۔"ہادیہ نے ٹیبل لیمپ آف کر دیا۔کمرے کی بتیاں بجھاتے ہوئے" اس نے نائٹ بلب روشن کر دیا تھا اور خاموشی سے کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

زندگی پھولوں کی سیج نہیں ہوتی۔"کتابوں میں کہیں پڑھا تھا۔اور اس نے سچ مان لیا تھا۔"

"زندگی خار بھری راہ ہے۔قدم قدم پر انسان زخم کھاتا ہے مگر پھر بھی سروائیو کر لیتا ہے۔بڑا ہی سخت جان واقع ہوا ہے انسان۔"اسے ہوا میں سردپن کا احساس ہوا تھا۔عجیب سی اداسی نے اسے اس پل اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتنی مشکل ہے زندگی۔" بادلوں میں چھپے چاند سے وہ ہمکلام ہو رہی تھی۔"اور کتنا کمزور ہے انسان۔ کہاں سے لائے ہمت کوئی اگر زندگی میں سب کچھ بکھر رہا ہو۔"اس کا دل بھاری ہوا تھا۔ چہرے پر کرب بکھر گیا تھا۔

میں چاہتی ہوں میں اس کے لیے لڑوں۔اس کی ہمت بنوں۔ مگر مجھے احساس ہو رہا کہ شاید میرے وجود میں ہمت نہیں ہے۔میں بہت کمزور ہوں۔ کسی راہ پر جو مجھے ضرورت پڑی تو میری ہمت کون بنے گا؟"اس نے اس پل خود کو بہت تنہا محسوس کیا تھا۔

تمہارے لیے کون لڑے گا ہادیہ ؟'اسے محسوس ہوا کہ چانداس سے سوال کر رہا تھا۔وہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہی تھی۔

کوئی نہیں۔۔۔کوئی بھی نہیں۔۔۔مجھے اپنے لیے خود ہی لڑنا ہوگا۔میرے لیے کوئی نہیں آئے گا۔میں ہادیہ ہوں۔مجھے خود کو خود ہی بچانا ہوگا۔"اس نے سوچا تھا پھر سینے پر بازو لپیٹ لیے۔

دستک۔۔۔"وہ آہٹ ہونے پر چونکی تھی۔کوئی مدھم سی دستک دے رہا تھا۔وہ دبے قدموں چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی تھی اور ہینڈل گھمایا۔

حدید۔۔۔"وہ اس وقت اس کے سامنے کھڑا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔وہ سوگئی ہے؟"آواز دھیمی رکھ کر اس نے پوچھا"

۔ہاں۔۔۔"کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا چھوڑ کر اس نے ایک نظر اسے دیکھا"

۔صوفیہ سو چکی تھی۔میڈیسن،بے خوابی اور تھکن کی وجہ سے وہ بہت جلدی سو گئی تھی

۔کیا ہوا حدید۔۔۔سب خیریت ہے؟"ہادیہ نے تفکر سے اسے دیکھا"

ہاں سب ٹھیک ہے۔سوری میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا۔۔۔اصل میں یہ بھائی کی کال ہے۔تم"
۔سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"حدید کے ہاتھ میں فون تھا جو اس نے اس کی طرف بڑھایا تھا

۔مم۔۔۔مجھ سے؟"وہ ازحد حیران تھی"

ہاں تم سے۔۔۔"حدید نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا پھر فون اسے تھما کر چلا گیا تھا۔اس نے"
۔کمرے کا دروازہ بند کیا پھر فون ہاتھ میں لیے ٹیرس تک چلی آئی تھی

ہیلو۔۔۔"اس نے فون کان سے لگایا۔"کیسے ہو ڈیڈی کٹن۔۔۔"وہ بڑے خوش گوار سے"
۔موڈ میں بولی تھی۔پہلے والے دکھ کا نام و نشان تک نہیں تھا اس کے چہرے پر

مس ہادیہ۔۔۔"وہ دوسری جانب کچھ کہنے ہی والا تھا کہ وہ اس کی بات بیچ میں کاٹ کر بول"
۔پڑی

"۔ایک تو تم مجھے مس ہادیہ مت کہا کرو۔میں کوئی گورنمنٹ آفیسر نہیں ہوں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو میری آپ سے اتنی کوئی بے تکلفی نہیں ہے کہ آپ کو۔۔۔"ہادیہ نے دوبارہ اس کی بات بیچ
۔میں اچک لی

خیر بے تکلفی تو بہت تھی۔یہ اور بات ہے کہ تمہیں یاد نہیں۔"ہادیہ نے جتانے والے انداز"
۔میں کہااور پُر ملال انداز میں مسکرائی پھر بولی

۔مومن کی ایک غزل یاد آرہی ہے،سنائوں؟"اجازت چاہی"

۔سنائیں۔"وہ ناچاہتے ہوئے بھی سننا چاہتا تھا"

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہی وعدہ یعنی نباہ کا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیش تر،وہ کرم کہ تھا مرے حال پر

مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ نئے گلے، وہ شکایتیں، وہ مزے مزے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی بیٹھے سب میں جو رُو برُو، تو اشارتوں ہی سے گفتگو

وہ بیان شوق کا برملا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوئے اتفاق سے گر بہم، تو وفا جتانے کو دم بہ دم

گلۂ ملامتِ اقربا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی ایسی بات اگر ہوئی کہ تمہارے جی کو بری لگی

تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہا میں نے بات وہ کوٹھے کی مرے دل سے صاف اتر گئی

تو کہا کہ جانے مری بلا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ بگڑنا وصل کی رات کا، وہ نہ ماننا کسی بات کا

وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا، جسے آپ کہتے تھے باوفا

میں وہی ہوں مومنِ مبتلا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ غزل پڑھتی رہی تھی یا کسی کے حواسوں پر سحر باندھ رہی تھی۔اس کی آواز دل کو چھو رہی تھی۔لفظ دل کی گہرائیوں سے نکل کر دوسری جانب موجود شخص کے دل میں اتر رہے تھے۔وہ ساکت رہ گیا تھا۔سانس لینا بھول گیا تھا۔ہوائیں ٹھہر گئی تھی۔وقت ساکن ہو گیا تھا۔کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محسوس ہوتا تھا تو اس کی آواز۔۔۔اور اس کی تیز ہوتی دھڑکن کا شور۔وہ اٹھ کر ٹیرس پر چلا آیا تھا۔بادلوں کی اوٹ میں چھپا چاند اسے اس وقت بہت خوبصورت لگا تھا

کیسی لگی ؟"اس کی جانب سے لمبی خاموشی پا کر اسے گمان ہوا تھا کہ شاید وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا۔

بہت خوبصورت۔"وہ بے ساختہ کہہ اٹھا تھا"۔

شاعری کی زبان بہت خوبصورت ہوتی ہے۔"وہ جواباً بولی۔پھر ٹھہر کر پوچھا"۔

"تمہیں پسند ہے شاعری؟"

ہاں۔۔۔"اس کا جواب مختصر تھا"۔

سنائو پھر۔۔۔"اس نے اصرار کیا"۔

"میں سناتا نہیں ہوں۔بس پڑھتا ہوں۔"

کیوں؟"وجہ جاننی چاہی"۔

"یونہی؟۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔"آپ کو کیسے سنا سکتا ہوں"

کیا مطلب؟"ناسمجھی سے استفسار کیا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاعری بڑی خوبصورتی سے جزبوں کو عریاں کر دیتی ہے۔"وہ خوابیدہ آواز میں بولا تھا۔"

ہادیہ کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔

اچھا۔۔۔"اسے محسوس ہوا کہ وہ مسکرائی تھی"۔

میرا مطلب تھا کہ۔۔۔"جانے کیوں وہ اپنی بات کہہ کر پچھتا رہا تھا"۔

"میں سمجھ گئی۔"وہ اس کی ادھوری بات کاٹ کر بولی تھی۔"مگر کیا تم سمجھے؟"

کیا؟"نا سمجھی سے استفسار کیا"۔

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی، کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

سنو ذکر ہے کئی سال کا کہ کیا اِک آپ نے وعدہ تھا

سو نباہنے کا تو ذکر کیا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اس نے دوبارہ شعر پڑھا۔ گویا ڈھکے چھپے لفظوں میں جواب دینے کی کوشش کی تھی

۔میں آپ کی باتوں کو نہیں سمجھتا۔"وہ جان کر بھی انجان بن رہا تھا۔وہ اسے سمجھ رہی تھی"

۔جھوٹے۔"وہ ہنسی"

۔اب ایسا بھی نہیں ہے۔"وہ خفت مٹانے کو بولا"

۔ویسے تم نے کال کیوں کی تھی؟"اس نے اصل بات جاننی چاہی"

۔اوہ ہاں۔۔۔"ابوہریرہ کو یکدم یاد آیا کہ اس نے اسے کال کیوں کی تھی"

۔مس ہادیہ۔۔۔"اس نے تیز لب و لہجے میں اس کے نام پر زور دیا"

میں نے کہا مجھے مس ہادیہ نے کہا کرو۔"اس نے جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں اسے ٹوکا۔"تم مجھے ہادیہ کہا کرو۔ویسے تم مجھے ہادی بھی کہہ سکتے ہو۔لیکن چونکہ تمہاری اور میری کوئی پرانی آشنائی نہیں ہے تو تم مجھ سے بے تکلفی کا کوئی حق نہیں رکھتے لہذا تم مجھے اٹارنی ہادیہ بھی کہہ سکتے۔یو نو میں مستقل کی۔۔۔"وہ بڑے تحمل سے اس کو سن رہا تھا۔مگر اسے مسلسل بولتے دیکھ کر اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو ہی گیا۔

۔کوئی میری بلی کا بچہ چرا کر لے گیا ہے، مس اٹارنی۔"وہ اس کی بات کے بیچ میں چلا اٹھا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا؟"ہادیہ کی زبان کو بریک لگے تھے۔ حلق میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔ خشک لبوں پر" زبان پھیر کر مسکرائی۔ "تمہیں کیسے پتہ کوئی اسے چرا کر لے گیا ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ خود ہی کہیں چلا گیا ہو "۔

میں اپنے بچوں۔۔۔ بلی کے بچوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ کہیں نہیں جاتے۔ "وہ یقین" بھرے انداز میں کہہ رہا تھا۔

اچھا تو تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے۔۔۔۔ بلی کے بچے کی گمشدگی کا کیس سالو کروں؟"اس" نے خود ہی قیاس آرائی کی پھر بولی۔ "میری فیس کافی ہائی ہو گی۔۔۔" بالوں کی لٹ انگلی پر لپیٹتے ہوئے قدرے جتانے والے انداز میں کہا پھر پوچھا۔

"؟ویسے تمہیں کس پر شک ہے"

اس نے خود کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے یوں پوچھا جیسے اس سارے قصہ میں اس کا کوئی ہاتھ نا ہو۔

مجھے آپ پر شک ہے۔ بلکہ پورا یقین ہے۔ "ہادیہ کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی تھی۔ اسے کیسے" پتہ چلا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

کیا مطلب ؟" وہ انجان بن کر بولی۔"تم کہہ رہے ہو کہ میں۔۔۔ مطلب میں تمہاری بلی کے "
۔بچے کو چرائوں گی ؟"انداز میں خفگی بھرا غصہ تھا

ایسے مذموم عزائم لے کر میرے گھر میں صرف آپ ہی آسکتی ہیں۔"ہادیہ کے تن بدن میں "
۔آگ لگی تھی

۔تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔"وہ اپنے دفاع میں بولی تھی"

۔آپ کچھ بھی کہیں۔"وہ اپنی بات پر قائم تھا"

دیکھو میں نے تمہاری بلی کا بچہ نہیں چرایا بلکہ۔۔۔"وہ صاف مکر رہی تھی پھر ایک دم ٹھٹھکی۔"
ابوہریرہ کی بلی کا بچہ ٹیرس سے ملحقہ بالکونی میں ایک چھوٹے سے گتے کے ڈبے میں سے برآمد ہوا تھا اور یہ۔۔۔"میائوں۔"فون پر ہاتھ رکھ کر وہ حواس باختگی میں اس کی طرف بھاگی اور اسے چپ کروانے کی کوشش کی جو گلا پھاڑ پھوڑ کر "میائوں مائوں"کی آوازیں نکال کر اپنی موجودگی کا ثبوت ابوہریرہ تک پہنچا رہا تھا۔وہ کافی دیر سے سویا ہوا تھا اور بہت غلط وقت پر اٹھ گیا تھا۔

۔شش چپ۔۔۔"ہادیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے منہ پر ٹیپ لگا دیتی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ۔۔۔یہ تو بلی کی آواز ہے۔۔۔۔"فون کان سے لگاتے ہی اسے اس کی تیز آواز سنائی دی تھی۔

"۔۔۔نہیں تمہیں غلط فہمی"

مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی۔"وہ پر یقین تھا۔"یہ رومیو ہی ہے۔میں اس کی آواز پہچانتا ہوں۔" اسے بھوک لگی ہو گی۔"وہ بے چینی سے بول رہا تھا۔ہادیہ نے فون کان سے ہٹا کر اسے گھورا پھر کمرے میں آئی،بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک پیکٹ نکالا۔

کیٹ فوڈ۔"واپس ٹیرس پر آ کر اس نے پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے رومیو کے سامنے بائول" میں کیٹ فوڈ ڈالی جو اس نے ڈنر کے بعد اوپر آنے سے پہلے ملازمہ سے لی تھی۔

کھائو رومیو۔"اس نے اسے پچکارا۔وہ پہلے جھجکا،پھر قریب آیا،اپنا کھانا سونگھا اور پھر" کھانے لگا تھا۔ہادیہ نے گہری سانس لی۔پھر وہیں ٹیرس کی دیوار سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی اور گھٹنے سینے سے لگا لیے۔فون کان سے لگائے وہ ابوہریرہ کو سن رہی تھی۔

"۔۔۔میرا اندازہ ٹھیک تھا۔یہ آپ ہی تھیں جو رومیو کو چرا کر"

ہاں چرایا ہے میں نے اسے۔"وہ جھلا کر غرائی۔"کیا ہو جائے گا اگر میں اس کی کفالت کر لوں" گی؟"ناراضی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔میں نے کہا تھا کہ آپ کو اپنا کٹن نہیں دے سکتا"

"۔اس نے آنکھیں گھمائیں پھر بولی۔"میں کون سا اس پر ستم ڈھا رہی ہوں

۔آپ سے کچھ بعید بھی نہیں ہے۔"اس نے شاک سے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا"

"۔میں تمہاری طرح نہیں ہوں"

۔ابوہریرہ محفوظ ہونے والے انداز میں مسکرایا

واقعی۔"اس نے اتفاق کیا۔"آپ میری طرح نہیں ہیں۔"اس کی بات پر وہ کچھ مطمئن ہوئی" تھی مگر اس کا اگلا جملہ سن کر اس کا خون ابل گیا تھا۔"میں تو صرف جھوٹا ہوں۔آپ تو چور بھی نکلی ہیں مس اٹارنی۔"ہادیہ کا دل چاہا وہ اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا سر پھاڑ دے۔بد تمیز،

۔ایڈیٹ،ہونہہ

www.novelsclubb.com

مجھے کل صبح رومیو اپنے پاس واپس چاہیے۔"وہ دوبارہ بولا۔"ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو" ۔گا۔"اس نے آخر پر دھمکی بھی دے ڈالی تھی

ہونہہ۔۔۔"ہادیہ نے نخوت سے سر جھٹکا۔"مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"منہ بگاڑ کر اس کے" ۔لہجے کی نقل اتاری پھر کینہ توز نظروں سے بلی کے بچے کو گھورا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ میری بات سن رہی ہیں نا۔"اس کی بڑبڑاہٹ مکمل اگنور کر کے ابوہریرہ نے کہا۔"کل "

"۔مطلب کل۔مجھے رومیو ہر حال میں واپس چاہیے

ہونہہ۔۔۔تم جیولیٹ ہو کیا جسے رومیو کے بغیر سانس نہیں آئے گا؟"ہادیہ نے سلگتے لہجے میں "

۔پوچھا

"۔آپ کہہ سکتی ہیں"

کاش میں بھی بلی کا بچہ ہوتی۔"ہادیہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔"اور میں تمہیں "

"۔۔۔سڑک پر ملتی پھر

۔پھر میں آپ کو کسی اینیمل شیلٹر میں بھیج دیتا۔"ابوہریرہ نے اس کی بات مکمل کی"

کیا مطلب ؟"ہادیہ اچھلی۔"تم مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کر جاتے ؟"صدمہ سے اس کی آواز "

۔بلند ہوئی تھی

۔قطعاً نہیں۔"اس نے صاف انکار کیا"

"۔جنگلی بلیوں کی گنجائش نہیں ہے میرے گھر میں"

"۔۔۔ہادیہ نے دانت پیسے تھے۔"تم نا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ آگے کیا کرنا چاہ رہی ہیں؟"اس کی بات بیچ میں رہ گئی تھی۔ابوہریرہ نے بئث طول" ۔پکڑتے دیکھ کر موضوع بدل دیا

میں فی الحال کچھ نہیں کرنا چاہتی۔بہت سارا کھانا چاہتی ہوں،سونا چاہتی ہوں اور گھومنا چاہتی" ۔ہوں۔"اس نے دل کی بات کہہ دی پھر بلی کے بچے کو دیکھا جو اپنا کھا کر پھر سے اونگھ رہا تھا

واہ یار کیا زندگی ہے تمہاری۔"ہادیہ نے اسے حسرت سے دیکھ کر سوچا تھا۔"کھایا پیا اور سو لیا۔" ناجاب کی ٹینشن نا پیسوں کی فکر۔۔۔لو ولائف والا تو کوئی سین ہی نہیں۔"اسے اس پل بلی ۔کے بچے سے حسد محسوس ہوا تھا

میں آپ کی جاب کی بات کر رہا ہوں۔"ابوہریرہ کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلی اور نظروں" ۔کا ذاویہ بدلا

"۔آرام کرنا بھی ایک جاب ہی ہے"

۔اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔"سیلری لیس جاب۔"آخر پر وہ خود سے بڑبرائی تھی

میں آپ کو ایک لاء فرم رکمینڈ کر رہا ہوں۔وہاں لیاقت صاحب سے جا کر مل لیں۔وہ ایک" بہت اچھے وکیل ہیں۔اصولوں کے زرا سخت ہیں مگر مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو اچھے سے گائیڈ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کریں گے۔آپ ان کے پاس انٹرنشپ کر سکتی ہیں۔" وہ کہہ رہا تھا۔وہ اس کی بات سن کر زرا
۔سنجیدہ ہوئی تھی۔پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی

ٹھیک ہے۔"اس نے کہا تھا۔"میں چلی جائوں گی۔" وہ فارغ رہنے کی عادی نہیں تھی۔اسے"
کبھی نا کبھی تو انٹرنشپ کرنی ہی تھی۔تو اب کیوں نہیں۔" مجھے ایڈریس اور ڈیٹیلز ٹیکسٹ کر
"۔دینا

"۔۔۔اوکے"

۔مگر تمہارے پاس تو میرا نمبر ہی نہیں ہے۔"اسے ایک اور خیال آیا"

میں حدید کے نمبر پر کر دوں گا۔وہ آپ کو فارورڈ کر دے گا۔"ابوہریرہ نے جبرا مسکراتے"
۔ہوئے کہا

نہیں بھلا وہ کیا سوچے گا کہ میں تم سے فیورز مانگ رہی ہوں۔" وہ تیزی سے بولی۔"میں نے"
تمہارے نمبر پر ٹیکسٹ بھیجا ہے۔"اس نے فون کان سے ہٹا کر ابوہریرہ کا سکرین پر جگمگاتا نمبر
ذہن میں حفظ کیا پھر فون اپنے کان اور کندھے کے بیچ میں رکھے وہ اپنے فون سے اسے ٹیکسٹ
"۔کرنے لگی تھی۔"سیو کرلو۔اور مجھے ڈیٹیلز بھیج دینا

www.novelsclubb.com

اوکے۔"ابوہریرہ نے حامی بھر لی۔"اینڈ ڈونٹ بی لیٹ۔اگر آپ ایک منٹ بھی لیٹ ہوئیں" تو وہ آپ کی شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں ہوں گے۔"فون بند کرنے سے پہلے وہ تاکید کرنا نہیں بھولا تھا۔

اوکے۔گاٹ اٹ۔اللہ حافظ۔"اس نے الوداعی کلمات کہہ کر فون بند کر دیا تھا اور گہری" سانس لی۔رومیو اس کے پائوں کے پاس بیٹھا تھا۔اس نے اس کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرا پھر اسے گود میں اٹھالیا۔وہ اس کے نرم بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تھی۔کچھ پل بعد اس کے ہاتھ میں فون پر میسج کا نوٹیفیکیشن آیا تھا۔ابوہریرہ نے ڈیٹیلز بھیج دی تھیں۔

رومیو کا خیال رکھیے گا۔"اس کا آخری میسج پڑھ کر ہادیہ نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے رومیو" کو دیکھا۔"تمہاری جیولیٹ کو آج رات واقعی سانس نہیں آنے والا"۔

میائوں۔"رومیو نے اتفاق کیا تھا"۔

----

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سورج نے انگڑائی لی تھی۔دھرتی اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ صبح کا خیر مقدم کرنے کے لیے مسکرائی تھی۔فلک کے اس پار کہیں بادلوں کے ننھے ننھے روئی کے گالوں جیسے سفید ٹکرے اترے ہوئے تھے جن کی اوٹ میں شہنشاہ خاور چھپا ہوا تھا۔

یہ صبح کے آٹھ بجے کا وقت تھا۔موسم خاصہ خوشگوار تھا۔یہ اکتوبر کا آغاز تھا۔ہوائیں چلنے لگی تھیں اور کائنات موسم سرما کا استقبال کرنے کو تیار تھی۔

تم کہاں جا رہی ہو؟"وہ واش روم سے شاور لے کر نکلی تھی جب اس کی آواز پر چونکی۔وہ بیڈ پر لیٹی خوابیدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میری اپوائنٹمنٹ ہے۔ایک لا فرم میں انٹرنشپ کے لیے مجھے کسی نے رکمینڈ کیا ہے۔"وہ بالوں میں برش کرتے ہوئے اسے جواب دے رہی تھی۔"میں جلدی آجاؤں گی۔"اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھتے ہوئے مزید کہا۔

"ناشتہ کرو گی؟"

نہیں۔میں ابھی مزید سونا چاہتی ہوں۔"اس نے تکیہ چہرے پر رکھ لیا۔گویا وہ اب مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو ٹھیک ہے۔میں کوشش کروں گی کہ جلدی آجائوں۔حدید ہاسپٹل جاچکا ہے۔نیچے تان "سین ہو گا۔وہ تمہیں ناشتہ دے دے گا۔لنچ ہم ساتھ کریں گے۔" ہادیہ بولتی رہی۔اس کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر اس نے غور سے اسے دیکھا۔شاید وہ نیند میں جاچکی تھی۔اس نے ۔اندازہ لگایا پھر وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی

ڈریسنگ ٹیبل پر وہ آگے کو جھکی، آئینہ کے بالکل قریب اپنا منہ لے جا کر اس نے اپنی پلکوں پہ مسکارا لگایا۔وہ بڑے احتیاط اور سنجیدگی سے اپنی لمبی پلکوں پہ مسکارا برش پھیر رہی تھی۔اس نے دوسرے ہاتھ سے خود کو ہوا جھلنے کی کوشش کی تاکہ مسکارا خشک ہو جائے۔پھر اس نے ٹیبل پر پڑا نیوڈ کلر کا لپ گلوز اٹھایا اور اپنے نچلے لب پر لگایا۔ہونٹوں کو باہم پیوست کیا پھر مسکرائی۔کانوں میں وائٹ چھوٹے چھوٹے ائیر رنگز پہنے اور پرس میں اپنا فون، مسکارا اور لپ ۔گلوز رکھا۔پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوئی اور ایک نظر اپنی تیاری کا تنقیدی جائزہ لیا

وہ بلیک فلئیرڈ جینز کے ساتھ ایش وائٹ کلر کی فارمل شرٹ پہنے ہوئے تھی۔ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ اور بھی دلکش لگ رہی تھی۔اس نے کلائی میں قیمتی گھڑی پہنی تھی اور گلے کے گرد ۔ہمیشہ کی طرح اس نے وائٹ سکارف باندھا ہوا تھا

۔پرفیکٹ۔"اس کے لب خود کو دیکھتے ہوئے ستائشی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم واقعی انٹرنشپ کے لیے جا رہی ہو؟" وہ چونک کر پلٹی۔صوفیہ چہرے سے تکیہ ہٹائے اسے "
۔تنقیدی نظروں سے دیکھ رہی تھی

آفکورس۔"ہادیہ نے ہنس کر کہا۔"میں چاہتی ہوں کہ میرا امپریشن اچھا پڑے۔انسان کو ویل "
ڈریسڈ ہونا چاہیے۔ایک پڑھا لکھا انسان اگر فقیروں والے حلیے میں کسی محفل میں چلا جائے تو
لوگ اسے اہمیت نہیں دیتے۔مگر ایک جاہل انسان بھی اگر ویل ڈریسڈ ہو تو لوگ اس کی طرف
۔متوجہ ضرور ہوتے ہیں۔"ہادیہ نے خود ہی اسے اپنی تیاری کی وضاحت کی پھر بولی

زندگی میں چاہے کچھ اچھا ہو یا نا ہو انسان کو خوبصورت ضرور لگنا چاہیے۔" بال جھٹکتے ہوئے "
۔اس نے مسکرا کر صوفیہ کو دیکھا جو خاموشی سے اسے دیکھتی رہی اور پھر کمفرٹر میں منہ چھپا لیا

میں جا رہی ہوں۔خدا حافظ۔"اپنا پرس اٹھا کر اس نے بلند آواز میں جیسے اطلاع دی پھر کمرے "
۔کا دروازہ کھول کر چلی گئی تھی

۔السلام علیکم۔"اس نے کچن میں آ کر تان سین کو سلام کیا تھا"

۔وعلیکم السلام۔۔۔"تان سین نے شفقت سے اس کے سلام کا جواب دیا"

میں ذرا باہر جا رہی ہوں کام سے۔اگر صوفیہ اٹھے تو اسے ناشتہ دے دیجیے گا۔جلدی آ جاؤں "
"۔گی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔آپ ناشتہ نہیں کریں گی؟"تان سین نے پوچھا"

کروں گی۔"وہ کرسی کھینچ کر کچن میں براجمان ہو گئی۔"ایک اچھا دن اچھے سے ناشتے اور اچھے "
۔میک اپ سے شروع ہوتا ہے۔"اس نے سنجیدگی سے فلسفہ جھاڑا

تان سین مسکرایا۔"اچھے دن کا آغاز صبح جلدی اٹھنے سے ہوتا ہے۔پھر اپنے دن میں خیر اور
"۔برکت کی دعا مانگنے سے دن بہترین گزرتا ہے

"۔آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"اس نے اتفاق کیا۔"میرے لیے دعا کیجیے گا"

۔ضرور۔۔۔کیوں نہیں۔"تان سین نے خلوص سے کہا"

شکریہ۔۔۔"وہ تشکر سے بولی۔تان سین نے ٹیبل پر ناشتہ لگا دیا تھا۔اس نے توس پر جیم لگانا"
شروع کیا تھا کہ تان سین کو واپس پلٹتے دیکھ کر بول اٹھی۔"ارے آپ بھی کریں نا میرے
"۔ساتھ ناشتہ

میں کر چکا ہوں بیٹا۔آپ کریں ناشتہ ورنہ آپ کو دیر ہو جائے گی۔"تان سین کی بات سن کر"
۔اس نے سمجھ کر سر ہلایا پھر بولی

لیکن آپ یہاں مجھے کمپنی دینے کے لیے بیٹھ جائیں۔مجھے اکیلے ناشتہ کرنا اچھا نہیں لگتا۔"اس"
۔کے انداز میں عجیب سی التجا تھی۔تان سین خاموشی سے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ویسے آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں۔"جوس کا سپ لیتے ہوئے اس نے تعریف کی۔"

"۔"گہری نیلی آنکھیں۔جیسے گہرا سمندر ہو۔بہت اٹریکشن ہے آپ کی آنکھوں میں

۔تان سین اس کی بات سن کر ہولے سے ہنس دیا

سمندر بہت خوفناک ہوتا ہے میرے بچے۔یہ دیکھنے میں جتنا پر کشش لگتا ہے اس کی گہرائیاں"

"۔اور ان میں چھپے راز اتنے ہی خوفناک ہوتے ہیں

ہادیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔اس کی گہری آنکھیں بہت سے رازوں کو اپنے اندر چھپائے بیٹھی تھیں۔

۔اور کیسے کھلتے ہیں یہ راز؟"دلچسپی سے پوچھا"

رازوں کو پانے کے لیے گہرائی میں اترنا پڑتا ہے۔سمندر کے کنارے بیٹھ کر اس کی گہرائیوں کا"

۔اندازہ لگانا ممکن نہیں ہوتا۔"نیلی آنکھوں والا بوڑھا فلسفیانہ انداز میں بولا تھا

ہمم۔۔۔آپ کی صرف آنکھیں ہی گہری نہیں ہیں۔باتیں بھی گہری کرتے ہیں۔"وہ متاثر"

۔ہوئی تھی۔"ویسے آپ کب سے یہاں رہ رہے ہیں؟"اس نے اگلا سوال کیا

۔زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔"تان سین نے غیر واضح جواب دیا پھر بولا"

"؟آپ حدید صاحب کی رشتہ دار ہیں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ؟"اس نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔"نہیں میں اس کی دوست ہوں۔ہم کافی عرصہ سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔"

اس کے جواب پر تان سین نے مزید کچھ نہیں کہا۔

"ویسے آپ کھانا بہت اچھا بناتے ہیں۔"ہادیہ نے تعریف کی۔

"شکریہ۔"وہ سنجیدگی سے مسکرایا۔

اس نے تیزی سے جوس کے گھونٹ حلق سے اتارے اور گھڑی پر وقت دیکھا۔پونے نو بج چکے تھے۔

"صوفیہ کا خیال رکھیئے گا۔"اس نے تاکید کی۔پھر کھڑی ہو گئی۔اور مسکرا کر اسے الوداع کہا۔

"خدا حافظ۔"

"خدا حافظ۔آپ کا دن اچھا گزرے۔"

"آپ کا بھی۔"

وہ مسکرائی پھر ہاتھ ہلایا اور اپنا پرس اٹھا کر چلی گئی تھی۔

تان سین نے کندھے ڈھیلے چھوڑ کر اسے جاتے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ پورچ میں آئی تو وہاں کوئی گاڑی نہیں تھی۔حدید اپنی گاڑی لے کر ہاسپٹل جا چکا تھا اور دوسری گاڑی اس کی ممی ڈرائیور کے ساتھ لے گئی تھیں۔اگر وہ کال کر کے حدید کو گاڑی بھیجنے کا کہتی تو تب تک اسے مزید دیر ہو چکی ہوتی۔وہ کوفت کے مارے گھر سے باہر نکل آئی تھی۔وہ جانتی تھی اسے اس ایریا میں کوئی ٹیکسی یا کیب بھی نہیں ملے گی۔

اس نے پیدل چلنے کو ترجیح دی اور ہیلز کے ساتھ تقریباً بھاگتی ہوئی یہاں سے نکل آئی تھی۔ خوش قسمتی سے کچھ آگے جا کر اسے ایک ٹیکسی نظر آ گئی تھی۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے ٹیکسی روکی اور ڈرائیور کو مطلوبہ جگہ کا ایڈریس سمجھایا۔لاہور کی ٹریفک اور اوپر سے صبح کے وقت کی وجہ سے جلدی کرتے کرتے بھی وہ بہت دیر سے پہنچی تھی۔لاء فرم کے سامنے اتر کر اس نے ٹیکسی والے کو پیسے دیے اور تقریباً بھاگتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی۔

مجھے لیاقت صاحب سے ملنا ہے۔میں ابوہریرہ کے ریفرنس سے آئی ہوں۔"اس نے" ریڈیپشن پر اپنا نام اور تعارف کے بعد ان کی بابت استفسار کیا۔

آپ لیٹ ہیں۔"ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے قدرے اکھڑے لہجے میں کہا۔اس نے پیچھے مڑ کر وال کلاک پر نگاہ دوڑائی۔نو بج کر پینتیس منٹ ہو رہے تھے۔"اس نے خفت سے آنکھیں میچ لیں۔

سوری وہ۔۔۔ٹریفک بہت زیادہ تھی اور مجھے ٹرانسپورٹ نہیں مل رہی تھی۔۔۔اور۔۔۔بس" یہ آج ہی ہوا ہے۔آئندہ نہیں ہوگا۔"اس نے کچھ شرمندگی اور خفت سے التجائیہ انداز میں کہا۔

پلیز وقت ضائع مت کریں اور واپس چلی جائیں۔دوبارہ اپوائنٹمنٹ لے کر آیئے گا اور وقت پر آیئے گا۔"ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے اسے دوٹوک انداز میں کہا

"۔۔۔پلیز۔۔۔میں اتنی بھی لیٹ نہیں ہوئی اور میری غلطی"

www.novelsclubb.com

آپ اس قوم سے تعلق رکھتی ہیں جس کے بانی کو وقت ضائع کرنا بھی گناہ لگتا تھا۔"اسے اپنے پیچھے کسی کی رعب دار آواز سنائی دی تھی۔"اور اگر آپ مزید گنہگار نہیں ہونا چاہتیں تو یہاں سے چلی جائیں۔"وہ جھٹکے سے پیچھے مڑی۔بیلک تھری پیس سوٹ میں ملبوس قدرے بارعب شخصیت والا وہ شخص چالیس سے اوپر کا لگتا تھا۔اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی سفید داڑھی تھی اور گھنی بھنوؤں تلے ذہانت سے چمکدار سیاہ آنکھیں جن میں اس وقت سنجیدگی بھرا غصہ تھا۔وہ ایک لمحہ کو اس شخص کی رعب دار شخصیت کے سامنے مرعوب ہو گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے لیاقت صاحب سے ملنا ہے۔"اس نے خشک لبوں کو تر کرتے ہوئے کمزور سے لہجے میں "
۔کہا

"۔لیاقت صاحب اپنے دیے گئے وقت کے علاوہ نہیں ملتے"

مگر میں پھر بھی ان سے ملنا چاہتی ہوں۔اگر آپ کہتے ہیں تو ہاتھ جوڑ کر اپنا گناہ کی معافی مانگ " لوں گی۔کراچی جاکر مزار قائد پر بھی قوم کے بانی سے معافی مانگ لوں گی۔"وہ پوری طرح ۔۔سنجیدگی سے بولی تھی

آپ اس گناہ کی معافی کیوں مانگیں کی جس کی سنگینی کا آپ کو احساس تک نہیں؟"وہ جرح " ۔کرنے پر تلے ہوئے تھے

۔اس نے بے بسی سے لب کاٹے تھے

www.novelsclubb.com

کل نو بجے میرے آفس میں آکر مجھ سے مل سکتی ہیں آپ۔"اس کے جھکے ہوئے چہرے کو" ۔دیکھتے ہوئے وہ چلے گئے تھے۔اس نے چونک کر سر یکدم اٹھایا

۔۔اوہ۔۔۔تو یہ وہ تھے؟"وہ خود سے بڑبڑائی"

۔یہی تھے لیاقت صاحب۔"ریسیپشن نے ناقدانہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا"

۔قائد کے لیفٹ ہینڈ۔"اس نے جھرجھری لے کر تبصرہ کیا پھر باہر نکل آئی تھی"

آج کا دن ہی خراب تھا۔"اس نے سوچا پھر فٹ پاتھ کے کنارے چلنے لگی تھی۔اس کا ذہن" ۔بہت ساری سوچوں میں الجھا ہوا تھا

کتنے اصول پرست انسان ہیں۔"وہ سوچ رہی تھی۔ایسے شخص کے ساتھ وہ کام کیسے کرے" ۔گی۔وہ تو کبھی اصولوں کی پابند نہیں رہی تھی

مجھے کسی بھی اچھی سی لا فرم میں جاب کرنے کے لیے یہ انٹرنشپ لازمی کرنی ہے۔"وہ خود" سے کہہ رہی تھی۔"مگر مجھے جاب نہیں کرنی۔"وہ تقریباً روہانسی ہوگئی تھی۔"مجھے بس پیسے "۔چاہیے

وہ چلتے چلتے فٹ پاتھ کے ساتھ لگے ایک درخت کے ساتھ کھڑی ہوگئی تھی۔بے خیالی میں اس کی نگاہ فٹ پاتھ کے ساتھ کپڑا بچھا کر بیٹھے لال چوغہ والے بد صورت سے آدمی پر جا ٹھری تھی جس کی لمبی سفید داڑھی کسی کھچڑی کی مانند پونی میں بندھی ہوئی تھی۔سر پر رنگ برنگا سا رومال لپیٹا ہوا تھا اور گلے میں عجیب و غریب سی مالائیں۔اس کے قریب پنجرے میں سبز رنگ کا ایک ۔طوطا بھی تھا جس کی ایک آنکھ کالی تھی

۔وہ تجسس کے ہاتھوں قریب چلی آئی تھی اور پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی

۔یہ کیا ہے؟"لال چوغہ والا بابا اسے اپنی سرمہ سے بھری آنکھوں سے دیکھتا رہا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"?قسمت کا حال جاننے آئی ہو"

نہیں۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔"میں ان چیزوں پر یقین نہیں رکھتی۔"اس نے خود کو حتی الامکان یوں ظاہر کیا جیسے اسے ان چیزوں میں کوئی دلچسپی نا ہو۔

"?جاننا نہیں چاہتی کہ مستقبل میں تمہارے لیے کیا ہے"

بابے نے پراسراریت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں اپنا حال جانتی ہوں۔"اس نے گہری سانس لے کر کہا۔"اور میرا حال کچھ اچھا نہیں ہے۔"پنجرے میں بند طوطے کو دیکھتی ہوئی وہ کہہ رہی تھی۔"اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے اپنا حال سدھارنے کی کوشش نہیں کی تو میرا مستقبل بھی اچھا نہیں ہو گا۔"آخر پر وہ کچھ مایوسی سے گویا ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"?اور تمہارا حال کیسا ہے"

لال چوغہ والا اپنی داڑھی کے بالوں میں انگلیاں پھیر کر دلچسپی سے بولا۔

میرا حال ایک ایسے مسافر کی مانند ہے جس کی کوئی منزل نہیں۔مجھے نہیں معلوم میں کہاں جا رہی ہوں۔کیا کر رہی ہوں۔"وہ بے خیالی میں بول رہی تھی۔

"۔لگتا ہے تمہارا دن اچھا نہیں گزرا"

۔وہ چونکی۔پھر زور زور سے سر کو ہاں میں ہلایا

ہاں۔۔۔"وہ رنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔"پتہ نہیں کون بددعا دے گیا ہے مجھے خوش نا رہنے کی۔میرا ہر دن خراب ہی ہوتا ہے۔کچھ اچھا نہیں ہوتا۔پیسے بھی نہیں آتے۔زندگی میں فن بھی نہیں ہے۔میں امیر بھی نہیں ہوتی۔لو و آف لائف بھی نہیں ملتا۔آخر میرا قصور کیا ہے؟کس نے مجھے دی ہے اتنی منحوس بددعا؟آخر کون ہے جو مجھے خوش نہیں دیکھنا چاہتا؟"وہ آخر پر ۔تقریباً چلا اٹھی تھی

چوغہ والے نے کچھ کہے بغیر پنجرے میں بند طوطے کو باہر نکالا پھر اس سے مخاطب ہوا۔"تمہارا "؟نام کیا ہے لڑکی

۔ہادیہ۔"اس نے لب کشائی کی"

"۔یہ طوطا تمہیں بتائے گا کہ آگے تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے"

چلو ٹرائے کر لیتے ہیں۔ویسے بابا ہر انسان اپنا مستقبل اپنے ہاتھ میں لے کر پھرتا ہے۔"اس" ۔نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

۔ایک ہزار روپے۔"بابے نے کہا تو وہ ناسمجھی سے دیکھنے لگی"

"؟کس چیز کے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔وہ حیران ہوئی

تم دو تو۔۔۔پھر بتاتا ہوں۔"کچھ نا سمجھی سے اس نے بابے کو دیکھا پھر پرس سے ہزار کا نوٹ" ۔نکال کر اسے تھمایا

بابے نے نوٹ آنکھوں کے قریب لے جا کر چیک کیا۔اصلی تھا۔جلدی سے جیب میں ڈالا۔پھر طوطے کو چھڑی سے اٹھایا۔اس کے سامنے مختلف رنگوں کے کارڈز پڑے ہوئے تھے۔طوطے نے اپنی چونچ میں ایک کارڈ اٹھایا تھا۔بابے نے اس کی چونچ سے کارڈ لیا۔پھر اسے واپس ۔پنجرے میں مقفل کر دیا

اوہ۔۔۔"بابے نے غور سے کارڈ کو دیکھا پھر اسے۔وہ تجسس سے ساری کارروائی دیکھ رہی ۔تھی۔"لڑکی تیرے بھاگ جاگ گئے۔"وہ کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

"۔محبوب تیرے قدموں میں آنے والا ہے۔بس تو صبر سے انتظار کر۔پیسہ تیری لونڈی ہو گا"

۔بابے کی بات سن کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں

۔محبوب قدموں میں؟"وہ حیرت زدہ سی بڑبڑائی"

"۔ہاں۔۔۔بہت جلد"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر مجھے وہ منہ تک نہیں لگاتا۔" اسے یہ بات ہضم نا ہوئی۔" اور میں جاب لیس ہوں۔ پیسہ "
۔ کہاں سے آئے گا۔" اس نے جھلا کر کہا

میں نے کہانا وقت لگے گا۔ وقت کو مہربان ہونے دے۔ وقت مہربان ہو تو ناممکن بھی ممکن ہو "
۔ جاتا ہے۔" ہاں یہ بات معقول لگی تھی اسے۔ اس نے سر ہلا کر اتفاق کیا پھر بولی

۔ ویسے آپ روز کا کتنا کما لیتے ہیں؟" اس نے دلچسپی سے پوچھا "

وہ جی۔۔۔" لال چوغہ والا بابا اپنے پیلے دانتوں کے ساتھ مسکرایا۔ زرا سا آگے کو ہو کر "
" ۔ رازداری سے بولا۔" قسمت اچھی ہو تو پانچ چھ ہزار کی دیہاڑی تو لگ ہی جاتی ہے

ہادیہ نے خاصہ متاثر ہونے والے انداز میں اسے دیکھا پھر بولی۔" واہ بابے۔۔۔" داد دینے
" ۔ والے انداز میں کہا۔" مجھے اپنی اسسٹنٹ ہی رکھ لو

۔ خیر اب اسسٹنٹ وسٹنٹ کی ضرورت نہیں۔" بابے نے صاف منع کر دیا تھا "

۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئ

ہونہہ۔۔۔ تم مجھ جیسی اسسٹنٹ ڈیزرو نہیں کرتے۔" اس نے جتانے والے انداز میں کہا اور "
۔ پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئ تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جا کر نوکری ڈھونڈ بچہ۔"اپنے پیچھے اس نے بابے کو کہتے سنا تھا۔"پیسہ آسمان سے نہیں ٹپکتا۔"
"۔ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں

اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ایک ان پڑھ اور جاب لیس بابا اسے ڈھکے لفظوں میں نا
۔صرف جاب لیس ہونے کا طعنہ دے گیا تھا بلکہ اسے جاب دینے سے بھی انکار کر دیا تھا

ہونہہ۔۔۔بے روزگار کہیں کا۔"وہ بڑبڑائی۔"اونہہ۔۔۔"پھر نفی میں گردن ہلائی۔"وہ
بزنس مین ہے ہادیہ۔"اسے آیا پھر سر جھٹکا۔اس کے ایک ہزار روپے ضائع چلے گئے تھے۔اس
نے تاسف سے سر پر ہاتھ مارا پھر ارد گرد کا احساس کر کے چونکی۔گھڑی پر وقت دیکھا۔گیارہ بج
۔رہے تھے مگر آسمان بادلوں سے یوں ڈھکا ہوا تھا جیسے شام ہو گئی ہو

بارش۔۔۔"بوندیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے وہ چونکی تھی پھر عجلت میں بھاگتے ہوئے"
۔ٹیکسی روکی اور ڈرائیو کو حدید کے گھر کا پتہ بتانے لگی تھی

____

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس وقت شعور اور لاشعور کی کیفیت میں تھی۔اس کی گھنیری پلکیں بند آنکھوں پر سایہ فگن تھیں۔چہرے پر عجیب سا اضطراب اور بے چینی تھی۔یوں جیسے وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی ہو۔ یا جیسے کوئی درد بھری یاد اس کے ذہن میں کسی فلم کی مانند چل رہی ہو۔لمحہ بہ لمحہ اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات بڑھتے چلے جارہے تھے۔

وہ حشت سے چیختی ہوئی ایک دم اٹھ بیٹھی تھی۔اس کا سانس بہت تیز چل رہا تھا۔ہاتھوں میں لرزش پیدا ہو رہی تھی اور دل کی دھڑکن بے حد تیز ہو رہی تھی۔

وہ کچھ دیر اپنی دھندلی بصارت، بے اعتدال دھڑکن اور کپکپاتے ہاتھوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرتی رہی پھر سر جھٹک کر ادھر ادھر غائب دماغی سے دیکھتی رہی تھی۔کل کا دن کسی جھماکے کی طرح اس کے ذہن میں ری پلے ہوا تھا اور پھر اسے سب یاد آنے لگا تھا۔

وہ کسی ٹارچر سیل میں قید نہیں تھی۔وہ کسی ہاسپٹل کے تاریک کمرے میں بیڈ پر نہیں پڑی تھی۔ وہ اس وقت حدید کے گھر کے ایک کمرے میں تھی اور اپنے آپ میں تھی۔

بارش کی آواز سن کر وہ چونکی تھی۔ٹیرس کا دروازہ کھلا ہوا تھا جہاں سے بارش کی بوندوں کے گرنے کا شور کمرے کے در و دیوار میں محسوس ہو رہا تھا۔وہ بستر سے نکلی تھی اور ننگے پاؤں چلتی ہوئی ٹیرس پر آگئی تھی۔اس کے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے جو اب بارش میں بھیگنے لگے تھے۔ٹھنڈی ٹھنڈی بارش کی بوندیں اس کے وجود سے ٹکرانے لگی تھیں۔وہ کئی پل یونہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساکت کھڑی رہی تھی پھر کچھ سوچ کر کمرے میں چلی آئی۔نوٹ پیڈ پر قلم سے کچھ گھسیٹا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

وہ سیڑھیاں اتر کے نیچے آئی تو تان سین کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھا۔وہ اس سے نظر بچا کر دبے قدموں چلتی ہوئی لائونج میں سے بھاگی تھی۔

مین گیٹ کے قریب پہنچنے تک وہ مکمل بارش میں بھیگ چکی تھی۔

اس نے ارد گرد دیکھا۔کوئی نہیں تھا۔

راستہ صاف دیکھ کر وہ گیٹ کھولنے ہی لگی تھی کہ چوکیدار کوارٹر سے نکلا تھا اور اسے دیکھ کر دوڑا ہوا اس کی طرف آیا تھا۔

"میڈم آپ کہاں جارہی ہیں؟"

کہیں بھی جائوں۔میری مرضی۔گیٹ کھولو۔"وہ بدتمیزی سے بولی تھی۔"

حدید صاحب کا آرڈر ہے گیٹ نہیں کھولنا۔آپ ان کی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جا سکتیں۔"

اس نے شعلہ اگلتی نظروں سے چوکیدار کو دیکھا جو ایک دم سر جھکا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے صاحب سے کہنا وہ مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ گیٹ کھولو۔" وہ پھر بری طرح چلائی تھی۔

"میڈم آپ صاحب سے خود بات کر لیں۔ میں ایسے گیٹ نہیں کھول سکتا۔" چوکیدار نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"فون کرواپنے صاحب کو۔" اس نے سلگ کر کہا۔

"جی میڈم۔۔۔" چوکیدار عجیب مخمصے میں پڑ گیا تھا۔ اس نے اس کے غصہ سے خائف ہوتے ہوئے فون ملایا اور حدید کو کال کی۔

"میری بات کرواؤ اس سے۔" ساری بات سننے کے بعد حدید بولا تھا۔

"صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔" چوکیدار نے فون اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے جھپٹ کر فون اس کے ہاتھ سے لیا اور کان سے لگایا۔

"مجھے باہر جانا ہے۔" فون کے سپیکر میں اس کی غراہٹ سنائی دی تھی۔ حدید نے جھرجھری لے کر فون کان سے ہٹایا تھا۔ قریب ہی کھڑی نرسوں نے اسے چونک کر دیکھا۔ وہ اس وقت ریسیپشن پر کھڑا کوئی فائل دیکھ رہا تھا۔

"آہستہ بولیں پرنسز۔" اس نے دہائی دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اسے کہو گیٹ کھولے۔مجھے باہر جانا ہے۔"اس نے ہٹیلے لہجے میں اپنی بات دہرائی تھی"

۔کہاں جانا ہے؟"فائل بند کر کے وہ ریسیپشن پر کہنیاں ٹکائے کھڑا ہو گیا تھا"

۔مجھے بس باہر جانا ہے۔"اس کی ایک ہی ضد تھی"

۔میں واپس آ کر لے جاؤں گا۔"اس نے بہلایا"

۔مجھے ابھی جانا ہے۔"وہ بضد ہوئی"

۔۔مگر ابھی تو بارش ہو رہی ہے۔"اس نے سمجھانے کی سعی کی"

۔ہونے دو۔"اسے فرق نہیں پڑا"

"۔آپ بھیگ جائیں گی"

"۔بھیگنے دو"

"؟بیمار ہو گئیں تو"

"۔ہونے دو"

۔اوہ پرنسز۔۔۔"وہ بے بسی سے مسکرایا"

"؟میں گاڑی بھیج دوں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔نہیں مجھے اکیلی جانا ہے"

۔اچھا ٹھیک ہے۔"وہ رضامند ہو گیا"

"؟واپس آئیں گی"

۔وہ چپ رہی

۔واپس آئیں گی؟"سوال دہرایا"

۔ہاں۔۔۔"اس نے سر کو جنبش دی"

ٹھیک ہے۔میں آپ کی بات پر اعتبار کر رہا ہوں۔"اس نے حامی بھر لی تھی۔"پارک جائیں گی؟"

"۔نہیں۔"اس نے سر کو نفی میں ہلایا۔"قلعے میں"

۔وہ سمجھ گیا۔وہ پھر وہیں جانا چاہ رہی تھی۔لاہور کے شاہی قلعہ میں

"۔مگر وہ تو بہت دور ہے"

۔میں چلی جائوں گی۔"اس نے کہا تھا"

"؟راستہ معلوم ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔"

"پھر کیسے جائیں گی؟"

"نامعلوم۔"

"ایسے تو بھٹک جائیں گی۔"

"کوئی خضر راہ میں مل جائے گا۔"

وہ چند پل خاموش رہا۔

"اوکے۔دھیان سے۔"اس نے کہا تھا۔صوفیہ نے چوکیدار کو فون دیا۔

"گیٹ کھول دو۔"حدید نے چوکیدار کو ہدایت کی تھی۔چوکیدار نے گیٹ کھول دیا تھا۔صوفیہ چند لمحوں تک پیچھے مڑ کر اس گھر کو دیکھتی رہی تھی پھر اپنے سامنے سڑک کو دیکھا۔

"میں اپنے راستے خود تلاش لوں گی حدید۔"اس نے ہم کلامی کی اور بھاگتے ہوئے گیٹ عبور کر گئی تھی۔

"جی صاحب وہ چلی گئی ہیں۔"چوکیدار نے اس کے جانے کے بعد بتایا تھا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔"حدید نے فون بند کر دیا اور گہری سانس لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اسے زیادہ دیر تک نہیں روک سکتا تھا۔زبردستی کرنا اس کی سرشت میں شامل نہیں تھا۔

۔اسے واپس آنا ہوا تو وہ ضرور آئے گی۔اس نے سوچا پھر سر جھٹکا

نور صباح۔۔۔"بے دھیانی میں اس کی نگاہ ریسیپشن کے دوسری طرف نرسنگ ڈیسک پر بیٹھی" لڑکی پر پڑی تھی۔وہ پتہ نہیں کب سے وہاں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔اس کے یوں دیکھنے پر اس ۔نے نگاہ پھیر لی

"۔آر یو اوکے ؟"اس کے قریب آکر پوچھنے پر وہ کھڑی ہو گئی تھی۔"جج۔۔۔جی"

سب ٹھیک ہے۔آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ؟"وہ اپنے ازلی نرم لہجے میں اپنائیت سے پوچھ رہا" ۔تھا

۔جج۔۔۔جی نہیں۔"اس نے نفی میں سر ہلایا"

"؟تو پھر۔۔۔آپ کچھ پریشان ہیں کیا"

"۔نن۔۔۔نہیں تو"

تیاری کیسی ہے آپ کی ؟"تان سین کی زبانی اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ میڈیکل کا اینٹری ٹیسٹ" دینا چاہتی تھی۔سو فی الحال اس نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن نہیں لیا تھا بلکہ ٹیسٹ کی تیاری کر رہی ۔تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔جی اچھی ہے۔"اس نے ہموار لہجے میں جواب دیا"

۔اگر کوئی ہیلپ چاہیے تو آپ بلا جھجک مجھ سے کہہ سکتی ہیں۔"وہ بڑی نرمی سے کہہ رہا تھا"

۔جی شکریہ۔"اس نے سر جھکائے دھیمے لہجے میں کہا"

آپ جاب سے تو پریشان نہیں؟"وہ کچھ سوچ کر بولا۔اس دن کے بعد وہ آج آئی تھی"

۔ہاسپٹل

۔نہیں تو۔"وہ فورا بولی"

دیکھیں نور صباح۔۔۔آپ تان سین کی بیٹی ہیں۔آپ یہاں رہ سکتی ہیں اور جب آپ کا دل چاہے جاب چھوڑ بھی سکتی ہیں۔آپ کے جاب کرنے کا مقصد آپ کو اپنے خوف کی قید سے نکالنا ہے۔آپ کی شخصیت کو پر اعتماد بنانا ہے۔آپ اس طرح ڈر ڈر کر نہیں جی سکتیں۔"وہ کہہ رہا تھا اور وہ خاموشی سے اسے سنتی رہی تھی۔اس نے ایک بار بھی نظر نہیں اٹھائی تھی۔وہ ڈر گئی تھی۔اگر اس نے اس کی آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھ لی؟

میں سمجھ گئی۔"نور صباح نے سنجیدگی سے کہا۔"اپنے اندر کے خوف کو مارنا بہت مشکل ہوتا ہے۔"وہ میکانکی انداز میں ہاسپٹل کے کاریڈور سے گزرتے مریضوں کو دیکھ رہی تھی۔"اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کوشش کروں گی۔ کہ اس خوف کو خود پر ہادی نا ہونے دوں۔ ورنہ یہ خوف میری جان لے لے گا۔" حدید نے سنجیدگی سے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔" بالکل

اوکے۔ میں چلتا ہوں۔ گڈ لک۔۔" وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ وہ کاریڈور میں غائب ہوتے اس کے وجود کو دیکھتی رہی تھی۔

____

"آزمائش کے رستے کا بھلا کوئی انت ہوتا ہے؟" یہ پہلا خیال اسے چھو کر اس وقت گزرا تھا جب اس نے حدید کے گھر سے قدم باہر نکالے تھے۔

اس کے سامنے ایک راستہ تھا۔ لمبا راستہ جس کی منزل نامعلوم تھی۔ جس کا کوئی انت نہیں تھا۔ اس کی ذات دربدر بھٹکنے والی ذی روح کی مانند فرار کا راستہ تلاش کرتی دکھائی دیتی تھی۔ نامعلوم وہ کب سے اس راستہ پر چلتی جارہی تھی اور اپنے پیچھے قدموں کے نشان چھوڑتی جارہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاہور کی سڑکیں ایک جال کی مانند تھیں۔وہ اس جال میں بھٹک چکی تھی جس سے نکلنے کا کوئی مخرج اسے نظر نہیں آرہا تھا۔

یہ سڑکیں، یہ راستے اس کے لیے اجنبی نہیں تھے۔وہ بہت سالوں سے سڑکوں پر دربدر پھرتی ہوئی اپنا راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی مگر ہر بار بھٹک جاتی تھی۔

پرانا لاہور بھی اس کے لیے نیا نہیں تھا۔وہ یہاں کے ایک ایک چپے سے واقف تھی۔خوش نصیب کے گھر سے وہ اکثر بھاگ کر ان سڑکوں کی آوارہ گردی کرتی رہتی تھی اور پھر شام ڈھے قلعے کی پناہوں میں آجاتی۔

بارش ابھی بھی جاری تھی۔قلعہ میں داخل ہوتے ہی اسے چند ایک لوگ دکھائی دیے تھے۔

وہ اس قلعہ سے بھی بہت مانوس تھی۔وہ پورا دن یہاں بیٹھے گزار سکتی تھی۔وہ تصور میں قدیم شہزادے اور شہزادیوں کو محل کے در و دیوار میں محو رقص دیکھتی تھی۔

وہ بے مقصد یہاں وہاں پھرتی رہی تھی۔پھر وہ شیش محل آگئی تھی۔بارش نے اس کے پورے وجود کو بھگو دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتنی ہی دیر تک وہ ساکت کھڑی رہی اس محل کے در و دیوار کو تکتی رہی تھی پھر جیسے تھک کر ایک ستون کے ساتھ سر ٹکائے گھٹنوں پر بازو لپیٹ کر بیٹھ گئی تھی اور آنکھیں موند لیں۔ بارش کا شور اب بھی اس کی سماعتوں سے ٹکرا رہا تھا۔

"مفرور ہو؟" اس نے آواز سنی۔ دھیرے سے پلکیں اٹھائیں۔ کوئی اس سے مخاطب تھا۔ وہ اس کے سامنے والے ستون سے اسی کے انداز میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اپنی جسامت سے وہ قدرے بڑے قد کا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اس کی عمر کیا تھی۔۔۔ وہ اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔ مگر وہ کافی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ جسم پر معمولی سے کپڑے تھے۔ سفید داڑھی، جھریوں زدہ چہرہ اور سیاہ آنکھیں۔ کچھ تھا اس میں بہت عجیب سا۔ وہ لمحوں کے لیے اس سے نظریں نہیں ہٹا پائی تھی۔

"پناہ گزین ہوں۔" اس نے جواب دیا اور چہرہ پھیر لیا۔

"آہ! ستم دیدہ۔" بوڑھا افسوس سے مسکرایا۔

وہ خاموش رہی۔ گردن موڑے گرتی ہوئی بوندوں کو دیکھتی رہی۔ ٹپ ٹپ۔۔۔ پانی کے گرنے کی آوازیں۔۔۔ مدھم سا شور۔

اس نے ذرا کی ذرا گردن سیدھی کر کے بوڑھے کو دیکھا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ آنکھیں بند تھیں۔ کمر ستون سے ٹکا رکھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محو تماشہ ہو؟"اس کی آواز سن کر بوڑھے نے آنکھیں کھول دی تھیں۔اسے اپنی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا پاکر مسکرایا۔"نہیں۔۔۔ محو دعا ہوں"۔

"کیا مانگ رہے تھے؟"

بس ہے اک تمنائے خام۔"وہ جو کوئی بھی تھا گہری اردو استعمال کرتا تھا۔اور وہ اس سے اسی کی زبان و انداز میں کلام کر رہی تھی۔

قبول ہوئی؟"پھر پوچھا"۔

"ہاں۔۔۔ہو گئی"۔

بوڑھے نے کہا۔وہ ناسمجھی سے اسے دیکھتی رہی۔

"تم ہو کون؟"

"بس ہوں کوئی"۔

اس کا جواب غیر واضح تھا۔

"میرے پیچھے آئے ہو؟"

وہ پتہ نہیں کیوں سوال کرنے لگی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔نہیں"

۔مگر پہلے تو یہاں تم نہیں تھے۔"وہ مطمئن نہیں ہوئی"

۔نہیں تھا۔۔۔اب ہوں۔"اس کا جواب گہرا تھا"

"؟اور کب تک رہو گے"

"۔جب تک وقت نہیں آئے گا"

۔وہ اسے سمجھ نہیں پا رہی تھی

"؟دیوانے ہو"

"۔خود سے بھی بیگانہ ہوں"

۔۔۔خاموشی۔۔۔برستی بارش۔۔۔پراسرار چہرہ

۔پھر کیا ہو؟"آنکھیں سوالیہ ہوئیں"

۔بس اک جاہل فلسفی۔"وہ جواب زبان پر لے آیا تھا"

۔تم فلسفی ہو؟کیا ثبوت ہے؟"شک کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پوچھا"

"۔میں جاہل بھی ہوں۔یہی میرے فلسفی ہونے کا ثبوت ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ حیران رہ گئی تھی۔اسے اپنا آپ لاجواب ہوتا محسوس ہوا تھا۔

"کیا تم کوئی بزرگ ہو؟"

"میری عمر تو یہی بتاتی ہے۔"

"پھر کیا کرتے ہو؟"

"انتظار۔"

"کس چیز کا؟"

"تغیر کا۔"

"تم تغیر کو کس چیز سے مماثلت دیتے ہو؟"

"وقت سے۔جو کبھی ٹھہرنے والی شے نہیں۔جس کی فطرت میں ہر پل بدلاؤ ہے۔"

خاموشی۔۔۔

تم کیا کرتی ہو؟"اب اس کی باری تھی۔"

"انتظار۔"

"کس کا؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔عدم ہونے کا"

۔وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔بوندیں گرتی رہیں۔وقت ٹھر گیا تھا

"؟عدم"

"۔ہاں۔۔۔مجھے اپنے وجود کو عدم کرنا ہے"

۔بوڑھا فلاسفر چند لمحے اسے دیکھتا رہا تھا۔جیسے اسے اندر تک پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو

کیا تمہیں معلوم ہے "وجود و عدم" کیا ہے؟"بہت دیر بعد اس نے سوال کیا تھا۔وہ چونک کر" اسے دیکھتی رہی تھی۔وہ اپنی زیرک نگاہیں اس پر جمائے کہہ رہا تھا۔"تم ایک وجود رکھتی ہو۔ "؟تم اسے عدم کرنا چاہتی ہو۔کیا تم اپنے ہی وجود کی نفی کر رہی ہو

کیا اس بات سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ میرا وجود بھی ایک "وجود" رکھتا ہے؟"اس نے جواباً" تلخی سے کہا تھا۔"مجھے نہیں لگتا ہے کہ کائنات میں میرا بھی کوئی وجود ہے۔"وہ پھر بولی تھی اور ۔طنزیہ نظروں سے بوڑھے فلاسفر کو دیکھا

تمہارا وجود ایک "وجود" رکھتا ہے۔اور تم اس بات کا شعور رکھتی ہو۔"بوڑھے فلاسفر نے" ۔جتانے والے انداز میں کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارا شعور اس بات کا ثبوت ہے کہ تم ایک وجود رکھتی ہو۔ تم زندہ ہو۔ایک جیتی جاگتی "انسان ہو۔"

شیش محل کے در و دیوار دم سادھے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے۔

تم موجود ہو۔" بوڑھے نے پھر کہا۔ "کوئی شے جس کا "وجود" نا ہو وہ "عدم" نہیں ہو "سکتی۔"

"وجود کی "موجودگی" وجود کا ثبوت نہیں ہوتی۔"

بوڑھے نے چونک کر اسے دیکھا پھر مسکرایا۔ وہ ذہین تھی۔اس کے پاس جواب تھے۔

وجود سے ماورا کوئی شے نہیں ہوتی۔عدم اور وجود ایک دوسرے میں سرایت کیے ہوئے" ہیں۔" وہ پھر بولا تھا۔ وہ کچھ الجھ کر اسے دیکھتی رہی تھی۔

کیا میں تمہیں سمجھاؤں؟" اس کی الجھن پر بوڑھے نے کہا"۔

ہاں۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ متجسس تھی۔ سننا چاہتی تھی۔ جاننا چاہتی تھی۔" کائنات کے راز اس کے لیے ہمیشہ سے پرکشش رہے تھے۔اسے احساس نہیں ہوا تھا کبھی کہ اس کا اپنا وجود بھی کائنات کے رازوں میں سے ایک راز ہے جس کے جواب فلسفی آج تک تلاش کرتے آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس سوال کا جواب میں تمیں نہیں سمجھا سکتا؟"بوڑھے فلاسفر کی"

۔مسکراہٹ پر اسے کچھ عجیب لگا

۔کیا مطلب؟"وہ پھر الجھی"

مطلب یہ کہ انسان کو اپنے وجود کی تلاش کے بعد اس سوال کا جواب ملتا ہے کہ وہ کون ہے۔"

اور جب انسان خود کو جان لیتا ہے تو اس پر وجود و عدم کے راز کھل جاتے ہیں۔"بوڑھا بولتے

۔بولتے خاموش ہوا تھا

۔کیا کبھی کوئی خود کو بھی جان پایا ہے؟"وہ بڑبڑائی تھی"

اس سوال کا جواب فطرت سے ہی موصول ہوتا ہے۔"وہ غور سے اسے سن رہی تھی۔"مگر"

"۔پاگل پن کے بعد

www.novelsclubb.com

۔میں پاگل نہیں ہوں۔"وہ پتہ نہیں کیوں ایک دم چلائی تھی"

۔تم انتہا پر جا کر سوچتی ہو۔"بوڑھے نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا"

عشق کی انتہا جنون ہے۔پاگل پن۔اپنے آپ کو کھو دینا۔کائنات کا کوئی بھی جزبہ خواہ وہ محبت"

ہو یا نفرت،رنج ہو یا خوشی۔۔۔جب انسان کے اندر حد سے بڑھ جاتا ہے تو پاگل پن کی انتہا کو

چھولیتا ہے۔پھر انسان اپنے عقل و شعور میں نہیں رہتا۔"بوڑھا فلاسفر بولتا رہا تھا۔وہ اسے سنتی رہی تھی۔دماغ میں اس کی باتوں کو سوچتی رہی تھی

ایک لمبے توقف کے بعد اس نے لب کھولے تھے۔

" مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں موجود ولا موجود (Existence and non existence) کے گرداب میں بے مقصد بھٹک رہی ہوں۔میں اپنے وجود کی وجہ تلاش کرتی ہوں۔مگر جاننے سے قاصر ہوں۔میں اس طرح بے مقصد بھٹکتے ہوئے تھک چکی ہوں۔کبھی میں خدا کو آواز دیتی ہوں۔پھر خود ہی اس کے وجود سے انکار کرتی ہوں۔کبھی کتابوں کے اوراق پلٹتی ہوں تاکہ اپنی بے مقصد ذات کے ثبات جان سکوں۔مگر میں ناکام رہتی ہوں۔میرا دماغ عجیب و غریب سوچوں میں گھرا رہتا ہے۔میرا شعور مجھ سے سوال کرتا ہے۔میں کون ہوں۔کہاں سے آئی ہوں۔مجھے اس دنیا میں کون لایا ہے۔میں جس دنیا میں رہتی ہوں اس کا خالق کون ہے۔وہ میری نظروں سے پوشیدہ کیوں ہے۔وہ میری پکار کا جواب کیوں نہیں دیتا۔اس نے مجھے دنیا میں لانے سے پہلے مجھ سے مشورہ کیوں نہیں کیا۔اس نے مجھے دنیا میں کیوں بھیجا ہے۔اس نے مجھے زندگی ہی کیوں دی ہے اگر موت سے ہمکنار کرنا تھا۔میرا وجود "وجود" ہی کیوں رکھتا ہے اگر اسے عدم ہونا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی۔اس کے انداز میں عجیب سی الجھن تھی۔ جیسے اس کے اندر کی سوچوں نے اسے تھکا ڈالا تھا۔

"مجھے یہ بات بہت زیادہ وحشت زدہ کرتی ہے کہ میرا وجود سانس لے رہا ہے اور ایک دن میری سانسیں ساکن ہو جوئیں گی۔ایک دن میں مر جائوں گی۔ایک دن میں زندہ نہیں رہوں گی۔" وہ اپنے خوف کو لفظوں کے سہارے اس تک پہنچا رہی تھی۔اسے بتا رہی تھی کہ اس کے محسوسات کیا تھے۔

"وجود "و"عدم "۔۔۔یہ کتنے سادہ مگر معنی سے بھرے الفاظ ہیں۔زندگی اور موت ۔۔۔دونوں ساتھ ساتھ۔جیسے کسی سکے کے دو چہرے ہوں"

کیا تم نے کبھی اپنے وجود کو عدم کرنے کی کوشش کی؟"بوڑھے فلاسفر کے سوال پر اس کی آنکھوں کی پتلیاں لمحوں کے لیے ساکت ہوئی تھیں۔پھر اس نے کہا تھا۔"ہاں"

میں نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔میں خودکشی نہیں کرنا چاہتی۔مگر اپنے وجود کو عدم کر دینا چاہتی ہوں۔یہ بہت مشکل ہے۔زندہ رہنا بہت مشکل ہے۔"وہ چپ چاپ اسے سنتا رہا تھا۔بغیر روکے، بغیر ٹوکے۔چہرے پر کچھ نہیں تھا۔نا غصہ، نا ملامت۔

"تم اپنے وجود کا مقصد جانتی ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے کہا تھا

"۔نہیں"

"؟ڈھونڈنے کی کوشش کی"

"۔پتہ نہیں"

"۔کوشش نا کرنے سے دل بیمار ہو جاتا ہے۔اور دل بیمار ہو جائے تو وجود بھی بیکار ہو جاتا ہے"

۔وہ خاموش رہی۔پھر بولی

میرا کوئی مقصد نہیں ہے۔مجھے لگتا ہے کہ میں کچھ بھی کر لوں بدلے میں مجھے صرف خالی پن"
"۔ہی ملے گا۔کچھ محسوس نہیں ہو گا

۔بوڑھا فلاسفر سنجیدگی سے مسکرا کر گویا ہوا

ہر چیز کے بدلے میں کچھ نا کچھ ضرور ملتا ہے۔اور کچھ چیزوں کے بدلے میں آپ کو صرف"
"۔"خالی پن" کا احساس ملتا ہے

اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔کیا کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کا جواب اس شخص کے پاس
؟نہیں تھا

"؟جاننا نہیں چاہو گی"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"?تم جانتے ہو"

۔صرف "تم" جانتی ہو۔" وہ اپنے الفاظ پر زور دے کر بولا تھا"

"?کیا مجھے اپنے وجود کا مقصد خود تلاشنا ہو گا"

"۔ہاں"

"?مگر کیسے"

"۔محنت سے"

مگر محنت کے لیے ایک سمت کا تعین ضروری ہے۔" وہ بولی۔۔۔"اور سوچنے کے لیے عقل۔۔۔مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ کس سمت میں جانا ہے؟"اس کے دماغ میں بہت سارے ۔سوال تھے

عقل سمت متعین نہیں کرتی۔بلکہ متعین سمت کے دائرے میں عقل حرکت کرتی" ہے۔"بوڑھے فلاسفر کے پاس ہر سوال کا جواب تھا۔"پہلے اپنا مقصد ڈھونڈو۔پھر سوچو کہ اس مقصد کا کیا مقصد ہے۔یہ تمہیں کہاں لے کر جائے گا۔بدلے میں کیا ملے گا۔منزل کیسی ہو "۔گی

"?مگر منزل بند گلی بھی تو ہو سکتی ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر اپنا مقصد اس چیز کو بنانے سے پہلے سوچو کہ انت پر صرف بند دروازہ ہے یا کوئی کھڑکی جس "
۔سے ہوا بھی آتی ہے۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا

پہلے سمت کا تعین کرو۔ پھر عقل کو استعمال کرو۔اپنا راستہ تلاشو۔ پھر سوچو کہ تمہاری منزل "
"۔ تمہیں کہاں لے جائے گی

۔ مگر انسان کو پہلے معلوم ھونا چاہیے کہ ہم کون ہیں۔" اس نے نیا نقطہ اٹھایا"

ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔ معلوم ہونا چاہیے۔" بوڑھے فلاسفر نے اتفاق کیا۔" لیکن ''پہلے'' کی "
شرط ہٹا کر۔۔۔" وہ اس کی بات غور سے سن رہی تھی۔۔۔۔" اور رہا اس سوال کا جواب
کہ ''میں کون ھوں'' تو عقل اس کے متعلق متعدد اور متضاد جوابات دیتی ہے جو کسی بھی طرح
آپ کو مطمئن نہیں کر سکتے۔" اس نے سانس لینے کا وقفہ لیا۔" کیا تم جانتی ہو کہ خالق اور مخلوق
میں فرق صرف " تخلیق " کرتی ہے۔ مخلوق " تخلیق " کے مراحل سے گزر کر وجود پاتی ہے۔
اور خالق کا وجود " ابد " بھی ہے اور " ازل " بھی۔ اس کا وجود عدم نہیں ہوتا۔" وہ مزید بول رہا
بھی (being) " تھا۔" تخلیق " وجود " بھی رکھتی ہے اور " عدم " بھی ہوتی ہے۔" میں
تخلیق ہے۔ زمین و آسمان بھی تخلیق ہیں۔اور ان میں موجود فطرت کے قوانین (laws of
بھی تخلیق ہیں۔ یہ سب ایک وجود رکھتے ہیں۔اور یہ سب ایک ان دیکھے وجود (mature
کے " وجود " کی بھی گواہی دیتے ہیں۔ بس یہ عدم کی سمت کا تعین نہیں کرتے۔" بوڑھا فلاسفر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بولتے بولتے کھانسنے لگا تھا۔اس کی آواز دھیمی پڑنے لگی تھی۔وہ کھڑا ہو گیا تھا۔وہ اس کی تقلید میں کھڑی ہو گئی تھی۔اس نے بغور اسے دیکھا۔وہ قد کاٹھ کے لحاظ سے اس سے کئی گنا بڑا تھا۔

"کیا وجود و عدم کے درمیان کچھ باقی ہے؟"اس نے اپنے ذہن میں مچلتے سوال کو زبان دی تو بوڑھے فلاسفر نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا پھر سر ہلایا۔چبوترے کی سیڑھیاں اتر کر نیچے پڑے چند کنکر اٹھا کر مٹھی میں دبائے اور واپس اس کے پاس آیا۔

"وجود و عدم کے بیچ میں "زمانہ" ہے۔اور جانتی ہو زمانہ کسے کہتے ہیں؟"ہاتھوں میں تھامے کنکر وہ اب اس کے سامنے مٹھی کھول کر دکھا رہا تھا۔

"Time(وقت)" اس نے جواب دیا اور ایک کنکر مٹھی میں لے لیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔"بوڑھے فلاسفر نے کہا۔وہ ہچکچاتے ہوئی اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔وہ اسے دیوان خاص کے احاطے میں لے آیا تھا جہاں بڑا سا فوارہ نصب تھا۔روش کے بیچوں بیچ وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔بارش کے باعث دوسرے کے ارد گرد پانی کسی تالاب کی طرح جمع ہو گیا تھا۔

"اور معلوم ہے وقت کیا ہے؟"

بوڑھے فلاسفر نے ساکن پانیوں میں پتھر پھینکتے ہوئے اسے دیکھا پھر بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تبدیلی۔۔۔بدلائو۔" وہ مسکرایا۔اس نے اس کے ہاتھ میں باقی کے کنکر تھمائے۔وہ پہلے اپنے ہاتھ میں موجود کنکروں کو دیکھتی رہی پھر ایک بڑا سا کنکر پانی میں اچھالا۔ایک چھپاکا سا ہوا تھا۔ پانی کی سطح پر دور دور تک لہریں بنتی گئی تھیں۔

کیا تم نے دیکھا؟" بوڑھے فلاسفر نے اسے متوجہ کیا۔

"ایک پل کے لیے کنکر تمہارے ہاتھ میں موجود تھا۔اب وہ نہیں ہے۔وہ تمہارے لیے عدم ہو چکا ہے۔وہ اب۔۔۔" ہاتھ سے تالاب کی طرف اشارہ کیا۔" یہاں ہے۔"

وہ ٹھر کر اسے دیکھنے لگی تھی جواب اپنی بات کی وضاحت دے رہا تھا۔

"بعض دفعہ انسان کو صرف ایک لمحہ کی مہلت ملتی ہے۔صرف ایک لمحہ لگتا ہے انسان کو بے جان ہونے میں۔تم وہ پتھر نہیں ہو جو تالاب میں گر کر اپنا نام و نشان کھو دے۔اپنی زندگی کا مقصد جانو۔"

وہ کہہ رہا تھا۔"زندگی بیکار نہیں ہوتی۔اسے بیکار تمہاری سوچیں بناتی ہیں۔مثبت انداز میں سوچو اور اپنی پچھلی زندگی پر نظر دوڑائو۔تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اب تمہیں کیا کرنا ہے۔"

پانی میں کنکر پھینکتے ہوئے وہ لہروں کو دیکھتی ہوئی اس کی باتوں کو دھیان سے سن رہی تھی۔

"میں اب چلتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

۔کنکر ختم ہو چکے تھے۔وہ خالی ہاتھ رہ گئی تھی

۔کیا تم پھر آئو گے ؟"اس نے بے اختیار پوچھا"

۔اگر خدا نے چاہا تو ضرور۔"وہ دھیمے سے مسکرایا۔پھر پلٹ گیا۔وہ اس کے پیچھے بھاگی"

"؟تم نے اپنا نام نہیں بتایا"

۔اس کی پکار سن کر وہ پلٹا

میرا کوئی نام نہیں ہے۔"وہ ٹھرے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔"میں صرف ایک فلسفی ہوں۔"""

۔جواب دے کر وہ اسے حیرت زدہ سا چھوڑ کر واپس مڑ گیا تھا

وہ خاموشی سے وہاں کھڑی رہی تھی۔اس کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔وہ جا چکا تھا۔وہ بارش میں وہاں کھڑی بھیگتی رہی تھی۔اس کے بالوں کی لٹیں گیلی ہو کر چہرے کے ۔ساتھ چپک گئی تھیں اور ٹھوڑی سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

۔وہ کون تھا؟وہ نہیں جانتی تھی۔شاید اس کی ذات بھی ایک راز تھی

وہ واپس شیش محل آگئی تھی۔اسی ستون سے ٹیک لگائے وہ پھر سے بیٹھ گئی تھی۔اسے کتنے ہی پل یونہی بیت گئے تھے۔بارش برستی رہی تھی۔اس نے گھٹنوں پر بازو لپیٹ لیے۔اسے سردی ۔کا احساس چھو کر گزرا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرنسز۔۔۔"مانوس سی پکار پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔فارمل ڈریس شرٹ میں ملبوس وہ" اس کے سر پر کھڑا تھا۔وہ اپنی سوچوں میں اتنی گم تھی کہ اس کے قدموں کی آہٹ تک محسوس نہیں کر پائی تھی۔

کب سے ڈھونڈ رہا ہوں آپ کو۔"اس کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور" شرٹ بھی گیلی ہو کر جسم کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔وہ بارش میں بھاگتا ہوا آیا تھا۔

چلیں اب گھر۔۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے۔"اس نے زبردستی اسے کھینچ کر اٹھایا۔وہ بغیر" مزاحمت کیے اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

عالم بخت کا آفس بے حد پر تعیش تھا۔کھڑکیوں پر بھاری پردے پڑے تھے۔آفس کی تھیم وائٹ اور گرے تھی۔ماربل کے سفید فرش اور پیچھے بنے بڑے سے کتابوں کے شیلف اور شیشے کی میز کے سوا ان کے کمرے میں ہر چیز گرے تھی۔سفید و سیاہ کا مرکب۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی سفید و سیاہ گھنی بھنوؤں کے درمیان اس وقت ان گنت لکیریں تھیں۔ماتھے پر اضافی بل پڑے ہوئے تھے۔وہ ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنی پاور سیٹ کے ہتھے پر جمائے دوسرے سے سگار کے کش لے رہے تھے۔ان کے چہرے پر عجیب سا سرد پن تھا۔انداز میں تمکنت سی تھی۔

جانے کتنے ہی پل وہ یونہی بیٹھے رہے تھے پھر دروازے پر دستک کی آواز ہوئی تھی۔

"کم ان. "انہوں نے اپنی بھاری رعب دار آواز میں نووارد کو اندر آنے کی اجازت دی۔

چند سیکینڈز بعد کمرے میں قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔وہ ان کے سامنے مودب سا کھڑا تھا۔البتہ سر نہیں جھکایا تھا۔آنکھیں واضح ان پر جمی ہوئی تھیں۔

"آپ نے بلایا تھا؟"

"ہاں بیٹھو۔"سنجیدہ تاثرات کے ساتھ انہوں نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔

"تم آج کل فلیٹ میں رہ رہے ہو؟"انہوں نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جانتے ہوئے بھی یہ بات کیوں پوچھ رہے ہیں؟"اس نے جواباً سنجیدگی سے کہا۔

"ہریرہ۔۔۔"ان کی آواز تیز ہوئی۔"میں تم سے وجہ جاننا چاہتا ہوں گھر چھوڑنے کی۔"

"آپ کے لیے نا جاننا ہی بہتر ہے۔ورنہ یہ رہا سہا بھرم بھی ٹوٹ جائے گا۔"اس کے انداز میں تلخی سی تھی۔آنکھوں میں کچھ تھا جسے وہ سمجھ نہیں پائے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔کیا مطلب ہے اس بات کا؟"ان کا لہجہ برہم ہوا"

۔جو آپ سمجھیں۔"اس نے کندھے اچکائے"

میں نے تمہیں یہ کہنے کے لیے بلایا تھا کہ الیکشن ہونے والے ہیں۔گھر واپس آجائو اور پارٹی کو" سپورٹ کرو۔الیکشن کمپین میں حصہ لو۔تم اس گھر کے فرد ہو۔"وہ کئی لمحوں تک انہیں دیکھتا رہا تھا پھر ہنس دیا۔اس کی ہنسی استہزائیہ تھی۔جیسے وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے کیا بات کرنے والے تھے۔وہ ایک سیاستدان تھے۔اس نے ان سے بھلا کب امید رکھی تھی کہ وہ فقط اپنی محبت سے ۔مجبور ہو کر اسے گھر واپس بلائیں گے

مجھے معلوم تھا۔"اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔"میں جانتا تھا آپ نے یہی سب کہنے کے لیے" بلایا ہو گا۔"اپنا اندازہ درست ثابت ہونے پر وہ تلخی سے مسکرایا۔" مگر میرا جواب وہی ہے۔مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس گندے کھیل سے۔"آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس کے لہجے میں ۔زہریلا پن اتر آیا تھا۔کمرے کی فضا میں عجیب سا تناؤ پیدا ہو گیا تھا

بکواس بند کرو۔" عالم بخت گرجے تھے۔"یہ سب ہم تمہارے لیے ہی کر رہے ہیں۔ہمدان" پر کتنا پریشر ہے۔تم دونوں بھائیوں کو اپنے باپ کا احساس نہیں ہے؟"آخر پر انہوں نے جزباتی ۔حربہ استعمال کیا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"۔پلیز۔۔۔"اس نے بیچ میں ہی انہیں ٹوک دیا۔"آپ یہ سب مجھے مت بتائیں"

۔ہمدان کو تمہاری اور حدید کی ضرورت ہے۔"اس بار ان کا لہجہ دھیما اور سمجھانے والا تھا"

ہمدان صاحب کو ان کی اولاد کی ضرورت نہیں۔"اس کا لہجہ بے حد ترش تھا۔"وہ آپ کے "

"۔بیٹے ہیں۔میرے باپ نہیں

۔وہ تمہارا باپ ہے۔"عالم بخت نے جتایا"

۔پھر تو وہ حدید کے بھی باپ ہیں۔"وہ تمسخرانہ لہجے میں گویا ہوا"

۔مجھ سے بحث مت کرو۔"انہوں نے وارن کیا"

۔یہ بحث نہیں ہے۔حقیقت ہے۔"اس کی آواز میں مزید تلخی شامل ہو گئی تھی"

"؟تو تم واپس نہیں آؤ گے"

۔جب تک حدید اور ہماری ماں اس گھر میں واپس نہیں آجاتیں۔"اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا"

تو پھر ٹھیک ہے۔تم دونوں کا اس گھر سے کوئی لینا دینا نہیں۔میں تم دونوں کو عاق کر دوں "

۔گا۔"عالم بخت نے سگار ایش ٹرے میں پھینکتے ہوئے قدرے اشتعال انگیز لہجے میں دھمکی دی

www.novelsclubb.com

بصد شوق۔"اسے فرق نہیں پڑا۔"میں پھر بھی واپس نہیں آئوں گا۔"اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔وہ کھڑا ہو کر دو قدم پیچھے ہوا اور ان پر ایک آخری اچٹتی نگاہ ڈال کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

آپ؟"عالم بخت کے آفس کے باہر ہمدان کو کھڑے دیکھ کر وہ ایک لمحہ کو ٹھٹھکا تھا۔ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اندر ہونے والی ساری گفتگو سن چکے ہیں۔

مجھے تم سے بات کرنی تھی۔"ہمدان نے اپنے اور اس کے درمیان حائل خاموشی توڑی تھی۔"

مگر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔میں آپ کی کسی جزباتی بلیک میلنگ میں نہیں آئوں گا"۔نا ہی آپ کی کسی پلاننگ کا حصہ بنوں گا۔"اس نے صاف اور دو ٹوک انداز میں جتایا

مجھے سکندر کے متعلق بات کرنی ہے۔"ہمدان نے اس کی تصورات کے برعکس بات کہی" تھی۔وہ کچھ نا سمجھی سے انہیں دیکھتا رہا تھا۔

"?چاچو کے بارے میں"

ہاں۔۔۔"ہمدان نے اثبات میں سر ہلایا۔"آئو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"وہ ناچاہتے ہوئے" بھی ان کے ساتھ لان میں چلا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاسپٹل کیسا جارہا ہے؟" ہمدان نے بات کا آغاز کیا۔وہ دونوں لان میں کرسیوں پر آمنے "
۔سامنے بیٹھے تھے۔ملازم چائے کی ٹرے ان دونوں کے سامنے رکھ کر چلا گیا تھا

۔ٹھیک جارہا ہے۔"اس نے چائے کا کپ اٹھالیا اور سنجیدگی سے ہمدان کو دیکھا"

۔اپنی ماں سے ملے؟" ہمدان نے یکدم پوچھا"

"؟اپنی بیوی سے ملے آپ"

۔اس نے جواباً کاٹ دار لہجے میں پوچھا

میں پہلے ہی اس معاملے میں بہت بے بس ہوں۔" ہمدان نے قدرے بے بسی سے کہا۔"میں "
تمہاری طرح نہیں تھا کہ سر اٹھا کر اپنے باپ کے سامنے جاکر دوٹوک انکار کرتا۔میں ان کے
۔اصولوں کے سامنے ہار مان گیا تھا۔"وہ کچھ پشیمان لہجے میں کہہ رہے تھے

www.novelsclubb.com

میں نے آپ سے وضاحت نہیں مانگی۔"اس نے تلخی سے کہا۔"ٹو دا پوائنٹ بات کریں ہمدان "
صاحب۔میرے پاس وقت نہیں ہے۔"اس کے لہجے میں ایسی اجنبیت اور بیگانگی تھی کہ
۔ہمدان عالم کے دل کو سخت ٹھیس لگی تھی

میری خواہش ہے کہ تمہارے منہ سے ایک بار اپنے لیے بابا کا لفظ سنوں۔تم اور حدید دونوں "
۔۔نے کبھی مجھے باپ کا درجہ نہیں دیا۔" ہمدان کے لہجے میں حسرت تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا آپ نے کبھی ہمیں اپنی اولاد سمجھا تھا؟"اس نے جواباً سلگتے لہجے میں کہا اور چائے کا کپ میز"
۔پر رکھ دیا

ٹھیک ہے۔ چھوڑو اس بات کو۔" ہمدان جانتے تھے کہ اس ساری بحث کا کوئی فائیدہ نہیں تھا۔"
وہ ان سے مزید خفا ہو جاتا اگر وہ کچھ کہتے۔" مجھے تم سے سکندر کے بارے میں ایک اہم بات
کرنی ہے۔"وہ کہہ رہے تھے۔"پہلے میں نے سوچا کہ حدید سے بات کروں۔ مگر وہ میری شکل
۔دیکھنے کا بھی روادار نہیں۔"ان کے لہجے میں مایوسی تھی

ویل ڈیزروڈ۔"ابوہریرہ نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔ہمدان نے ضبط سے اس کا طنز"
۔برداشت کیا

"؟سکندر کی موت کے متعلق تمہیں کیا لگتا ہے"

"۔وہ کچھ چونک کر انہیں دیکھنے لگا تھا۔"کیا مطلب۔۔۔چاچو کا مرڈر ہوا تھا۔سب جانتے ہیں

"؟ہاں مگر۔۔۔مگر یہ قتل کس نے کیا تھا"

۔پتہ نہیں۔۔۔آپ کچھ جانتے ہیں؟"وہ خود الجھ گیا اور نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ صاف صاف قتل تھا۔اس میں کسی کا بھی ہاتھ ہو سکتا ہے۔" ہمدان کہہ رہے تھے۔" مگر بات یہ ہے کہ اس قتل کو خودکشی کا رنگ دے کر بند کر دیا گیا تھا۔" وہ الجھن زدہ نظروں سے ۔ہمدان کو دیکھ رہا تھا

"?ان سب باتوں کا مقصد؟ آپ یہ سب اب کیوں ڈسکس کر رہے ہیں"

۔ہمدان نے چند لمحے سوچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا پھر گویا ہوئے

کیا تم جانتے ہو سکندر کی ایک بیٹی بھی تھی؟" ہمدان نے قدرے رازداری سے آگے کو جھک" کر کہا تھا۔وہ ناسمجھی اور شاک کے ملے جلے تاثرات سے ان کو دیکھ رہا تھا جیسے سمجھنے کی کوشش کر ۔رہا ہو کہ جو اس نے سنا تھا وہ حقیقت تھی

سکندر چاچو کی بیٹی۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔" اب کہاں ہے وہ؟" اس نے دوبارہ پوچھا۔" وہ زندہ" "?ہے

ہاں۔" ہمدان عالم نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔" زندہ ہے۔ مگر مجھے نہیں معلوم کہ وہ" ۔کہاں ہے۔" ان کے انداز میں عجیب سی بے بسی تھی

"?اس کا نام کیا ہے"

۔اس کا نام ہادیہ سکندر ہے۔" ہمدان نے کہا تھا"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔ہادیہ؟ہادیہ سکندر؟"وہ زیر لب بڑبڑایا تھا"

"؟کیا عمر ہو گی اس کی"

"۔بائیس، تئیس سال۔۔۔۔شاید"

"؟کیا آپ کو اس کے بارے میں مزید کچھ معلوم ہے"

۔نہیں۔"انہوں نے نفی میں گردن ہلائی"

"؟کیا تم اسے ڈھونڈ سکتے ہو"

مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔ مگر میں کوشش کروں گا۔"وہ خود بہت الجھن کا شکار ہو گیا تھا۔صرف" ۔نام سے وہ اسے کیسے ڈھونڈ سکتا تھا

مجھے تمہیں ایک اور بات بھی بتانی ہے۔"ہمدان زرا ہچکچا کر بولے تھے۔وہ سنجیدگی سے انہیں" ۔دیکھنے لگا تھا۔وہ اب اسے کچھ بتا رہے تھے

بات یہ ہے کہ سکندر کی۔۔۔"انہوں نے اسے جو بات بتائی تھی اسے سن کر وہ ساکت رہ گیا" تھا۔کتنے ہی پل وہ بے یقینی،رنج، صدمہ اور غصہ کی کیفیت میں رہا تھا۔سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ۔کیا کرے،کیا کہے

۔آپ کو یہ سب کیسے معلوم؟"بہت دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوا تھا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔سکندر کا بھائی ہوں میں۔" ہمدان ہولے سے مسکرائے تھے"

میں اب سوچتا ہوں آگے کیا کرنا ہے۔" ابوہریرہ نے کہا تھا۔" باباکو اس بارے میں کچھ معلوم "
"?ہے

۔پتہ نہیں۔" ہمدان نے کہا"

۔ٹھیک ہے۔میں چلتا ہوں۔" وہ گھڑی پر وقت دیکھتا کھڑا ہو گیا تھا"

۔اپنا خیال رکھنا۔" ہمدان بھی کھڑے ہو گئے تھے"

خدا حافظ۔" وہ چلا گیا تھا۔چائے ادھوری رہ گئی تھی۔ہمدان نے افسوس سے دور تک اسے جاتا"
۔دیکھا تھا

ہادیہ گھر آئی تو خاموشی نے اس کا استقبال کیا تھا۔حدید گھر پر نہیں تھا اور تان سین شاید کھانا بنا کر اپنے کوارٹر میں چلا گیا تھا۔وہ اوپر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔اس کا خیال تھا کہ صوفیہ اب ۔۔تک جاگ چکی ہو گی تو وہ دونوں ساتھ لنچ کریں گی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صوفیہ۔۔۔"کمرے کا دروازہ کھولتے ہی وہ دھک سے رہ گئی تھی۔ صوفیہ کمرے میں نہیں تھی۔اس نے حواس باختہ ہو کر ٹیرس چیک کیا پھر واش روم۔وہ کہیں نہیں تھی۔وہ عجلت میں حدید کو کال کرنے لگی تھی مگر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر کاغذ دیکھ کر چونکی۔

میں خود کی تلاش میں نکل رہی ہوں۔ جلد لوٹ آئوں گی۔"اس کا خط اٹھا کر پڑھتے ہوئے وہ کپکپائی۔"کہیں وہ پھر تو۔۔۔"اسے نئے نئے خیالات آنے لگے تھے۔اس نے حدید کو کال کی تھی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔وہ بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی اور چوکیدار کے پاس آ کر چلائی۔

"کہاں گئی ہے وہ؟"

"میڈم۔۔۔"

میں نے پوچھا صوفیہ کہاں ہے؟وہ باہر کیسے نکلی۔۔۔منع کیا تھا نا کہ اس کے لیے گیٹ نہیں کھولنا۔"وہ اس کی سنے بنا ہی طنطنے سے سناتی چلی گئی تھی۔

حدید صاحب کی اجازت سے گئی ہیں وہ۔"چوکیدار نے بیچ میں تیزی سے کہا"

کیا؟حدید؟"وہ پھر چلائی۔"حدید نے اسے کیوں جانے دیا۔"وہ جھلائی۔ایک تو وہ فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جی۔۔۔سر نے فون کیا تھا۔ کہہ رہے تھے کہ اگر آپ آئیں تو آپ کو بتادوں کہ پریشان نا" ہوں۔ وہ میڈم کو تھوڑی دیر میں گھر لے آئیں گے۔"چوکیدار نے کہا تو اس کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔ پھر گھور کر چوکیدار کو دیکھا۔"پہلے کیوں نہیں بتایا۔" وہ بے چارہ چکرا کر رہ گیا۔ ۔اب کیسے بتاتا کہ اس نے اسے بولنے کا موقع تک نہیں دیا تھا

صفورہ سے کہو میرے بلے کو لے آئے۔"اس نے چوکیدار کو نیا حکم صادر کیا۔ وہ صبح اٹھتے ہی" ۔رومیو کو صفورہ کے حوالے کر گئی تھی کیونکہ صوفیہ سورہی تھی ورنہ اس کی نینڈ ڈسٹرب ہوتی

چوکیدار سر ہلا کر چلا گیا تھا۔اس کے پیچھے کچھ لمحوں بعد صفورہ آتی دکھائی دی تھی جس کی گود ۔میں بلی کا بچہ تھا

حدید آئے تو اسے بتادینا۔ میں شام تک آجاؤں گی۔"اس نے چوکیدار سے کہا۔ پھر باہر چلی" ۔گئی تھی۔ چوکیدار بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ گھر واپس آیا تو اس کا ذہن بے حد الجھا ہوا تھا۔ہمدان کی باتیں اس کے ذہن میں بار بار چل رہی تھیں۔وہ کتنے بڑے راز تھے جو انہوں نے اس کے حوالے کر دیے تھے۔اور کتنے بھاری تھے وہ راز۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔کیسے ڈھونڈے اسے۔

مجھے ان سے دوبارہ بات کرنی چاہیے۔"وہ دوبارہ ہمدان سے ملنے کا سوچ رہا تھا پھر تھک کر سر" صوفیہ کی پشت سے ٹکا لیا۔وہ جب سے واپس آیا تھا اسی حالت میں بیٹھا تھا۔اس کے سر میں بے حد درد ہو رہا تھا۔آج اس نے ہاسپٹل جانے کا ارادہ بھی ملتوی کر دیا تھا۔

یکدم اس کی جیب میں فون وائبریٹ ہوا تھا۔اس نے چونک کر فون جیب سے نکالا۔

"Will be there at your place within ten minutes with Romeo."

www.novelsclubb.com

ہادیہ کا میسج تھا۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے فون ٹیبل پر رکھا پھر صوفہ کے پیچھے جھانکا۔سوفٹی اور مفاسا کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔

یور چائلڈ از کمنگ بیک ہوم سوفٹی۔نائو ڈونٹ بی سیڈ۔"اس نے سوفٹی کے بالوں میں ہاتھ" پھیرا اور اس سے یوں مخاطب ہوا جیسے اسے اس کی بات سمجھ آئی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میائوں۔"سوفٹی اپنی زبان میں کچھ کہہ رہی تھی۔ڈیڈی کٹن اس سے اب اسی کی زبان میں" بات کر رہا تھا۔بلیوں سے اس کی محبت قابل دید تھی۔اس کا بس نہیں چلتا تھا ورنہ وہ محلے کی ۔ساری یتیم اور بے گھر بلیوں کو اٹھا کر لے آتا اور ان کی کفالت کا ذمہ لے لیتا

مس ہادیہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔"وہ تصور میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔ہادیہ نے اس کی بلی کا" بچہ چرایا تھا۔یہ ناقابل تلافی جرم تھا۔وہ اسے اس کے لیے کبھی معاف نہیں کرے گا۔اس نے ۔سوچا تھا

کوئی چند منٹ گزرے تھے جب اس کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔اس نے سلیپر گھسیٹتے ہوئے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔اس کی توقع کے عین مطابق دروازے کے بیچوں بیچ ۔وہ جنگلی بلی کھڑی تھی اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی

ہٹو سامنے سے۔"اسے دروازے میں ایستادہ دیکھ کر وہ جارحانہ انداز میں بولی۔"اور پکڑو" ۔اسے۔"رومیو کو اس نے ابوہریرہ کو تھمایا

وہ شاک سے نکلا تھا پھر دروازہ بند کر کے واپس لائونج میں آیا۔رومیو کو بغور دیکھا جیسے چیک کر رہا ہو کہ اس نے کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا اسے۔پھر اسے خود میں بھینچا،اس کے بال سہلائے ۔اور نرمی سے اسے سوفٹی اور مفاسا کے پاس چھوڑ دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئندہ میری بلیوں سے دور رہیے گا۔"ابوہریرہ نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا جو وہیں لائونج "
۔میں چیئر پر بیٹھی ناقدانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

ہونہہ۔۔۔"اس نے آنکھیں گھمائیں۔" باہر اتنی بارش ہو رہی تھی اور میں بھیگتے ہوئے"
یہاں آئی ہوں تمہیں تمہارا رومیو واپس کرنے۔تمہارے اندر انسانیت نام کی چیز نہیں ہے؟"
۔وہ جواباً تیکھے لہجے میں بولی اور اپنی ہیلز اتارنے لگی تھی۔اس کے پائوں بے حد درد کر رہے تھے

۔فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"وہ طنزیہ انداز میں بولا"

تم کچھ مت کرو۔"وہ خفگی سے بولی تھی اور چہرے پر آئے بال پیچھے کیے۔وہ خاموشی سے اس"
۔کے سامنے چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا تھا

۔تم یہاں اکیلے رہتے ہو؟"ہادیہ نے خاموشی توڑی"

۔ہاں۔"وہ سنجیدگی سے بولا"

"؟تمہارے پیرنٹس"

۔اس نے جواب نہیں دیا

۔کیا تمہارے گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہیں؟"اس نے اس کو خاموش پا کر موضوع بدلا"

"؟نہیں۔"ابوہریرہ نے کندھے اچکائے۔"آپ کو بھوک لگی ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت زیادہ۔" وہ فورا بولی۔" تمہیں پتہ ہے صبح سے میں نے تھوڑا سا ناشتہ کیا ہوا ہے۔ پھر اوپر سے وہ لیاقت صاحب۔۔"ان کا نام لیتے ہوئے اس نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔"لیٹ ہونے پر انہوں نے مجھے انتہائی عزت کے ساتھ باہر کا راستہ دکھا دیا۔" وہ سخت بھری بیٹھی تھی۔

"اور جب میں گھر گئی تو صوفیہ بھی گھر پر نہیں تھی۔اس لیے میں لنچ کیے بغیر سیدھی یہیں آ گئی۔" وہ تفصیل سے بتا رہی تھی

۔صوفیہ ؟" وہ اس کے نام پر چونک سا گیا تھا"

"۔۔۔ہاں۔۔۔صوفیہ۔ تمہیں یاد ہے"

۔جی مجھے یاد ہے۔" اسے وہ اچھی طرح یاد تھی"

تمہیں پتہ ہے وہ واپس مل گئی ہے۔ چھ سال پہلے وہ جانے کہاں کھو گئی تھی۔ کچھ بتاتی بھی نہیں ہے۔بہت زیادہ مینٹلی ڈسٹرب ہے۔ مجھ سے بھی اکھڑی اکھڑی سی رہتی ہے۔ حدید کو بھی کاٹ کھانے کو پڑتی ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ کروں تو کیا کروں۔" وہ کافی بے بس نظر آ رہی تھی۔

۔اس کے پیرنٹس نہیں ہیں؟" ابوہریرہ کو جانے کیوں تجسس ہوا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔" ہادیہ نے نفی میں گردن ہلائی۔ "اس کے فادر کا مرڈر ہوا تھا چھ سال پہلے۔ اور اس کی مدر کی گمشدگی بھی ایک معمہ ہے۔ عجیب سا کیس ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خودکشی تھی۔"

ابوہریرہ کے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں نظر آ رہی تھیں۔ ذہن میں عجیب عجیب خیال آ رہے تھے۔ وہ بار بار لب کچل رہا تھا۔

میں سوچ رہی ہوں انٹرنشپ کے دوران ذاتی طور پر اس کیس پر ریسرچ کروں۔ بار ایگزام" کے بعد کورٹ میں پہلا کیس جو میں ریپریزنٹ کروں گی وہ سکندر عالم کا ہوگا۔" وہ کہہ رہی تھی۔ اور ابوہریرہ کے سر پر دھماکے سے ہو رہے تھے۔

سکندر عالم؟" اس نے دہرایا"۔

ہاں۔۔۔ صوفیہ کے فادر کا نام سکندر عالم ہے۔" ہادیہ نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے بنا" کہا تھا۔

سکندر عالم نے خودکشی کی تھی یا ان کا قتل ہوا تھا۔ یہ سب حقائق میں سامنے لے کر آئوں" گی۔" وہ اس وقت بالکل سنجیدہ تھی۔ اور اسے اپنے عزائم سے آگاہ کر رہی تھی۔

اور اگر آپ کو کوئی ثبوت نا ملا؟" وہ اس کے سوال پر چونکی پھر مسکرائی"۔

www.novelsclubb.com

ہر جرم کا ایک ثبوت ضرور ہوتا ہے۔"اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔"جرم کی زبان نہیں ہوتی۔ مگر یہ بولتا ہے۔"وہ کہہ رہی تھی۔"مجرم خود ثبوت پیدا کرتا ہے۔"وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

مجھے سب سے پہلے اس کیس کی ساری معلومات اکٹھی کرنی ہیں۔ بعض دفعہ معلومات ہی ثبوت تک لے جاتی ہیں۔اور جب میرے ہاتھ ثبوت تک پہنچیں گے تو مجرم خود اس ثبوت کو مٹانے کے لیے ظاہر ہو گا۔اور تب۔۔۔تب میں اسے پکڑ لوں گی۔"اس نے ہاتھ ہوا میں یوں مارا جیسے وہ کسی کی گردن دبوچ رہی ہو۔

ہادیہ۔۔۔"ابوہریرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔"میں آپ کو اس کیس میں پوری طرح سپورٹ کروں گا۔میری کوئی مدد چاہیے ہو تو آپ بلا جھجک میرے پاس آسکتی ہیں۔"وہ اپنی مدد اور تعاون کا یقین دلا رہا تھا۔اس کے لہجے اور انداز میں کچھ ایسا تھا کہ وہ چونک گئی تھی۔

تھینک یو۔"وہ کچھ حیران ہوئی"۔

کیا آپ کے پاس کوئی گواہ ہے؟"ابوہریرہ نے سنجیدگی سے پوچھا"۔

نہیں۔"اس نے مایوسی سے نفی میں گردن ہلائی"۔

"بدقسمتی سے اس کیس کا کوئی گواہ نہیں ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔ابوہریرہ نے چند لمحے سوچا پھر بولنے کے لیے لب وا کیے

میں جانتا ہوں۔اس کیس کا ایک گواہ ہے۔"وہ کہہ رہا تھا اور ہادیہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی" ۔تھی

۔کک۔۔۔کون ہے وہ؟"وہ سرسراتی ہوئی آواز میں بولی تھی"

تان سین۔"ابوہریرہ نے کہا تھا۔"تان سین سکندر عالم کے قتل کا گواہ ہے۔"وہ شاک اور" صدمہ سے اسے دیکھتی رہی تھی۔اسے یقین نہیں آیا تھا۔ابوہریرہ اب اسے مزید کچھ بتا رہا تھا۔

"۔۔۔"میں سکندر عالم کا بھتیجا ہوں اور حدید میرا سگا بھائی ہے

www.novelsclubb.com

اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ گھر کیسے پہنچی تھی۔اس کا ذہن اس وقت بالکل کام نہیں کر رہا تھا۔ حواس مفلوج ہو چکے تھے۔ابوہریرہ نے اسے جو کچھ بتایا تھا وہ اس کے لیے بے حد شاکنگ تھا۔ ۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کیا کرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے حدید اور صوفیہ سے بات کرنی ہو گی۔"اس نے سوچا تھا اور لاؤنج سے گزرتے ہوئے" ۔ایک نظر کچن میں کام کرتے ہوئے تان سین کو دیکھا تھا

سمندر بہت خوفناک ہوتا ہے میرے بچے۔یہ دیکھنے میں جتنا پر کشش لگتا ہے اس کی گہرائیاں" اور ان میں چھپے راز اتنے ہی خوفناک ہوتے ہیں۔"اسے یاد آیا صبح اس نے یہی تو کہا تھا۔تو کیا یہ شخص واقعی اپنے اندر گہرے رازوں کو چھپائے بیٹھا تھا ؟

وہ اس سے بات کرنے کا ارادہ ملتوی کر کے حدید کی سٹڈی میں آئی تھی اور اسے وہیں موجود پا کر ۔گہری سانس لی

میں تم سے بات کرنے آئی ہوں حدید۔"کتاب پڑھتا ہوا وہ بے ساختہ چونکا تھا۔وہ بہت" ۔سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

آئو بیٹھو۔انفیکٹ میں نے صوفیہ کو بھی ابھی بلایا تھا۔وہ آتی ہی ہو گی۔"وہ کہہ رہا تھا اور وہ" سٹڈی کا دروازہ کھول کر اندر آتی دکھائی دی تھی۔سکائے بلو کر کے لمبے آستینوں والے کاٹن کے خوبصورت فراک کے ساتھ اس نے وائٹ ٹرائوزر پہنا ہوا تھا۔حدید نے ملازمہ سے کہہ کر ۔اس کے لیے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں منگوائی تھیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹھو صوفیہ۔"وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہادیہ کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔میز کے" دوسری طرف حدید تھا جو بغور ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

مجھے تم دونوں سے بات کرنی ہے۔صوفیہ تمہارے پاپا کے مرڈر کے متعلق مجھے کچھ انفارمیشن" ملی ہے۔"وہ کہہ رہی تھی۔صوفیہ کے ساتھ ساتھ حدید بھی چونکا تھا۔

سکندر نے خودکشی نہیں کی تھی۔انہیں قتل کیا گیا تھا۔"صوفیہ نے سر جھٹک کر اسے دیکھا۔یہ" بات تو وہ پہلے سے جانتی تھی۔

مگر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔"حدید نے تاسف سے کہا۔"

"حدید اس قتل کا گواہ موجود ہے۔"

ہادیہ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

کیا مطلب؟"ناسمجھی سے دونوں نے اسے دیکھا۔"

ہاں۔۔۔اس کیس کا گواہ زندہ ہے۔اور ہمارے بہت قریب ہے۔تم دونوں اسے جانتے ہو۔"" ہادیہ دبے دبے جوش سے کہہ رہی تھی۔

کون ہے وہ؟"حدید نے بے چینی سے پوچھا۔"

تان سین۔"جواب ہادیہ کی بجائے صوفیہ نے دیا تھا۔ہادیہ نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تان سین گواہ ہے۔ چشم دید گواہ۔"صوفیہ نے پھر دہرایا۔اور اسی پل چائے کی ٹرے اندر" لاتے ہوئے تان سین کے ہاتھ کانپے تھے اور ٹرے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر جا گری تھی۔ ۔اس کے چہرے پر خوف وہراس کے سائے پھیل گئے تھے

تان سین تم گواہ ہو نا؟"صوفیہ نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔وہ اپنی جگہ منجمد" ۔ہو گیا تھا

تان سین نے میرے باپ کو قتل ہوتے دیکھا تھا۔اس نے مجھے اس رات میرے گھر سے نکل" جانے کا کہا تھا۔میں اندھیری رات میں اپنے گھر سے فرار ہو گئی تھی۔"وہ کہہ رہی تھی۔۔۔اس ۔کا ایک ایک لفظ بازگشت بن کر وہاں موجود تینوں نفوس کے کانوں میں گونج رہا تھا

(۔۔۔تان سین ہمارے گھر کا پرانا ملازم تھا)

www.novelsclubb.com

حدید کا ذہن مائوف ہونے لگا تھا۔اس کے ذہن میں کچھ دن قبل ابوہریرہ سے ہوئی ملاقات کسی ۔فلم کی مانند چلنے لگی تھی

(۔۔۔سکندر چاچو کا مرڈر ہوا تھا)

۔۔۔ایک اور بازگشت سنائی دی تھی

(۔۔۔تان سین گواہ ہے اس قتل کا)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے بے یقینی سے تان سین کو دیکھا تھا پھر صوفیہ کو۔ کون سچا تھا، کون جھوٹا تھا، حقیقت کیا تھی؟

۔سب گڈ مڈ ہو رہا تھا

صوفیہ۔۔۔" حدید نے سرسراتی ہوئی آواز میں اسے پکارا تھا۔ وہ اس کی طرف پلٹی تھی۔ اس" ۔کی آنکھوں میں برف جیسا تاثر تھا اور لبوں پر زہریلی مسکراہٹ

آپ۔۔۔ آپ سکندر عالم کی۔۔۔ سکندر عالم کی بیٹی ہیں؟" اس نے کتنی ہی دقتوں سے توڑ توڑ" ۔کر یہ جملہ مکمل کیا تھا

"۔ہاں۔" وہ سر اٹھا کر مسکرائی۔ "میں سکندر عالم کی بیٹی ہوں"

۔وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

میں تمہیں یہی بتانے والی تھی۔ میری ابوہریرہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ ہمدان عالم کا بیٹا" ہے۔ سکندر عالم کا بھتیجا۔" ہادیہ اب نئے انکشافات کر رہی تھی۔ صوفیہ نے ناسمجھی سے اسے "۔دیکھا تھا۔" حدید اس کا بھائی ہے

۔اس بار صوفیہ کو جھٹکا لگا تھا۔ کچھ ایسے ہی ناقابل فہم تاثرات حدید کے چہرے پر بھی تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس سے فرق نہیں پڑتا کہ میرا کس سے کیا رشتہ ہے۔"صوفیہ چند لمحوں بعد بولی تھی۔"فرق پڑتا ہے تو اس سے کہ کس نے میرے باپ کی جان لی ہے۔پوچھو اس سے۔یہ ہے گواہ۔"وہ آخر پر تان سین کو دیکھ کر چلائی تھی۔

مم۔۔۔میں۔۔۔میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔یہ۔۔۔یہ سب جھوٹ۔۔۔ہے۔۔۔۔میں۔۔۔""تان سین نے کمزور سی آواز میں اس کی بات کی نفی کرنے کی کوشش کی تھی۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔"وہ چلائی تھی"۔

"تم وہاں موجود تھے"۔

نہیں مجھے۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔"تان سین نے خوف سے نفی میں سر کو ہلایا"۔

چلو ٹھیک ہے۔"صوفیہ نے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ۔"اس قتل کا ایک اور گواہ بھی موجود ہے۔"کمرے میں موجود تینوں نفوس نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ بلند آواز میں تان سین کے گرد چکر لگاتی ہوئی بول رہی تھی۔

ہر قتل کا ایک گواہ ضرور ہوتا ہے۔اور اپنے باپ کے قتل کی گواہ میں خود ہوں۔"وہ بول رہی تھی۔تان سین کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اس قتل کی گواہ ہوں۔ چشم دید گواہ۔میں جانتی ہوں میرے باپ کو کس نے مارا تھا۔"وہ ہر لمحہ نئے انکشافات کر رہی تھی۔تان سین کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

صوفیہ خاموش ہو جائو۔۔۔"تان سین نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے مگر اس نے آنکھ اٹھا کر بھی اسے نہیں دیکھا۔

وہ چکر کاٹتے ہوئے ٹھر گئی تھی پھر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی حدید کی ٹیبل تک آئی تھی۔میز پر ہاتھ رکھ کر جھکی اور پر اسرار آواز میں بولی۔

"پوچھو کس نے قتل کیا تھا میرے باپ کو؟"

کک۔۔۔کس نے؟"حدید نے اس کی آنکھوں میں پہلے کرب اترتے دیکھا۔پھر وہ مسکرائی" تھی۔ تلخی سے، نفرت سے۔

"میری ماں نے۔"

تان سین نے ایک جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا تھا۔

"سکندر عالم کی قاتل مریم سکندر ہے۔"

اس نے ٹھر ٹھر کر ایک ایک لفظ ادا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تان سین نے لڑکھڑا کر دروازے کا سہارا لیا تھا۔ہادیہ نے شاک سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔حدید کے سر میں دھماکے ہونے لگے تھے۔

اور وہ ہنس رہی تھی۔بے تحاشہ ہنس رہی تھی۔اور ہنستے ہنستے گر گئی تھی۔

تو کون کہتا ہے کہ گناہوں کو دفنا دینے سے ان کا وجود مٹ جاتا ہے؟"تان سین نے اس پل" سوچا تھا اور آہستگی سے اس کی آنکھ سے ایک آنسو بہہ کر اس کے جھریوں زدہ چہرے پر پھسلتا چلا گیا تھا۔

کیا تم نے کبھی سوچا تھا کہ محل سے فرار ہونے کے بعد شہزادی اپنے تخت و تاج کی جنگ لڑنے" کے لئے کبھی واپس لوٹ کر آئے گی؟"

"کہانی کار قلم انگلیوں کے درمیان گھماتے ہوئے مکاری سے ہنسا تھا۔"بدنصیب بوڑھا

جاری ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB